مستو وہ جن چت جب کہ لیا
سنا کانون سی اور انکھون سی دیکھا

بہت کہلا پہہ سی یہ سب کہ رون بیٹھ
کیا دل ہاتہہ سی اب کیا کرون ہائے

جو تھا ہاتھ اب بھی اکیلا
گیا پانی ہاتہہ سی لینی نہی لہ

ہوئی اوسکی بدل بہہ بیقرار یہ
گیا غم ہا تبھی انکہون سی جاری

کہ جسنی ایسی دشمنی کہیلا
لگا نیکی بہر غم کی جانس مارا

ہوئی ہی حلقہ چشمان پر نم
پڑنک حلقہ گرداب اوسم

ہوا جون موج بیچ ذلب دکھو
کیا غم نی کلا کہہ آب دل کو

ہوا جیسی ہی بہہ کہنے حال دلکا
گہری جی شور جیسی قعر دریا

چلی کبک ہوکیا سب نی پانی
ہوئی ہی سخت مشکل زندگانی

ہوا جس اب جی اشکو کہا طغیان
گیا جا جسم کی کشتی پہ طوفان

دوق وجان و جگر پر بی تا بی
غم و درد و الم کا بندہ کہیا بی

ہوا دشوار دم بینا سہ سہب
کہ جون دریا بیچ جاتا ہی کوئی گرد

بہہ تھا بہت دل بیتاب کا حال
کہ جو جون ماہی بی آب کا حال

جلی جو وہ خسی اوگہہ کہرا نبی گہر کو
نو بہر بہر دیکہنی نہی اوسکی در کو

قدیم یون گہر تہی سکنی نہی طی یہ راہ
شتابی و جون بیہود ہین جا پڑی راہ

کئی گھر میں تو تھی اس سن بلوغ و خطر / لگی سن پتی تیخی ابھا ہاں بھی جو لکھی

غرض ہندو و سبھی تھے کام و دلکو / کبھی عشق و بیہ بستیا لگو

بھائی چشم کو نہیں ہے آنکھو / کہ در پاسنہ جلا آنکھ سٹی آرزو ہے

نہ دلکو چین بھائی چشم کو خواب / کہیں آنکھ میں نہ سب شب جھپکنا

غرض دن رات گذرا بیکلی میں / یہی کہتا تھا وہ جل دوستی کی جا

جھنانی جب لگا درد جدائی / وو ہمیں جانی کی غمگین ہوا ہی

نہ بہر دو نو جہاں سبھی کر کنارا / کیا اوس سن آشنائی جب کنارا

دو بارا جب ہوئی اس بن صحبت / لگا یعنی دو نو طرف سبھی جا لگی لت

نشست اوس سن جالکی ہوئی شب و روز / کہ تھی جس ہر شب خوشی ہو دل افروز

جو ہوئی بہی جدائی ایک ساعت / تو دلکی کہ سب ہوتی تھی حالت

تڑپتا تھا دل بیتاب ہر دم / کہ تھا دن جب تلک پھرا اوسکی کہیں نا

بغیر اوس کی نہیں لگتا تھا دل / ہوا تھا اوس بن ... دل

بہت ہوتی تھی جون دن کہ م صحبت / نہ تھا دنیا میں ہوئی تھی الفت

ولی تھی شغل اپنے صفائے / فقط تھی دیکھنے کی آشنائی

خوشی تھی سب کیے اور کام بایقین / سمجھا تھا وصل کی گنتی نہیں راہ میں

کہ تا جب بون گرسب کا نگاہ　　اثر معشوق کو کر سینے لگی چاہ
ہوا دل بستہ اوسکا الفت سے ہر دم　　نمایان عشق کا ہوتی نہیں نہار
کبھی بہی ہجر میں کرتی تہی بات　　کبھی کی خورشید آتی تہی ملاقات
یہہ ہسنج ہی جو کہو یہہ جملہ شیدا　　تو بہی معشوق کو بہی اُنس پیدا
یہہ عشق بیان یہی تجہ ہی اب　　غرض دیکہا کہون احوال جان کاہ
قلم کو بہی نہیں طاقت رقم کی　　کہ اب چہالی ہی بہتی ہو قلم کی
مجہی بسکہ اختیار آتا ہی رونا　　کہ ہوتا ہی جو ہو قسمت میں ہونا
مبدل روز ہی کا ہو گیا طور　　لگا ایک رنگ میں لانے چرخ نی اور
مجہو کہو تمہین اوس جا کا تہہ کرے　　کہ یہہ احوال سبہی اب بجای کرے
سنو کہ پہلک بہی ہو جاوی پانی　　کہ ہی افت زدونکی یہہ کہانی
یہہ چرخ تفرقہ پرداز ناکاہ　　ہوا اونکی صحبت سے جدا کاہ
ملاقات اونکی یہہ دن کہہ بہای　　تو صبح وصل بیکے شام جدائی
یہی روز لگا ہی اوسکا ہی جال　　جو منعم ضبط رکہی ہی اونکو خوشحال
نبہا نہ تمید ہوا اور جو مقدر یا ہو　　یہہ جا ہی جی اوسکی بہتری ہو
غرض اسباب سبہی حاصل ہی یہہ راہ　　ہوئی جب عاشق و معشوق میں چاہ

تو جو تھی مفرد نماز ہیہات | جو سمجھا یہ رازی باہم ملاقات
کہلایون مالکہ سی اوسکی ایکبار | ذرا تو اپنے گھر سی ہو خبردار
خبر جلکو ہے اور تیرا یہ گھر ہی | تجھی بھی [illegible]
ہوا ہا ہی سے اپنے [illegible] | خبر گھر کی کہ شناسا ہی شناخت ہے
تیرا گھر ہے یہ بیوا ایک لمحہ بن جی | سو وہ ایک ہی [illegible] بن [illegible]
تیری گھر میں جواب اللہ یعنی حضرت | ادب کرتی ہی ہی حضرت کا نیابت
خدا نہانی اونہوں نے کیا پیدا یا | کر اوسنی ساری عالم کو ہلایا
جو جاہی تو کہ تو بس کہی اب الفت | تیرا گھر ہو تو حرف حضرت کی ملاقات
نمانی کی عماری ہے سینہ سوزی | تو پھر [illegible] جو جاوے [illegible] روزہ
یہ الفت اوسکی سلطنت جو جاہی | کہا اسنی جو دین کی تیری بلا ہے
اگر چہ شش زمین بھی سب تیرے یہ نگہ ادا | نہیں آیا نہیں برلیو سلو ر نفار
دلا ہی قصر خشور ات اب | ہی ناقص یہ عقل و ناقص دین انکا
ہوا جب نکتہ جیسوں نے بہی کان | بنا کر دو سی ایک ناقص کا بیان
تو سبھی ہی ولیکن عقل جو بن کو لکھ کلم | کہین کر لجے تو کیون کہنی جو ہی مردم
لگی یکبار کرنی چشم پوشی | کیون یا تو لگی ظاہر کے خموشی

دلاو

[illegible] قدر الٰہی تہا جوش | لگی جوش زیادہ اوسنی ناخوش

خدا کی جو نعمت کہ اوسنی بہلایا | بجا [illegible] جتایا

بہت گہر کا بگڑتا ہی اب اسلوب | جو حضرت نے یہ بیان [illegible]

جو پہلی بندگی تہی سب بہلائی | دنیا کی محبت کے بہر بیوفائی

[illegible] حضرت [illegible] جتایا | تصدق تہو جتنی دو بخش ایا

کہا تہا تو اوسنی یہ کہ حضرت | کرو بہر خدا [illegible]

ہوئی پیدا [illegible] ایسی دو ہزار | کہ کرنا بات کا بہی دلکو تہا عار

کہنی جو بات [illegible] کرتی تہی اوسنی | تو یوں کہتی تہی دو دو لوگوں سی گہرکی

[illegible] | مبادا اور ہی اوسکی پہرنا کان

جو کچہ تہا اوسکی دلمین یہ خیالات | [illegible] حضرت کو بہی معلوم سب بات

کہا دلسی تجہی تہی غور کچہ ہی | ہوا اب [illegible] کی اور کچہ ہی

اوسنی جو [illegible] لگانا | تو جیسی باغبان نی منہ پہ [illegible]

ملاقات الٰہی اب تہی نہیں جی | [illegible] اب یہ [illegible]

نہیں ہی اب ملاقات [illegible] کچہ خوب | نظر آتا ہی یہان کچہ اور اسلوب

یہہ اپنی دلسی کر کی مشورت [illegible] | کہا یہ صاحب خانہ سی ناگاہ

اگر دین کو شد سبھی ہوویں | ولی ہے اب نہ اسکے ہی نہ غم
جہاں دلکو ہے جسکے ساتھ الفت | صفا ہوسی جی تا جیا با کدورت
تو سنکر صاحب فانی یہ باتاں | کہا حضرت سنا او یہ خیالات
بزرگی کا تمہاری التجا کچھ نہیں جی | گمان ہو جمیں ہم پر نہیں جی
خدا و مصطفیٰ سب کے جمکو سوگند | علی مرتضیٰ سب کے ہمکو سوگند
نہیں ہی حرف ہر کا دلمیں کچھ بیان | جو کہتی تو او نہایتی اس قرآن
کہا مجسم بہار وسکی ما لکا حق | تو حضرت یوں لکھیا بہ سکو بنیاد
نہایت عشق صادق بیچ انہر بیجی | اگرچہ تجکو اسکی کچھ خبر ہی
ولیکن فقیر ہی تا نسبر زسکی | بیان کیتا ہوں سبکی دو سکی
جنا دار بیج معشوقہ کو سمجہ | ادر ایرا اتجکو بہی جو اوسکی ہمراہ
تو سنی یو دی کئی دن ہمکو مہلت | نہ ہو تجہی ما لکسکو کچہ مضرت
لکہا ہی جطرح سبج دن جماد | اگر نا جھتکی ہی سبج ہم کن رہا
نہایت بکمال کی ہنر تجسدا ہے | بلا سے ہدمی با خبر اصفات
تہتر اسبی محبت یہاں ہی اسکا رنگ | اگر ہی یا نہی اکر ہوی دل سنگ
قیامت تک لگی ہی انتر بہہ | اگر نہیں سنگل سو کر دیا ہمنشینہ

کہ اب اسکو ہے سمجھیا [illegible] جان   پھر اب تمہاری تو ہاں بستان

نہ بیٹھے تھے [illegible] کہانی جب   تو مینا کی ہنسی یوں کہنی لگی تب

سنو حضرت [illegible] کہ جی   پھر اس زن و عاشقوں کا بیان گذری جی

ہزاروں لاکہوں بیاں ای جیں عاشق   دلی آنا تمہارا ہمکو ہے شاق

نہیں [illegible] ہمکو [illegible] کچہ   نہ دیکہا اور نہ دیکہیں گی اثر کچہ

تمکو پھر کی او [illegible] جب کہا یہ   تو حضرت نے جواب اوسکو دیا یہ

[illegible] ون کا بیان ہوا جی   کوئی عاشق نہیں تجکو ملا ہے

چلیں گے اب تجہہ سے اپنی گہر ہم   ولی کہنی ہیں یہ تمکو خبر ہم

کہ تم کو [illegible] جدا [illegible] غم ہو   وگرنہ دشوار ہے تمکو دم ہو

نہیں ہے یہ افسون ہم سے منسوب   سمجہتے ہیں اسے درویش معیوب

اگرچہ سر حق ہیں اولیا سب علیم   نہیں کرنی کی کام ایسا کبھی ہم

تکبر [illegible] قلب [illegible] ہی جو   مبرّا قلب سے کہتے ہیں جسکو

نہیں چارہ کچہ اسے ہم ہیں ناچار   کیا اسواسطے تجکو خبردار

یہ کہکر پھر چلے وہاں سے جو بالکل   کہوں اوس وقت کا کیا حال ہیں آہ

ہوئی غائب جو [illegible] کی صورت   ہوئی آنکہوں سے جاری اشک حسرت

تھا مرنے جاوت نہ بستر لیے ‎ ‎ ‎ ہوئی طفلیاں بے چین جلدی

تھم مہر دون ور رکھیا جو ماتاہ ‎ ‎ ‎ کہی خدا ہم جا ایسی نت عزاہ

تھا طلب عقل کا نہیں ہے کوئی بات ‎ ‎ ‎ جھپٹیا اب اس پہ بیروکی ملاقات

ولیکن دلمیں ہے کہ جانی خطرا ‎ ‎ ‎ جو بولاں ہیں کا اس کی شہرا

مجھی دلو اسے کا اور سکی درد جی ‎ ‎ ‎ نہ دیوانی اچھی [illegible] خیال حرفہ

کہ تو یاکو دغم کر دل پہ یکبار ‎ ‎ ‎ تو ہو جاو لکھا سن کہ اس کو زار

طلب اب کوئی دیکھی کا جو حاذق ‎ ‎ ‎ کہی کا دو کہ جی رسیّ [illegible] بیدرفی

جو او سکا دیکھی کا علاج کن آہ ‎ ‎ ‎ تو پھر لاوی کا دوا نکہ [illegible] ہن لہ

نپٹ کریہ کناں چھوڑ لدو سکی در کو ‎ ‎ ‎ نپٹ تاب [illegible] جلی پھر [illegible] کھر

کہوں کیا بیر ہن تپ [illegible] حلالی ‎ ‎ ‎ کہ جو شعلے سیں بیل کیا اچھلی

طبیباں سیں دیکھی تپ الزرا [illegible] تو ‎ ‎ ‎ کہ پیتا نی جو بجن شعلہ کی تن کو

انگلیاں جھڑ جکہ نہ تھا یوں قدم ہائی ‎ ‎ ‎ چلی [illegible] جیسی [illegible] ہم ہائی

لہو پیالی نہیں دلمیں ہات چھر بار ‎ ‎ ‎ جھٹا افسوس [illegible] بار

ہوئی یکبار کی ایسی جدا سے ‎ ‎ ‎ لٹھی یوں نی [illegible] گردش کہانی

ہوئی ہم ربت سیں ماتوس افسوس ‎ ‎ ‎ کیا دل ما نہ سیں افسوس افسوس

[illegible]

[illegible]

پہرے تھے دہوپ میں سر اپنے ننگے جو / گریبان چاک تہا دست جنون سی
جو لڑکا جاتا تہا [illegible] سر راہ / تو یون کہتا تہا وہ سی ہائی [illegible]
نظر ملتی نہیں اب زندگانی / ہزاراں افسوس حضرت کی جوانی
طبیعت تہی دل میں اور پریشان [illegible] / ابھی عالم [illegible] ہوچکی اپنی گہر میں
[illegible] / نہ دلکو صبر تہا نہ چشم میں خواب
ہوئی تاب [illegible] و صبر رخصت / ملی اکثر غم و اندوہ و محنت
لکہوں کیا [illegible] کٹتی تہی اوقات / بغل میں دل کو دبائی تہی دن رات
دن [illegible] کا تہا یہہ احوال / لکہوں کیا دیدہ پرنم کا میں حال
بغل میں [illegible] رات رونا / کسی صورت نہ سونا پر نہ سونا
بہاتی تہی جو آنسو چشم پرنم / گہوارا جاتا تہا ان اشکوں سی ہر دم
جو لوگ آتی تہی ہوان بہر عیادت / تو ہوتی تہی وہ حیران دیکہہ حالت
یہی کہتی تہی سب [illegible] رو رو / ہوا کیا حضرت خواجہ حسن کو
جو کوئی کہتا تہا جا ان سی ملاقات / سوا اس بات کی کرتی نہ تہی بات
ہوئی کیوں یار اور ہمسی جدائی / خدائی ہی خدائی ہی خدائی
نہ جا سکتی ہیں نہ آتا ہے دوبار / غرض ہے زندگی اب سخت دشوار

نکل جاوی بیہجی اللہ اس تن سی   بہو جہت جا لگی ہم کہتی ہی محبوبا

بہت دیکہو کسی صورت سی کل آہ   زبان پر نہی یہی صبح و شام غزل آہ

نہ آیا یار [illegible] افسوس   چلی اب تن سی جان زار افسوس

نہیں کل ایکدم ایک آن ایک پل   ہوئی بار [illegible] دشوار [illegible]

فلک نی داغ پر دی داغ مجکو   جہرا یا مجہسی وو دلدار افسوس

مری اب سرشکنی کی سبب آہ   کری ہی میں بہ درد [illegible] افسوس

سنو ہیں کب بات کی پہلو ہی میری   گرا ہی جی دل [illegible] افسوس

عزیزو سانس لی سکتا نہیں ہیں   ہوا کب عینی اور [illegible] افسوس

دل و جان و جگر کو توٹنی رو رو   بہایا دیدہ خونبار افسوس

مجہی ہستی ہی ہیں یوں اب بہر صبح   اجی کا کیونکہ یہ بیمار افسوس

کہیں ہیں سب اطبا ملکی باہم   یہی مرنی کی ہیں بیمار افسوس

بتاؤں کیا خبر لی پہر جہاندر سی   غرض افسوس ای دلدار افسوس

مری کر تما تہاون بہار داری   ہوں اب تن دل کا ماتم دار افسوس

غرض جب یہ ہوئی عاشق کی حالت   ہوئی معشوق کو تاثیر الفت

ہو

سنا ہے ان نے [illegible] کیا احوال ہم او   عزیزو ہی عجب قصہ ہے جان کاہ

و دم اوسنی کئی دن تو کیا ضبط   ولی آخر نہ اوسنی ہو سکا ضبط

ہوا ہوں کی بیک بیک ماتا بتہا احوال   کہ جوں جوں مردہ بیجان کا احوال

گری جو بستر اندوہ پر آہ   لگاتار [illegible] ہی یوں بیخبر آہ

یہ [illegible] پہ یہ بولی   لگی دن تک نہ اوسنی آنکہ کہولی

سبہوں نی کہیں واد بلا مچایا   ولی اوسنی نہ اپنا [illegible] یا

کئی [illegible] ہیں پانچ چہہ اقد   کہ ہیں خاموش ود شمع دل افروز

کمان اونے [illegible] ہوں لوگ کرتی   کیا کرتی ہیں سب بستان زن و مرد

نہ سمجہا [illegible] کوئی حیلہ او   کیا ہے حال جا دو کی اثر نی

خبر [illegible] پری ہی تیم جان او   ادھر او سب [illegible] کرتی ہیں گمان

کوئی کہتا تہا ہی یہ سخت عیار   کہا کر اوسنی ہی یہ سخت مکار

کوئی کہتا ہے [illegible] آنچی   عمل حضرت سی جو سیکہا ہی اوسنی

کوئی کہتا تہا یوں جو رضم دل نہا   مبادا ہو کیا ہو اوسکو سکہتا

کوئی کہتا تہا فصد اب انکی کہلوا   تغافل مت کرو فصاد بلواو

کوئی کہتی تہی شاید جن لگا ہی   کہیں بیجا قدم جو پر گیا ہے

کوئی عامل جو جو تہا اسکو بلوا دو — [illegible]

کسی نے کہا نہا اسکو جوش جنون ہی — کوئی کہتا نہا یہہ مکر و فسون ہی

غرض جی کو بہلا سی سمجہا نی — کہا تب یہہ کہ اسکی کیا نشانی

مقرر اسی اب جا بجا کیا سبب — و کرنہ اور اسکو کیا ہوا ہی

کئی دن نور جی یہہ اوسکی حالت — پہرا ئی عم اری کہ الغرض

بعد از دن آئی جو لب اوسنی کہولی — کوئی جو اندرون چاہ ہو بولے

ہوتی طاقت بدن سی ایسی زایل — کہ تہا کچھ رونق بہی یا نہ اسکو شغل

نیت ہوشی جو اس کو سکا نو تہی یکا — اور اوسی جب خدا یا مونس ہمدم

لگی یون پوچہنی دلبر ذرا کا — تیا ہمکو کہ ہی یہ سا اسرار کیا

لگی اوسکی سی یون تہا سنبہلنی — ذرا تو ہوش آئی دو نہکالی

ضعیف ایسا ہی غمنی کر دکہایا — سخن کہتی ہی یہہ عقل اوسکو آیا

جو اطاقت سی جسم اوس رنگ خالی — کہ جو کچھ بہی ہو عجیب یہ تہا بہا

ہوئی تہی مہمانان خانہ حیران — تہا کہتی تہی وہ ایسی جہلون

بلائی جان جو ازار کیا ہی — خدا جانے کہ یہہ اسرار کیا ہی

عزیز و کنبا کہتون یاں دو مصیبت — تہی اوسی آفت رسیدہ کی جو حالت

م بولی

نہ سمجہا اب کوئی اوسکی سمجہ کی ۔ وہاں کہنی نہی تب اتنی بہی تہا
کوئی کہتا تہا کیہہ لکہنی بیٹہا ہی ۔ اوسکا تہہ ہیہ اوسکو جہہ ہوا ہی
کوئی کہتی تہی یا ایک سمجہی جو یہہ بات ۔ نہ لاؤ یار اور کچہہ دلمین خیالات
نہیں کچہہ جواب اوسکو ہوا ہی ۔ تو اپنی [illegible] کی یہہ صورت بنائی
کہو کہتی یہی مجہکو [illegible] ہی ۔ کہی [illegible] سی جو کچہہ کہا یا ہنین ہی
تو مارے ہجر کی نیند ہری ہی ۔ یہی تہو میرا اب اسکی ہچکا ہی
کہ [illegible] کچہہ اسکو کہلاو ۔ خیال اب اور کچہہ دلمین نہ لاؤ
[illegible] کب کیا [illegible] کا تہا ہوش ۔ نہتا اوسکو براز و بول کا ہوش
کوئی اوسکی تہا حالت [illegible] ۔ بیان کیا کیجی قصہ مختصر اہ
لگی رہنی جب اوسکی تو [illegible] ۔ کہ گاہی غش تہا اور گاہی افاقت
[illegible] یہی تلخ ایسی زندگانی ۔ کہ وہ تہی [illegible] جو جن سخت جانی
ہوا جو اور جہا [illegible] ۔ سبہون دلمین ٹہرائی یہی بات
نہ سمجہو کچہہ غرض اسکو ہوا ہی ۔ کسی [illegible] نی یہہ جادو کیا ہی
کسی صورت سی اسکو کچہہ کہلاو ۔ خیال اب اور کچہہ دلمین نہ لاو
وہی کب کہانی اور پینی کا تہا ہوش ۔ نہتا اوسکو براز و بول کا ہوش

کہیں حضرت کعب بیٹے نجی خبر یہ
کہ وا بر تھی الب اذب سبھی جہان پر بیٹہ

نہیں تھی بات کی کہنے کی قدرت
کہاں سننے اب ہلنے کی طاقت

کوئی دم کی تھی مہمان بس جان تھی
سرہانے شمع ٹک ہے یہ کمان تھی

پر اوسکو دیکھہ کر اچھا تھا سب ساہ
کہاں یہ بھی گھڑی جین ساہ

کوئی کہتی تھی مگر اوسنی کیا تھی
کوئی کہتا ہی سایہ جن کیا تھا

کوئی کہتی تھی سب مجکو خبر تھی
یہ بیشک اسپہ جادو کا اثر تھی

یہی سبکا حال ہووی ہای افسوس
کہیں تکرار اوسکو سب تھی ہای افسوس

یہ قصہ جو تھیں حضرت کو سنایا
تو دم گھبرا کی رو تھی لب پہ آیا

یہ کہہ بہجوایا اوسکی نانیکا کو
کہ ہمراہ لی آؤ طرف جلد اوسکو

نہ گھبراسنبہ کمان مگر دلمین تو
نہ کہہ یہ بھی کہ تھی ناشیر جادو

یہ سکوہ درد و غم تھا تھی اسمین
کہان مگر دغی ہما تھی اسمین

سبہی مگر دلنسی پی تقصیر تھی یہ
ہما اوسپہ فلک سے تاثیر تھی یہ

گھبرانے سے کچھہ مدارک ابسکا ہووی
مبادا جان سنبہ تو یہ کہووی

دعا سی اور دوا سی ہو نہ غافل
وگرنہ تمکو ہوگی سخت مشکل

سمجھایا سبنے تھی تو اسکو کہا یہ
خدا نا کردہ گھبرا سب جو ازبار

کہ تا پھر وہاں سکی دھن سبی | تو وہ بھی کیتونکہ نسبت یکبردن سبی
تبھی کیا کو پرچہ اب ہو آثار | کہ صحبت اوسسی ہو وی بخت دے خلد
تو پھر سکھانا [illegible] بھی بسکے | علاج اوسکا کئی بن کب رہگی
کہا صاحب ایک ہی مقام پر سنے | لگی بیکبار کی ہمد وہلین ڈرلی
[illegible] سکا کی ہر سا [illegible] | [illegible] اوسکو کرنی ہی نہ تاثیر
عجب وہ نہیں ہی صوم و دکار ہے | کہ تھی دن رات اوسکو دم شمار
غرض تعویز لکھوں لکھا عجب | اوسی ایکدم ہانی ولادو سو بانی
کہ جسکی تعویز کا بھی کیا اثر ہو | سنجاوی دل پہ جو نقش حجر ہو
جو مرد او دھکا تو رہتا ہی بحال | سنو اب بیان ہی نک حضرت کا احوال
کہ تو آب چشم سی دہنی ونہو [illegible] | ہی کہتی نہی ہو کر قبلہ رواہ
[illegible] جنکی سبھی [illegible] عجب | ضد اوس [illegible] ادرسی ضم سبی

عجب ایک قصہ کا ماجرا ہی | غرض ہے عشق بہی کیا بر بلا ہی
جو خادم رہتی تھی خدمت میں دن رات | لگی فرمانی ایک دن اوسی یہ بات
کہ تجھے اوسکو معشوقہ کیا ہی | تو پھر معشوق کا رتبہ بڑا ہی

جسے جو عشق کہتے ہیں وہ معبود
پرستش اوسکی کرنا ہی ہی مقصود

غرض معبود کا ایسا ہی رتبہ
کہ پانچوں وقت کیجے اوسکو سجدہ

سو اب کہتا ہوں میں تجھکو حسن المرتب
کہ سجدہ ہی جسے [illegible] عشق [illegible]

رہے سجدہ سے یہ جو ہم عشق پانچ
یہ عشق [illegible] ہی عشق [illegible]

دلی [illegible] ہی اب دل [illegible]
کہ [illegible] سجدہ کی [illegible]

پھر اب [illegible] ہی یہ جا [illegible]
کہ وہ [illegible] کی [illegible] ہی [illegible] کا

کوئی ہی [illegible] اوسکی در یہ جانا
کہ [illegible] خدا [illegible] ہی [illegible]

سجا دیں دہان تو ہی یہ عشق سے [illegible]
کہ [illegible] پر [illegible] نہیں [illegible]

کہ مالک ہے وہی مانع اور رحم جانیں
خدا [illegible] سی یہ [illegible]

سر اپا ہمکو اب حیرت ہی حیرت
نہ [illegible] کی ہی جان کی قدر [illegible]

غرض یہ کیفیت کو تو [illegible] ہی
کہ [illegible] ایک شخص [illegible]

ہوا ہی مجھکو یہ احوال معلوم
کہ ہی وہ یہ [illegible] مغموم

نہایت [illegible] و غم ہی اوسکی [illegible]
[illegible] ہی بات [illegible]

اچھی وہ [illegible] تھا
[illegible] صورت سے [illegible]

منور صبح نکلی جسکے وہ [illegible] سی
الہی [illegible]

[illegible] کا مطلع کہہ سنے ۔ سنا حضرت نے جو پیغام بر سے

[illegible] ہی نشتر آہ ۔ ہوئی ایسی ہی اونکو بیکلی آہ

کہ جیسے تن بدنکو تھرتھری تھی ۔ نہ اونسے مرتعش کو ہمسری تھی

کہہ جو لیتے تھے جو اوسکی سوئی در ۔ زباں بیچارہ تھی اور ہاتھ دل پر

[illegible] تھی جو سبزہ [illegible] آہ ۔ جسے کرتی تھی فریاد و فغاں آہ

وہاں خادم جو تھے ہمراہ دو چار ۔ سبھونکو زندگی تھی سخت دشوار

کہا جس شخص نے اوسسے [illegible] ۔ ہوا اوسکا گریباں پارہ پارہ

[illegible] جو جس سوادی اوسکی در کی ۔ مرے آگے کو دوڑ یک رہگذر سے

[illegible] اوسکی خاک ۔ لٹی آئی جو کہہ سے اوسکی یارو

بیاں کیا کیجے اوسوقت کی بات ۔ عجب احوال تھا ہیہات ہیہات

[illegible] اوسکا ۔ گری تھی لغزشیں پاس تھا اوسکا

[illegible] کو تا ہی ۔ ادھر سے یوں لوگ چلکر کہہ سے نکلی

کہ جیسے مست غش ہو جائے سرشار ۔ وہ تھا لاتی جیسی مینا سے ہشیار

[illegible] اوسکو ۔ تن خورشید [illegible] تھر تھر سے ہو

نظر پھر آیا سے حضرت کو جب حال

دہاں کن جیکلی کو ضبط کر سکے | کہا ایک شخص نے سچ پوچھو تو یہہ ہوا
وہ پہیسا غم کہ سد دغا کر | کہ اوئی بیان کوئی مخبر یاک کر
یہہ جو سب بات اوسکی کلمن ہی بچی | تب یہجان بن کر با جان بوجھ کے
ظاہر کر یہہ تہا انکہین سیلانکا | ولی باطن میں تہا ظلمت ... تہا
کہا مدو ملک جعفر ایک وہ ... | ... کو کہا جہلک کر ادب
نظر ابرو کی جو محراب آسنا | تو سجدہ میں وہ جبین کو دن جہکا ہے
او نہیں یہہ سجدہ یون کرتا ہوا ... | کہیں بھی جس طرح کو لی ادا ...
نہ بات اوسکا اور اونکا تا پنہان | جدائی تکا تہسا وہان جلوہ نمایان
عجائب عشق نی حالت دکہائی | ... کی قدرت ...
بہلا اسکو سمجہا ہی بڑا ہے | عیان ... بات سے ...
سمجہی ہیں اوسی ابلیس کی بابا | ... کی جو سجدہ ...
کبہی سجدہ و ذکر کرا تے پہر پہر | کہا ... عشق ...
ہوئی افسردہ اسکو پہر ... | لگی کہرنی ...
یہہ کہہ کر آتی اوسی ... چین کو | لگانی اک ...
کسیکی دلمین ہو جب عشق کا خار | اوسی بھی سو جہی سہہ کر کیا ...

ملاں

تماشا عشق نے ایسا دکھایا — کہ لطف سیر سب کے دل سی بہلایا

غنیمت اوس کی جانی وو لوگ نادان — کہ کہانی لیں کی نہی سیر بستان

[illegible] بہ چشم چمن تہا اوسکو درکار — نظر آیا نہیں اوسکو ادر ہی گلزار

برس [illegible] ہوی پا سر نہی [illegible] سنبل — [illegible] تہی گریبان چاک جوں گل

[illegible] جہل پر [illegible] لالا — لگا ہے میری گلشن کا ہی لالا

یہ دلکو ملکلی [illegible] ہے بی تامل — گری یا سبے جسطرح سی شور بلبل

ھر ایک [illegible] ہی اہ موزون [illegible] شمشاد — جسی سنکر گری قمری بہی فریاد

کہلی جب [illegible] و چشم جانان — تو جانا دیدہ نرگس ہی حیران

لالا [illegible] اوسی [illegible] — ھوا تہا رنگ اوسکا زعفرانی

[illegible] سر دکی کہلنی نہی [illegible] — [illegible] نسیم صبح [illegible] جو غنچہ کہل جاتی

[illegible] کچہ [illegible] مین — کہ جون سوسن [illegible] گلستان مین

[illegible] مین جاکی — [illegible] جون [illegible] جو گلشن مین جاکی

[illegible] اسطرح سی — حباب آب جو ھو جسطرح سی

نہ ہی [illegible] کی طاقت کچہ بدن مین — کہ جون [illegible] کا ہوا تہا چمن مین

[illegible] جب اوسکا داغ سی باغ — جوانی مین لگا افسوس کہا داغ

پهر اوسکو جو کہانی سیر بستان — جو سمجهی باغ کو کر باغ میں زعفران
[illegible] ملکا اوس جا کسی طور — هوئی سیر چمن سی تنگی [illegible]
جبهی هووی گل خار سکی کام — اوسی کہا کلا سی اور گلزار [illegible]
تو هوو جو بیلسکی نہی [illegible] — وو کہانی سیر گلشن سی [illegible]
هوا کہی [illegible] نہین دشوار لاکا — [illegible] بلبل گلشن کا دیکہا
جبهی اونکو جب هوئی یہ بات معلوم — کہ هی یہ بیان اور بیچا دل اوسکا مغموم
بصد خواری اوسی پهر گهر مین لائی — [illegible] اوسی پهر گهر مین لائی
بیمان [illegible] ایک گل اور پهولا — [illegible] دل [illegible]
جو اونکو نجا صدمه دل [illegible] — [illegible] خون [illegible]
عجب [illegible] صنم [illegible] — [illegible] باردو زردو [illegible]
[illegible] دل بیمار [illegible] — [illegible]
و لب اوسکی [illegible] — [illegible]
نمایان [illegible] خون اوس [illegible] — [illegible]
جهپی یه عشق [illegible] — [illegible] صدف [illegible]
[illegible] — [illegible]

لي

کھلا … جب وہ محزون — کہ آتا تھا سدا جای جنون خون

ہوا ایک شخص روز … اوسکی بہن — کہ یہ کیا ہو گیا اوسکی …

اسے … کہتی ہی دیکھی ہم ادھر — ہوا کب یہ اسکے دل کو غم لہ

یہ … راہی آفت اوسکے رنگ — بگاڑ کے ہو گیا جو حال اسکا رنگ

ہوا شوہر سے جب خواب جاریہ — غریب مرگ ہو بیچی وہ بیچاری

ہوا تھا رنگ پہلے جبر بکاری و آئے — خزاں میں رنگ گل جس طرح اڑ جائے

چکر … اوسکا ہی کہتے تھے — ز بس تیر بلا سی جس کا تھا

ہوا … اوسکی تھی مشتاق سباہ — اجل ہونی تھی جیتی … اور ماہ

… ہے اوس … حالت — … کرتی ہوئی تلتی سینہ …

غریب … ہوا … حالت اوسکا — کہا مالک … دیکھا احوال اوسکا

اجل … کو … سیلے — دوا یہ کیا مریض … اوسکو خدا …

یہی … اوسکو — یہی کہتی تھی گھر میں اوسکی رو رو

دم … مہمان بخشی — خداوندا اگر اسکی جان بخشی

جو … اسکی رحم کیجو — دو بار از … اسکو دیجو

زمانہ … اوسکی … — تو … مردمان خانہ یکبار

چونکہ ہی مرکب کی یہ تقصیر اب / کوئی کر منفصل جو دوئی طبیب ایسا

[illegible] اوسی ہم کہہ ہیں بلواو / اوسکو پاس جو دوست سے لیجاؤ

نہایت منفعل ہی میر صادق / طبیب ایسا نہیں ہے کوئی حاذق

کہ جن ایسے ہی وہ صاحب ہیں نظیر لقمان / شفا بخشی میں سلطان دو جہان

زبس نسخہ میں ہی اعجاز عیسے / ارسطو ہی کری نسخہ نویسی

سبہوں نی مشورت کرکر یکایک / اوسکو لیگئی اوسکی مطب تک

جو دیکھا میر صاحب نی یہ احوال / لگی کہنی مانی یہ کیا ہوا حال

نہیں یہ بہر دا آفات افسوس / اور یہ صاحب نا حیات [illegible]

حیات میر صاحب اصل دل ہی / [illegible]

جو دیکھی نبض پھر [illegible] جان کی / یہ حالت میر صاحب نی [illegible]

نہایت سست تھی یہ نبض بالکل / [illegible] بہت ہی آفرینی

دوم شخص میں ہی اور ہی شدت تپ / مرض سل کا ہوا [illegible]

زیادہ اسکی ہیں مراتب ہی پیدا / کہ شدت جلد پیدا [illegible]

ظاہر یہ سل دق کی ہیں آثار / ولی باطن میں ہیں کچھ اور آزار

اسکی چشم کی بیمار [illegible] ہے / مضر اب اسکی نزار [illegible]

نہیں کچھ منقطع اس سے علاج بھی دوا — لگی سمجھانی اوسکی [illegible] ما اللہ کو

کھوئی جو اوسکی ہنسی جی دل اٹکلہ — او سبکا سامنا جی اب اسکو دکھلا

[illegible] شربت دیدار یار [illegible] — شفا اکدم میں یہ بیمار پا دی

دلی [illegible] یہ [illegible] — کہ ہوا [illegible] مرض [illegible] اسکو جا کر

[illegible] صاف [illegible] — ہوئی وہ کچھ یہ سمجھ کر سخت دلگیر

جی پہ نہیں اوس بیمار غم کو — کہ جس کا عزم تہا ملک عدم کو

بد تر ہوئی اوسکی پہر [illegible] — دوا جو کچھ سے کھنے تھی جو بلائی

[illegible] اوسکی [illegible] ہی دوا سے — نظر آتی نہ ہر صورت شفا کی

[illegible] دل بدن جان [illegible] — دوا کرتی نہیں اوسکو اثر کچھ

[illegible] خاطر [illegible] — ہنسی جو [illegible] وہ جو [illegible]

[illegible] احوال — کسنی پہون کہانت دیکھ کر حال

[illegible] غم نہ کہا — [illegible] درگاہ میں اب اسکو بہاؤ

[illegible] درگاہ تھی — [illegible] قدم [illegible]

وہ تھی ایک صاحب باطن کا مرقد — ہجوم خلق واں ہوتا تہا بیحد

[illegible] جو سب خلق — [illegible] جاتی تھی جو [illegible] اوسکا سب خلق

[illegible]

دوہی تاریکی عالم کو بس ہی / کہ جون مصر اوسکی روضہ کا گلشن ہی
یہ خوشبو روضہ اوسکی گلستان ہی / وو گلشن غیرت باغ جنان ہی
اوسکی وہان لیکنی بہر زیارت / گیا مجہا طلب کی وہان [illegible]
وہا کسطرح ہو حاجت روا نہی / کہ ہی مطلوب طالب کا [illegible]
بجز دیدار جو عاشق ہو ور مجبور / صدا سی بہی غرض اوسکا نہو وہ
وو اسی درگاہ ہین کرتی ہین مجرا / کسی نی یہ خبر حضرت کو دی جا
اونہین نی یہ کہا ہم زندہ ہین / ہمین سمجہا ہو کی اس مرد کی تدبیر
ہمین بیمار ہین آ ایسی مسیحا / ذرا دیکہین تو ہی وہان ماجرا کیا
غرض نہی جس جگہ وو غیرت افرا / ہوئی پیدا ہی وہان [illegible]
[illegible] نظر وو نسی تک [illegible] الجمال / ہوا ہو نیکا دل کا کچہ عجب حال
ادہر کرتی نہی یہ فریاد وزاری / اودہر کرنی لگی وو [illegible]
نہ دل جب [illegible] تاب تم کی بڑہ [illegible] / [illegible]
قدمبوسی سی یہہ کر کی فراغت / [illegible] ساتہی بیٹہی ہی [illegible]
وطن کذری عجب [illegible] کوئی دم / کہ تہی کچہ گفتگو باطن باہم
یہی دونون کی دلمین آرزو تہی / [illegible] اونکی جیسی [illegible]

یہی

نہیں بندہ ہرگز کسی عار کا غلام | کہ دیوے ٹک دل عاشق کو آرام
کہو وہ بیتس کی جس صحبت ہو یار | کہ ری بیداد وہیں با [illegible]
[illegible] | وہاں پہنچی اپنی بہر لوک کہر کو
[illegible] | عجب حالت ہوئی دونوں کی دلبر
[illegible] سربان [illegible] | اور وہ کرتی کیسے درد شور افغان
سنو اب بیان سبھی محبوبہ کا احوال | ہوا ہے حال کہہ باتی ہی فی الحال
[illegible] | ہوئی سب تندی [illegible] اوسکی پابوس
[illegible] تصویر | [illegible] تصویر
[illegible] اوسی دل میں [illegible] درد | [illegible] سفید اور کاہ [illegible] زرد
[illegible] اوسکا [illegible] | [illegible] دشوار [illegible]
[illegible] | [illegible] زند کا [illegible]
[illegible] | [illegible] اب جینی کی [illegible]
[illegible] خدا کی | [illegible] اوسکی دست [illegible]
کوئی دیکھی تھا سوئی آسمان [illegible] | کوئی کہتا تھا [illegible] مکان [illegible]
ہوئی تھی زندگی بھی اوسکو بھاری | جو اوسکی کرتی نہی [illegible]

ہوا تھی بہر ایک جو غم سی ہلکان ہوا ناگاہ ایک شدت سی خفقان

کبھی کہتی تھی یا کچھ بیروں در کام کسی صورت نہیں تھا یک جا پہ آرام

ہوا ناگاہ یہ ہنگامہ افسوس عجائب ماجرا [illegible]

کہوں کیا [illegible] احوال [illegible] کہ صحبت [illegible] تھی [illegible]

کہیں حضرت کی دل میں آئی یہ بات کہ جا ملتی اب مجھ ملاقات

چلی پھر جان عالی شان کی پاس کہ یعنی جان عالم جان کی پاس

کہ ناگہہ آ پہنچا [illegible] کلی پاس پری پہنچ وہاں ودانی دیکھ [illegible] حال

عجب احوال معشوقہ کا تھا آہ کہ بس کرتی تھی وہاں فریاد و افغان

نظر کر یہ کہاں آیا جو ہر یک تو دم کہتا کی آیا ادن [illegible]

او تھاتی ضبط کر کی جب قدم آہ کہا جل [illegible] تھا [illegible]

ادھر دل او سطرف کو کھنچتا تھا ادھر غم [illegible] تھا ایک او

او تھا کر سخت اندوہ صعوبت گئی جو پاس [illegible]

عجائب ماجرا وہاں دیکھا جا کر کہ او سکی ماں کہ [illegible] شدید

بہیا کہتی تھی دو دو رو رو کی ہر بار عجب دکھ [illegible] عوض [illegible] گرفتار

مجھ پہ جی زندگی دشوار وو بہر [illegible]

نظر کرنی وہ دونی کھوین سے یکبار ... اوسی مین دیکھتی تہی ہون شکل سیار

چھوہارا جسکی [illegible] کری ... عجب انداز اوسکی جہان [illegible]

... [illegible] ... ہمان ... رہا جاتا ہی دلکا دلمین ارمان

یہی [illegible] اب مجکو مرنیکا ... کہ دینا کا ابہی کیا اوسنی دیکہا

نہایت سیر اری کیونکی بیمار ... یہی کہتی نہی خانصاحب سے رو رو

میری کچہ غرض ہی سن اسکو کہیو ... سفارش لیجیو میری حضرت سی بہی

کہ لازم ہی اب جو [illegible] ... نہین ہی اب خیال بد گمانی

معاف اب کیجئی تقصیر اسکی ... تمہین سی ہو کیا اب تیر اسکی

خبر یہ روحی ہی اسکی بد شوار ... تو جیسے اسکو ہی اسوقت درکار

جو یہ خبر سنی خانصاحب کے ... جواب ایکو دیا حضرت کی نائب

... [illegible] ... اور اسکی ہو کی تد بیر کسبی

... [illegible] ... ہم بیجانی اور اسکا کام وکنز دار

ہمکو بکی ہو مکی اسکی سی بہلا ہی ... بدی کرتی ہی تو اسکی سزا ہی

جمین کہا چکسکا دکہ مٹا دین ... کسی کے واسطی ایسا او تہا دین

بہی جانی اور اسکی کہر کے بیمار ... ہماری شکل سی جا ہی بہلو بیزار

وهو سرایات الله علیه

دکھ تو نہیں ہے اب مرض تمہاری — تو دو جو کچھ کہ رہے [illegible]
لکھا ہے خبر غم اوسکی جگر میں — بلا بیٹھے اوسی غم انہیں گھر میں
اگر صبر درد اوس کا لا دوا ہے — دل کی [illegible]
سنتے جب بات یہ اوس مہ لقا نے — لگی حضرت [illegible] لبوں اور [illegible]
نہیں اور سمجھنی [illegible] کی طاقت — کہاں ہے بیان ملک [illegible] کی قدرت
بہلا کر لا ہیں بیان اوسکو کسی طور — کیا ہو جانگی جسکی ہو نہی الفور
کہا حضرت نے یہ کیا ہی [illegible] — یہی ہے حق تعالی سے اب [illegible]
یہ سنکر ماہ لقا کی بابت فی الفور — بلا بیٹھیں [illegible] کسی طور
خبر دیکھا [illegible] اوس کا آنا — نہیں منظور اب مجکو [illegible]
سخن کب آئی وہ مہری زبان تک — [illegible] دہان تک
مفصل کہہ ماجرا [illegible] — تو جانی یا معشوقی کی [illegible]
غرض لاتی تہی دہان تک اوسکو سطور — او نہاتی [illegible]
او سیمی جو بزم تک لے آئی ہمدم — ہوا سن ہوش عقل [illegible] بہم
لگا اوسکی سخن یہ سے نکلنی — درد ہی اوسنے کہ لی [illegible] چلنی
نشہ ایسی ہوئی یکبار اوسکو — کہ گویا کچہ نتہا [illegible] کو

ملی عاشقون جو اس جگہ سے تھی مسرور — غرض روز و شب تھی یہہ مشغول [illegible]

بہم تھے بہانا جو ہی عشق کا اب — یہی جو وصل کا ہے اور سبکی طلب

غرض جب [illegible] اسکو محبت سر کر — بسے یہہ اور اسکو محبت [illegible]

ہوا یہہ [illegible] جو معلوم — کہ اس تیمن بشاد ہوتی ہی یہہ مغموم

وہ جب سنتی ہی وہان حضرت کا آنا — تو پہر جلد سی محبوبہ کو لانا

غرض وہ سنبو [illegible] کا بیان ہی — کہ اب تہوڑی رہی ہی داستان یہہ

ہوئی تہی بکر [illegible] محبوب کو محبت — دلی باقی رہی تہی یہہ اذیت

نہ جن سی جب دل لگی تہا ہر بار — کبہی حضرت سی آ دیتے ملاقات

کہ بیار اس [illegible] جم بر [illegible] بہی — و لیکن دلبر اب اتنا یہہ غم ہی

کہ جب [illegible] جو ہو بیتہ ہو سکتے ہی — تو اسکا غم سبے صبر یا جبکی [illegible]

کہ بہی [illegible] کچہہ [illegible] جو ہا ی — شہ کامل اب [illegible]

[illegible] کیفیکو نہی — ہو سی کہون نہی وہ رشک پری ہی

و لیکن اب کچہہ ہو جی ہی تو ابہی کا — تماشا دیکہنا ہی ہو دنیا بہ اسکا

خدا کی فضل سی جی اب یہہ امید — کہ جلدی ہو سحر یہہ رشک خورشید

مراقب یہہ ہوئی تہی ہاتہہ [illegible] — [illegible]

کئی جب اس طرح سی بات کال — ہوئی اسکو [illegible] جاہل
بہت جلا پھر وہ رفت جی سی موا جب — ہوئی افسردہ اوسکی [illegible]
بہت سا کہہ کہا اپنی اب — عجب [illegible]
لگی پھر کہنے [illegible] جاں سی رفت — ہوئی افسردہ یاسمین عجب
پھر اندر رفت ٹہری وہاں وہ مستور — گیا [illegible] دو نونکو [illegible]
ہوئی دو منفعل جو تھی منافق — لگی یاسمین پھر معشوق و عاشق
خدائی اونکی پہونچے جس طرح دن — پھرین [illegible] اس طرح دن
بہت سمجھی کیا کہا اور کیا لکھا تھی — عجب کا تھا قصہ [illegible]
میان جرات بس اب خاموش رہی — اور اسکو جانئے با الخیر کہی
نہیں مدحت ہوئی پھر جستجو نہی — نہیں جو عشق نہی [illegible] نہی
کہا [illegible] سنادی گہری مغموم — تو اوسکو کبھی [illegible]
[illegible] عشق کا ہو — کہ جب [illegible] مستی [illegible]
سو کا تو ابھی سنا [illegible] دیکھا — [illegible] کہا
کہا [illegible] اسکو [illegible] — نہیں جھوٹی سی [illegible] تقریر
[illegible] — [illegible]

سینی کو تہی میں جب تک کہی ہاتہ | اور زمین کی جو سب لشکر سبھی بچھائی

یہی تاریخ اب اسکی عیان ہی
بچھن چھنق کی ایک داستان ہی
سنہ ۱۱۹۰

جب تلک چار نشن ہوا ہی اسمیں ایسی	ہی فلک شکل اطلس پہ زمین
ذکر کہجلی کا کہجی جو در قسم	پہلی کاغذ پہ سر کہیں ہی قلم
بادل اہی سے جلے پہ کبھی ہوا	رنگ سبکو لگا ہے کہیں کالا
جسکو دیکھو بدن کہجاتا ہی	سب کیان پہر کی منہ بناتا ہی
بعد کچھ پوست کہجنی کتا ناخن	نکل چار نشن یک بہ یک نہ اکھری بن
واتے پیروانے یوں نکلتا ہی	جیسی کوئی درخت پہلتا ہی
بیچ میں صاف ہو گئی کب کی	شکل تھی چھپت ہین بدن سبکی
لگ کہجانی سے زندگی ہی حرام	غور کرنی کچی تو خلق تمام
ہی سبھی ہی رسکی جان کو کیسر	کہنہ پیرا بو ہی دست دکا تیسر
سوکہیا سے سبھی جو فرق نیکن	ہاتھ رکھتی نہین کہجاتی بن
دن یا چون جل اٹھی سی یکبارگی	جیسی رکھدی کسی نے پہلجہاری

جو کوئی مطلبس جو لی زر بسی ہے — تس کا ہے کہ جلتی آسی مو کی زر دا ہے

اب جو ہوئی کرنی ہلا یا ہی — زردرا دو سنجھا دو لطف یا یا جی

بہ کہیا تا [illegible] دہ کہیا لیا ہی — زرات سارا دی اسی جیتی علاج کی

مو کہیا تنکا کس [illegible] تقیا لی — بہیان تو جو دوم جو لنت بیا نرال

کرنہا تو نکی جو ہی ہوتی ہے — ہی کہنی جیتی ہو کہیا تو جی

کہنی جیتی کیا کریں ہم اسکا علاج — بہت عقل ہو ذہنی کا کرنہ ہرین کہیاج

اوہ عیب ہوا ہیں اندک — ابکی ہی سبا دو ہیا بہی کنہ یک

بیلی اور سکی کیا ہی دیوانا — طفلا جو اک کا ہی تسخر بہانہ

کیا کری نا کک نا بیہ سیاب — دو ہی کہیلی سجہ کے اشہوں ہی بتا

کل یہ حزن کا جو ہیکی احوال — ہی بصد نکتہ فنکی جی یہ ملال

کل جو ہیری ہیں کہجا کہیا — ہیں نا ہیں بہ اجتنا ہی حسنا

اوسکی عاشق جو آ نکلتی ہیں — بصد افسوس ہیں [illegible] جہنا

ہی ہی نا اب کس کا میرا بعض — ہی کہ رسان جا کت نا ہرا من

نہ سکا یہ حال ہی جو ہکی تو — جون کری کہوئی بیر ہن پہ اکو

وہ بیہا یا جو امیر جا ہ بخشش کا — جو اہرا ہی نک غنچہ سی بہرسا

ہوئی

مینہ کی ہی ہماری جان خارش | ہو چکی ہی مایۂ آسمان خارش
نیچے کو تا ہی ہمین جہلکتی ہین | ابلۂ حیف کہ یہ جہلکتی ہین
کر کیا ابکا نہیں ہی اسکو خیال | شکل ناخن ہی کیون ہلال ہلال
چہرہ کہجلی سے جو ڈہلتا ہی | صبح کو کانپتا نکلتا ہے
چرخ پر نہیں شفق جو کہیجے خیال | کردیا سے بدن کہجا کی لال
پیشکر صبح جب کہجاتا ہے | پنجۂ خورسے جل مٹاتا ہے
داغ خورسے جو ہی فلک رنجور | صبح دیتی ہی مرہم کافور
نقطہ ایسی برق ہی متابیت | جسم پر سے ہی اور کیا ہی خواب
لی سب ابر کو ہینی بارش | رو ہی دیتا ہی ایسی ہی خارش
ہی جو کہجلی سے اوسپہ ہی بیداد | رعد کرتا ہی دمبدم فریاد
کہکشان کی نہ سمجہو یہ تحریر | نوچ لیتی کی ہی فلک پہ لکیر
غرض اب ہوا ہی یہ ازار | کہ نہین چرخ کو بہی ایسی قرار
اہل حرفہ کا اب ہی کام تمام | دست و بازو کہی کرین کیا کام
سقہ اب آب پاسی مرتی ہین | غرض اب جو دیکہو ہی بہرتی ہین
چلتی کس طور مشک کاندہی ڈال | سوچ کر خشبہ ہوگئی ہین نہال

بہن سنتی نظر سرپا نرسنی
جیسنی گنا کنی جو جا ہو بسنی

جائین دھوبی جو دھولی کپڑے ہین
رکھڑی ھتھی پیٹری یہ جو دو لیجھتین

دھوبنی کا سلیج کیجا دین ھین
لو ہو بہتی بہر کے کیجھے اور بن ھین

کھنچیے یو نبین سب ہیے لمڑائی سے
بر جڑی لمودی کہنا کہیا نیا ہی

کو شف سی ہو نبہ فصلتی ہو رنی ھی
بو شیان دامنی بن دو نوری باھی

اور جلو لیجی باس کچھ ہین باشی
ہمن کرھی تو اک کہنا جا ھی

می جوا لی ہی بسو بلکتی ھین
جائی صحبا بدن جلکتی ھین

زندیاں چھکلی سکے جو دیکھی تو
ہنسی کھجلی سے یا دین کہنکرد

کوئی رکڑی یاجی ایستر بان ھین بڑے
کوئی مبالی کو تو جسے ھی کھڑی

کوئی کہی لوبہ اور ہنسی ہوئی
کوئی کہتی ہے ہای کھجلی ہیں تو کونسی

کوئی کہتی ہی مجکو چین نہین
کیا کروں نوج لوں بلا نہین

کوئی کہتی ھی ہای کیا کہوں میں
جنو شیان سنی نبند میں رنسکی جیں

کوئی کرتی بیہ اہ و زاری بسے
ہائی کھجلی جے جان ہاری بسے

کوئی کہتی ہے ہے اہ مرے نہیں
ہمنا پتنگ رہی ھی بدن میں آتش سجا

بوست کوئی ہاتہ کا ادہاری بسے
کوئی پانوں کو ذی بدی ماری ھجا

شہ بلیا

الی

بسکہ حالت ہی ہماری کھلی کی
نہیں رہتی ہیں د[illegible]ہے

کہتی ہیں جو کوئی جاتے ہی
کہجلی ناچ اور بیٹھ بجاتی ہی

عرض احوال کیا کہوں بالکل
جسکو وہان دیکھی اوسی جل

سبسر کرتی جو کوئی جاتا ہے
اور ہی پاؤں میں بھر آتا ہے

کتنی جو عورتیں ہیں چٹّی باز
ادنکی چل کا تو ماجرا ہی دراز

چٹّی بر ہنسی ہی کو لڑتی ہیں
لب سی لب کور کرتی ہیں

کوئی مطرب ہی اب جو آتا ہی
دانی سر سانج کی دیکھتا ہی

تار طنبور کی ہی ہی صدا
پھری جاوی کو بے بیٹھ مرا

بانک بن بیر فراج ہی تکلا
کہتی ہیں وو کہجا کہجا کی صدا

کسب ملک اپنا ہم بدن کہودیں
تیری کہجلی سے بیر کو جو دیں

والئیے حال مردمان سقیم
جب کہ کرتی ہیں شکوہ بہ حکیم

کہہ چہ مسہل لیتی ہیں ہمنی مدام
اور کرتی ہیں تیہ بی حمام

ابلہ نفس تیہی لیتی ہیں
سرسی لی تا قدم تکتی ہیں

جون جون کم کرتی ہیں ہم اپنا خون
ہوتی ہی اور بہی حیرت افزون

ہی دل میں یہی بات اس سی دو نیم
کوئی اب نہیں جہان میں نیم

ت ظلم سی یک بات — چمن کو خشک تغیان جلی بات

پا کیا کھونٹ کھونٹ سارا شہر — کوئی کہجلی سے یا خدا کا قہر

اس ہوا سی نہیں ہی کچھ یہ محال — مرغ تصویر کو کہوی لے کر بال

کبھی کیا سب باغ کا آہنگ — دھان ہی کہجلا اور دھو کیا ہی رنگ

ہی جو خارش سی غرض جہنجھنی گل — دل خراش سے تاب ہی نالۂ بلبل

دیکھ کر ہی برای دفع بخار — رنگ گل پر لگی ہی نشتر خار

بوز شش زاغ کا کہون کیا حال — زنگ لالہ کا ہو گیا ہی لال

کب صنوبر کو خاسے چھوڑا ہی — اوسکا یہ بار دین ہی پہوڑا ہی

کبھی شہتوت پر نگاہ اگر — گر پڑے دانے تمام اپنی نظر

بخت کولر کو بہ مت کیا ہی — یہ ہی کہجلی کا ایک لینا ہی

ماہت میں ایدہا ہیکے جالی — سنگ سی چل مثائی ہی پھنسی

جہونکا جب اس ہوا کا چلتا ہی — ہر کسی برگ ہاتھ ملتا ہی

غور کیجی تو کہجلی سے کر باد سے — ہنبل کی دھین درخت ہی ساری

مچھلی بہت ہوا جو دریا سے — بہر دہن موج کا ہی ٹکڑی ہی

بہبوت حباب دریا پر — آبلہ ہیں سپر لب دریا پر

موج آب فرط بیقراری سی | آکی ساحل سی ماری ہی ٹکریا
دیکھو تو شکست کا عالم | ایک یہ پھولا ہی سر سی تا بقدم
غم مدارس سی نہیں کسیکو فراغ | تن ماہی پہ بھی ہیں سیکڑوں داغ
پانی پر بیٹ کھوپہ کائی ہی | مہندی تالاب نی لگائی ہی
نہ صدف میں کوئی گھر جانی | پیٹ میں اوسکی نکلی ہیں دانی
زلزلہ سی یہ آب ہو ندا ہے | حکہ زیر زمیں بھی پیدا ہے
ایسا دیکھہ ولیں آدمی سے ہے | سنگ بھی سنگ سی کھجادی ہے
چوب بھی گھر میں کھاتا ہیں | زیر سوہان کیون بہر آتی ہیں
بزم رندان میں شیخ ایا ہی | آئی بولو اس کا سر کھجایا ہی
حال زاہد جو دیکھی تو صریح | او نکلتو نہیں سبہی دانہ تسبیح
حالت ازبسکہ ہی جرب شیرین | اس لئی اپنی کوہ تن کی تئیں
مثل فرہاد ہیں یہ سب کی دھن | کھود ڈالیں بہ تیشہ ناخن
آگی اب اس کا ماجرا کہیں کیا | حرف ناخن بدل ہی کھجلی کا
ہمتو خوش ہیں جو یہ ہوا آزار | جی سی دل یہ بایو دست نگار

اسکی تاریخ برملا ہے یہ

اه خارش هي يا بلا هي يه

سنه ۱۲۴۶

مثنوي در هجو

هوئي هي شدت جهمك يا ين طور / كه تنف هو كيا عالم كا كچه اور

هزارون كهر مين ماتم سا پڑا هي / الهي يه مرض هي يا وبا هي

يه كي عالم كي كها بي آسمان شكل / نهين پهچانتي بيٹي كي مان شكل

جهان پر اسے كيا آفات هيهات / نهين دم مارني كي بات هيهات

كه جون سلك كهرا اتو عجب كيا / جو هو پرابله رشته نفس كا

جو گوري گوري تهي شكل فرنگي / وه لڑكي هو گئي جون طفل زنگي

سياهي ايسي پهردن پر پهري هي / كه گويا منه نهين تهوني بهري هي

صفائي پر تها جو عارض كي تتا / اب اوسكا منه هي گويا پهر كا پتا

وه صورت موهني سي تهي جو مورت / سو كيا هو گئي كڑ كهائي صورت

دكها جاتا تها جو عالم بهر پلكا / سو هي ... كا جو هري كا

نظر ... گر رنگ ... كو كهو لي / ... جس طرح سي گو ... بلي

هوا يه جاند سي ... / وه هري بهري جبين گويا منه پر بال

هوئي جبين نيلگون رنگ شبابي / عجب ... هي خسر الي

نکلوں اس میں جیسی ہوویں غنچہ سا | ہوئی جس گل کی یہ پھیکی سی رنگت

کیا سب کا ہے قتل مردم جب لڑی تھی | سو اب اوس آنکہ میں پتلی پڑی تھی

نہ کیوں حیرت ہو اس عالم پہ بالکل | پہ سر لیا گلرخوں نی کہائی ہیں گل

پہرین ہیں لوگ حیران خفا سے | ہوئی ہی حشر برپا سیتلا سی

ہر ایک لڑکی کی یہ صورت بنی تھی | کہ ایک سر جلد چہلنی سی چھنی تھی

کیا ازار چیچک نی یہ بد حال | کہ جای گریہ ہی احوال اطفال

ہو ... جینی ہی زندگی کا | تعلل کر دوا تو مردانا کسی کا

ہوا ہی بسکہ سو ہو ... گول سارا | کسی کی منہ سے ہی اوترا خول سارا

کسیکا ناک ہوا ہی جیسی تونی | کسی کی ہو گئی ہی ناک چہونی

کئی دن سے کوئی غش میں پڑا ہی | کسی میں ہی سبہ تو گویا مرا ہی

... کوئی سی اور کوئی بلکی | کسیکی ہی غذا ہونٹوں کی چہلکی

کسی کی تن میں ... چیچک کی ماری | سراپا پڑ گئی کیڑا سا ری

تو یوں سینے میں تڑپی ہی دل زار | کہ ہو جو دام میں مرغ گرفتار

جو نسبت کو آنکہہ کہل جانی ہی ناگاہ | پہی ہر طرف صد ... ہائی الله

جو لڑکے لوٹتی تہی فرش گل پر | تہی اوتلی ... خاک بستر

غرض پردہ غبار ... سب کہا	کرے ... آپ ہی ... چھپا

کہیں میں مرا ایک کی تہہ بتا ہی	کوئی قرہ نہیں اسے بجا سب

نہ کہتا ہی یعالی نہ اسے بسیر	غضب سے سینہ ہی لوٹتوں کہوی

کسی لڑکی کو کہا اسنی کہا یا	کہیں وہ شخص سی اسکی نہر نہرایا

کوئی تو اسی پوچھی جو کی بردہ	لڈی نہ موتیا ہی باکہ تو تو

کہاں بیٹھی ہیں شراب جمع طفلان	کہی وہ جو چھوٹی جا سنیاں ن

نظر اب خو بردہ ہی جو ہی آشنا	تو ہی جوبن ہی کا اپنی وہ ما سنا

نہ محبوبوں پر اپنی آپ سے کرہ	کہی اب سماں ان کو نہ جای کرہ

ہوی پیچک کی یہہ دانی نمودار	کہیں کیا موتیوں کی ہار درکار

طپش ہی اب جو جان عاشقان پر	یہہ ہوئی بر سکتی اذنکی زبان پر

نمونہ جو کہی چیچک کی شدت	پہنی گود بہن بہر کر کوئی عورت

کہیں لائی کو پوجنی سے براوا	کوئی ماتا کا پوجی سب سے پوجا پا

کہلق ہی اب صدای بربط دونی	مکر دہال کلا باجا بجی سب سے

بجی پہوزلکنت او سلی آتسکہ باجا	بہوانی سنکہ سب سی جی اٹہو راجا

نہ جسکی کہرہن کہوڑا ہی نہ کہوڑی	لکھی ہی وہ ہی کیوں بیا کہ موڑی

کسی عورت کی جی اب یہ زبانی | گرم کر جلد اٹھی ماما بہسولی
کوئی رحلی مین باندھی سب | کسیکی شکل جو کن سی بنی سب
سبھی بدلی سکئے دن سی جو پوشاک | ہوئی کپڑون کا مین احوال کیا خاک
ہوئی یہ شکل عہد ارادون سب | کہ پہرتی ہین پڑی بادرچی سی
نصیبون مین نہ پانی ہی نہ کہانا | نکلنا سب مکروانہ یہ دانا
اٹھانا کوزبان گستون کا معمول | کہڑ رکھی پنجی رکہنی ہی کوئی پہول
میں جھک سبھی عالم پر سہے | تباہی سب تباہی ہی تباہی
کسیکا گہر جو ویران ہو گیا ہی | کہ نہ لڑکی نہ ایک لڑکا رہا ہی
تو بولی ہی یہی حیران ہی سب | کیا جہجک کی دانہ دانہ ہی سب
بدن اسکی طپش سی جل گیا سب | لگی اس سیتلا کو اک بلا رب
کوئی بولے کہ تو یہ ٹک اپنو کانی | کہ سکہ والی ٹنڈی ماتا بہولی
نہ تم مردنگ پر سمجھو سپاہی | یہ ہی چیچک بڑی مہسر کواہی
کہی منفعت بدہ اسکا بجانا | سپاہی پر اوپنی جب تک نہ دانا
یہی ہی اپنو عالم کی زبانی | کہ جی لکو بال بیی کو بار بہوانی
یہ علم موسیقی کی اب تو رکھی زبت | کہ ہر یک سیتلا کی گاتی ہی گیت

نہ ہون بھلی یا سکے جا ہی سی ہوڑ کنا   نہی هر خورد سال اپ دنیا بہکنا
جماع اوسی کری جب کوئی کس بہانے   لگا نقصان ای چارون طرف سی
ہی پہنچا آپ اوس جا ہور ہی ہی   لڑائی یا سنبلا کی سی کد ہی ہی
ہی مذکور ہمسر جا بستر سے   کہیں ہون پہرانے تو مرد لنا ہی دوگی
کوئی کہتی ہی ہی مر گئے ہین   کہنے تو ہین بستر ابیا بہر کہی ہین
کوئی لڑکی یا سکے اپنی دیکھ صورت   کہی ہی دو نکی ما نا نسری یا مودت
کسیکو نہین امید زندگانی نے   کسیکی دم بدم ہی بہر ہلنی
اگر چہ نکا ہوا میر آبہ ہیبا   لگا ون کی نکی سب جلدان جیا
خوشی ہو کر پہر اپنے گھر سی کانی   جلو نکی تو جبنی با جن بجانی
ہی ہیبت غم نہین سب دعی بن گئی   ہمان راه بتلا دی ملک نی
جو جھجک سی کہین ولہن زندیان ہین   سو ماری خوف کی سب نبیان ہین
جسی دیان اپنی سب مطلب کو پانا   عوض مانگون کی مرد نکو او تہلنا
مگر جھٹکا کہ رہ سکتا نہین جی   تو کہتا ہی کہ اک تو بندی کی
کسی نے پر جیانی جو جھجک نکالی   نہین تو لطف سے نکلا اوسکی جا کی
ہوا تبا لو نہین ہے جہر نکا دستور   رد نہی ہین جس طرح جہلکین جہنہ انکو

لماوی

کہاں فالکو پہ سنکو پھلکنی سے | ہر ایک مجری کو کوہر کا دینے چلی ہے
لگی تھی ... چمک جو چنبلا | لگا اب بہانہ پھیلانے نکرنکا
فلک نے اونکو یہ چیچک نکالی | ہوئی ہے رات کی یہی شکل کالی
مجھو انجم کا نام سمجھو نہ جہاں تک | یہ زردی چرخ پر ہیں داغ چیچک
کری مت آسمان سی سمجھو اوچھلے | زبان پر ہیں یہ چیچک کی پھپھولی
طپش اونکو نہیں ہے بی سبب اب | پھری رہتی ہے یہ خورشید کو تب
کہی ... یہ دانا نوچ ڈالا | برا مہتاب میں جو داغ کالا
تو شمع کا سبب ... پوچھو کیا ہی | کہ یہ گردوں بہی پانی چھانتا ہی
شفق سی یہ نہیں چرخ کہن سرخ | گیا گھبرا کی گرمی نی بدن سرخ
ملی اوپر سی سمجھو آسمان ہیں | پھپھولی پر پھپھولی یہ عیاں ہیں
نہ دا یر میں ... دیکھو ابھی اوٹھا کی | ہوئی انگیٹھی یہ بھری سنبلا کی
یہ آتش رکتی ہی السی تب دلب | طپش سی جل گئی ہی کھلی بجی مہتاب
... یہ چیچک کا عیاں ہی | کہ نیلا اب جو رنگ آسمان ہی
طبیبوں سی تو ... اسکا جانا | کھلتی ہیں اطبا اب دانا
کہیں عطار اب کتنی ہیں تدبیر | نہیں بکری بجز عناب و انجیر

فقط لڑکی نہیں دانہ نکالی / پھری پاشستو نہیں بھی چھانٹ لی چھالی

غرض جو اصل حرفہ ہی بجا را / پکاری سے بھی چھک نہ دیا را

کوئی جادی نہ مساری فلک کا شش / کہ پھر کرا ینی نا ہو ہمیں دو خشخاش

کری ہی پوست بر کندہ بہ اظہار / ھتی جب دو دہ یاد اپنی نمودار

ہوا ہی گرم پیہ چھک کا بازار / رہا جی اور بخشی کی اب ہی دشوار

مگر ایک پھول ڈالی نا نہ اوٹھا کے / تہیں میں بار ہیں جی موتیا سکے

ہوئی حلوا سے جنی بسی مراسی / پھپھولی تن پہ جیسے تھا سیکا

مٹھائی اور ہو سو کیا ہی مذکور / مگر لڈو دو ہوں ہیں موتیا چور

ہوا لڑکا جو کہا جا مبتلا کا / عجب احوال سب ہے ماتا پتا کا

دوکان خالی ہوا ایک بقال کی ہی / نہیں کچھ بھی تو دانا دار کہی ہی

پڑا دوکان میں ہر صبح و ہر شام / کہی ہی تلملا کر رام پسلے رام

ہوئی تھی بڑی نہ جا کی بانی / مگر سیتا ہی جیسا ایک پہرا نے

غرض کہتا ہے اب دہقان بچارا / کہ دا نوسی پہلا ہی کی جہاں

جو دیکھی لدو سا کی کہتی سو ہی چھالی / زمین کی تہہ میں بھی ایک حرف ہیں ڈالیا

ہروں کیتا مان بابی کا بیان ہیں / کہ پکسر یوں پھپھولوں سی بھری جیا

بچھاتی تھی نا ناز اوز کر پلنگ | کوئی جیسی تیوری مان بھوپلی
ہر ایک تخمہ کا ہے نقشا بنا ہی | ہیں دانو سے پہتا جا لدا ہے
غرض تھی قصاب بھی اپنا غضب | نکل آیا ہی توتی سا نزب
جھون ملی کلاسا رکھی کما ہی | کہ دانو نسی تل دھرنی کی جا ہی
تول بیا ہی کہ کہاری جو تی ہی | سواب کنسکا جیجر پہ بھی نتیجا
جدا مانی چہرکنا اور بھرنا | بو ہیں سقو نلو نہندی راہ کرنا
کسی کی بنیہانی ہیں دانہ اشک | بدن جو ھو کیا سینیہ بھول کر شک
جہاں سنتی ہیں ہندو دھوتی بندی | عوض للا دکی لی جاتی ہیں اربی
کہاں ابی کہری یا دھولی سو جیتی ہیں | کدھی کی سم کو بیتی پوچھتی ہیں
کبھی دھوبن جھجھب لرکا ہی جا ملا | اری برگیا پیشا بھی موری با تا
بیج جب ہو کے کہ جس ازار بندی | ہزاروں چھو کی ہیں لا ولد سی
اگرچہ محط کا عالم بپا ہے | یہ موسم بھی تماشا کمال کا ہے
ہر فصل زمہرو زرد ریخ میں ہی | مکر سنی بھولا کنج میں بیٹھے
اہ شعر اسکی پچہ و سی ہیں لیتی | دکھاتی ہیں جوانی موراغ جیتی
تعجب اسکی شدت سے نہیں کر | لگی ہو جانی سب کو نئی کھو بہر

نہ بس ہر ایک گلشن کو ہے جانی — بلبلنکو نہیں ہی چمن چھوڑنے والی
غرض یو بہی جو ہے گلزار کا رنگ — تو جا کر دیکھ لی جی دہر ہی کیا رنگ
بہریں ہیں بلبلیں گلشن میں ہر یک — بدن گل کا ہوا جون پھول کر پاک
زمانہ بھی جو دیکھی سو جانے — کہ نکلی کیا بدن ہیبت پلٹ کی وہی
ہوئی [illegible] چمن سوسن بہی صاحب — نکل کر ہو گئے چھینک جو غائب
عجب تماشہ ہی کیا اس ہوا کی — جو گلہان لائی سنبل ہو تنا سکے
کوئی دیوانہ جو نکلا اب بڑا ہی — لکھی ہی حلقی اوس کے سو گھو لچھی
ہوئی گلشن میں شدت اسکی بیان تک — کہ شیون تنگ نکل ہی آ ہی چھلک
غرض ہلی ہی سب چھینک کی جو لتی — کہ دیکھو جس شجر کو کا تنا ہے
ثمر جو دامن میں ایسا حالت بیتون میں — کہ کونتر نک ہی کتنے جا بجا ہی چھین
سپہ صحن اشجار تک چھینک لگا لیا — لگی کہلانی اکثر اپنے گما لی
نہ کان لی ملس [illegible] کوئی جانی — کہ چھینک ہی کی نکلیں جو چمن دار
کہون کیا رخ سے چھینک کا میں مذکور — ہرا فوارہ کی ہی تن میں نا سور
کیا جو گل [illegible] لگا کر — تو دیکھی خاک تن میں اوس کے [illegible]
گیا اس گلشن میں بی سب سو [illegible] — کہ جون لالہ چمن کی دل ہے چمن داغ

بھوت منت سی کیا سیتلا کو ہوا لٹ کر ٹکٹ تو دیکھو آسیا کو
بہاں تک مستک میں چیچک نکالے بہا رون تک الکی کہلانے کالی
کتان کماس میں کہوری بہرین میں جو دار اپنو میٹھ ہون پر کری بین
نہیں بادام بموجب منتک یہ ہی سب باعث افراط چیچک
یہی درد زبان بدا ہوان سبھے کہ ای بہلول دانا تو کہان تھے
ذرا انصاف تو دیکھو شیخ جی کا نہیں کتا یہ ہی ما نہی یہ ٹیکا
غرض جو طفل ہی کر یہ گمان ہی اسی کمبخت کا باعث عیان ہی
مثل مشہور ہی میں کیا کہون ہای کہ نادان جو کہی دانا سمجھ جای
کرین کیا اور حال اسکا قلم بند ہوا جاتا ہی اب اپنا تو دم بند
لکہی جتنی جو کچھ اسکی حقیقت کہین جلتی جب تر ادا ما ہی جرأت
غرض لکھنی ہی بیچے کا فرنگی ستا ہی خبر ہی دیکھو سفیدی پر سیاہی
سیہ خط ہی کوئی کیا انکی لیلی نہ پڑھا دین کہیں جو نہ بن ہی ہووے
مگر ہی دعا ہی اب یہ ہر بار الہی ہو بند الغض جلد فی النار
نشانی اسکی بہہ جائے جان کاہ مرض ہی آئی یا کہانی بلا اہ

خلق خزانه میں عنقا هی تمام ‏ ‏ کتے نہیں کام اب حوالی نه کلام

کیا اخلاص کی جهان سی جا [illegible] ‏ ‏ هی مکر ربط سی وه [illegible]

خوبی بهجد امانت طمع سی رنگ ‏ ‏ الی جاتی جهن جهنکنی سب [illegible]

سوداگری خانه تک [illegible] برن آئی ‏ ‏ جیسی [illegible] کهول کر کوئی [illegible]

هی سب [illegible] ناو بکهر [illegible] انهو ‏ ‏ زر کا [illegible] هی [illegible] وسر انهو

[illegible] کب نی [illegible] سب [illegible] کا ‏ ‏ [illegible] کتا جسی [illegible] جیسی کا

جو هو [illegible] لکی جو وهانی [illegible] ‏ ‏ [illegible] لنهو هی زر کا [illegible]

سب [illegible] و [illegible] کسی [illegible] ‏ ‏ هی [illegible] سی [illegible] جام شراب

بهان تک [illegible] تمام [illegible] ‏ ‏ [illegible] نی [illegible] رکهی هی [illegible]

[illegible] هی جو [illegible] هی ‏ ‏ [illegible] جار [illegible] هی

[illegible] نه [illegible] ‏ ‏ اصل سوسن اب [illegible]

بود و باش [illegible] کهین [illegible] ‏ ‏ [illegible] هی [illegible] کی جهی

جسی [illegible] زمین [illegible] ‏ ‏ سو کر [illegible] کام هین جب

فرح کی [illegible] ‏ ‏ تا کب جا هی [illegible] بن [illegible]

کونی جاتی هی ور و سنی جو کہین ‏ ‏ [illegible] نسی کب [illegible] هی فرصت [illegible]

لیکن

ساز سینہ کچھ جو سوز نکلی ہے
سانس کہان سکی گو نکلی ہے

نہ تو کچھ ہے شہی نہ بجانی ہے
یاد ہی یاد کبر رحمانی ہے

اب ہی گفتگوئی عالم ہے
ہائی نزلہ سے ناک مین دم ہے

بات سننی جدھر کو کان لگا
ہین انسکی سوا کچھ اور صدا

کوئی کراہی کوئی دہانسی ہے
کوئی ہنسکی ہی کوئی کہانسی ہے

جسپہ زیرشش کا عذر ہوتا ہے
ترلی کی جان کو وہ روتا ہی

کہا کہون اسی مرض کی بیدادی
ایک عالم ہی جس سے فریادی

کسی کی مونہ مین ہیٹ گئی ہی زبان
کسیکی بہری ہو گئی ہین کان

مرض سل سے کوئی ہی رنجور
کوئی آنکھونسے ہوگیا معذور

کسی کے ہو گئی ہین بال سفید
کوئی دانتونسے ہوگیا نا امید

کسیکو کیا ہے نزلی خم
کسیکو ہوگیا ہی نفس الدم

لقوے سے مونہ کسی کا ٹیڑہا ہی
کوئی فالج کا مارا مرتا ہے

جوڑون مین درد ہی کوئی رشک بتا
کسیکو ہوگیا ہی ورم الصدر

کسی کی آنکھین رہتی ہین پرنم
ہی دمی سے کسی کا لب پہ دم

یہ کیا اسنے حال عالم کا
ٹبر ہوا سبز وبال عالم کا

کچھ نہ عجب ہین جو اتری سب کے — اکی سنگار دھونی پہلی شب
یعنی دو بید ملا جسمی یہ اثر ار — کردی بو کہی جوان دم یک ہزار
زاہدون سی ہوا ہی ترک نماز — کب مؤذن کی نکلی ہی آواز
ہین اپسی کی اوسمین تاب و توان — دی ہی ہر فہ مگر سحر کی اذان
مطربون سی جو ہی ہوا ناساز — خوش گلو ہو گئی ہین بد آواز
بات کرنی مین اب نا ہین دستور — جیسا پوتی انکہوں سی [illegible]
مگر ایک بلغم اونکی چہاتی پر — سر سیتا نا ہی [illegible]
پہولی اب جو ہو سہی اپنا سنگار — [illegible]
دیکہین کیا لوگ خالی باغون کو — بوی گل ہی مضر دماغون کو
کب کوئی گل کی پاس الپتا ہی — جو کوئی [illegible]
کہ یہ شبنم ٹپکتی رہتی ہی — غنچہ گل کی ناک بہتا ہی
جیسی نزلہ گرا ہی کانون پر — گوش [illegible]
کوہین انکہین یہ سوجہتا کیا ہی — چشم نرگس [illegible]
جیسی چہاتی پہ ہوا نازل — ہو گئی سنگ [illegible]
شور اتنا جو ہی چمن کی طرف — ہی شگوفہ تمام صورت کف

ہی جو صندوقات دیسکی سنبہر
قمری جو صد رنگ کا ہوا ہی جگر

آب جو محصن کی بات کیا کہو بہن
تہنتی ہے کیاریون کی جاری ہین

جسکو نرگس کا دیکہی ہے مارا
اشک جو شان رکہی ہی فوارا

کہہ زبان عندلیب کہولی ہی
بولی نور دیسکی جہانی بولی ہی

دیکہنی کیا خاک جو چمن کا رنگ
باغبانون کو ماری ہی اوجرنگ

جب ہوا اسکی گلستان مین ملی
سنکلی سی ہی جب جر ایک کلی

دیکہا جو سب نی سرو کری نگاہ
کہینچی ہی سب زمین گلشن آہ

طوطی مینا ہے بولی ہین ہر سو
آمد نوائی نرگس اب جہانسی تو

اوندہ کہون رستی کیا ستم رانی
ساری ہوا کو کردیا پانی

فی المثل اب نہ یہ کلام ہوا
شدی کی ہمین رکاب ہوا

جسکو گرمی یا جی بندت وصد
گویا کان نمک ہی بلبلم سوار

نقطہ ہے جو دیدہ تالاب
شکل کہسار ملک نہی ریگ آب

اصل تحریف کو اب ہی بیکاری
بہی بدلی ہی کہہ مین تہاری

دوری جو انکو کس طرح نہ سی آنچ
کہانستی کہانستی نکل گئی کانچ

سنجیدہ نگر نہ کو سی ہی چنی
نیلی ہی مانگ سی شہری بارینی

سنہ میں اسفندیار کے حال خراب
دیکھیں کو یا جس میں صورت دولاب

کٹ کہی چالی بدل اپنی جی
باٹ سی روتی بالی کہنی جی

رود بیٹھا دا اب سلطانی جی کیا
باٹ سی ایک بیجا جی شہر کا ب

چلتی سوار الہہ پڑھا سپہ
غیر نکھلنی کچھ نہیں جی شیب

کہوں آ جن کہو سن کا کیا احوال
آپہی اب جن تی میں اپنی حال

فریبہ لغام چرکہ نیت بنحال
ماری کہا انسی کیا اب شیلا حال

صبح ہے سنکل او سکی ہونی جی
کانرلی غسہ میں جالی وجہ نیجی

دھوبی انہونسی اسکی بردنی جین
اکھلونسی سبکی کستی دھونی جیا

روز کار اب جو جی تو کنجیکا
سنج ما یون بہری جی تو جنکا

سنتی ایک اکمل سجے باب
سنج جی کنا جون کچھ ما ورہ

اماک بوڑھا تہا اور کم شہوت
اور سنی اکیدن بلاد عورت

قوت باہ سی تہا کم مایہ
شہوت الی سکی نہ نہیں تہا کیا مایہ

جو نہیں قرار ہوتی یکولا
جنہیکنی کہا نستی خوبستہ اری

ہوتی ضعف ہو دن بکجا
کیا کہوں طرف ما جرا کند را

جب کہ اس سن ورد سکی لیتا تہا
ماری کہا نسی کی ما دی ودا تہا

سپہ کہتا
و
جیتا

الوزی

الغرض کہتا حسن جب لگ بستا — خوب انکھیں سی دیکھیا دیکھ جب

ملکی حفظ پہ نہ تک وو بھول — بعضو مخصوص کو کری نہا دخول

وو ہیں زندیکو اپنی ہی کتا نسی — نہو وہ بیسا کی نہا جھار بیا نسی

لکھن ایک عریان اپنا مجھی کہا — کہی مشفق کہ ہی بہت نزلا کیا

جن کیا کو سیہ شعار کر بہ کہانی — تو مفصل کر وہیں اوسکا بیان

بہتو چہ جو انکو پا ... میں — ہا چراغ بہ کہہ بنسا یا میں

ہتی بیچ ہارے گلشن ... — نکلی دو نخل خیر و شر کی وہان

ہوئی جنس چار ضعت بشر کی نمود — آکی شیطان وہان ہوا موجود

دیکھی ہائی جسیم اوسی سی جا — جب ہوا خوب تب اکہار لیا

کر کی ٹکری سمیت برگ و بر — پھر دیا دیکھ جھر کی لندر

اور ہی اپنا جس جنی عالم میں — لا ہلائی سب اوسی ایکدم میں

کر کی اب سیف سی لبریز — ہنچی یکی آتش تندی تیز

جو ررد ظلم و جفا کی دیکھی ہوا — اور جیکا ابلیس نے عرق کہنچا

اب نشہ اوس عرق کا رکہا نام — وو ہی زلہ ہی اور وہی ہی نرکام

جسمیں شیطان کی ہو بس حرکت — پہنچی اوسکو یہ کیموں یہ بہ لعنت

دیکھو پانی یا [illegible] کو — پہنچو تب [illegible] بھلا

ہی اسنی سبھی جو ایک ازاری — ام الامراض [illegible] سبھی بیماری

شدت اسکی بیان کیا کرون میں — دیتی کروٹ نہ بیٹھنے بولن ہی میں

مطلب کی تو نہ جو ہری کم ہو تب کھیچ — رکھی بہوتی ہین اک پل رکھیا

اسنی عالم کو یہ سنایا سبھی — کتنو نکو [illegible] باجھی

پسیکرون اسنی نمبلاتی ہین — نہ کھو سنا انھین اسے کہانی جگہ

پوست کا جو کہ اشتیاقی ہی — پوست اور استخوان باقی ہی

نوبت کیا اسکا جیکنا جیسن کہین — ہاتف کیا کرنی دینی جین جین کہین

ہمکو جرات ہرا اسکا خطرہ ہی کیا — کہنی ہین جبتک جبتک [illegible] خدا

خلق کی جو اشغلی ہرا ہی دعا — ہی جناب خدا من صبح و مسا

بابو خیال [illegible] ہی ایک جان [illegible] — بجز جستی سبھی ہو [illegible]

تا ہن خندہ جو ایک طرفسی نقل — خندہ زن ہو جسکو سنکر [illegible] عقل

ہی بتا مرحو ایک [illegible] درد — رہ و نقو اسنی کیا تھا رنگ زرد

کہہ [illegible] نہی دو وقت ہمارا — لرکتا [illegible] دل لگا [illegible]

بالنی

پہنچی جب یہ ان سبھی ہمدم او سرخرو — تا بہ ظاہر ہو ظہور ہیں یہ اصل وجود

کھینچی ریاضت شیخ نے کرنی تھی تمام — کی عبادت اپنی جانب سے تمام

ہم نہیں پھر بھی تھی اونکی یہاں تلک — سر سنجی تھا او نہیں جہاں سیر فلک

چھوڑ دی تھی پر نفس کی وہ بادشت — رہرو تقوی سبھی ہوئی تھی کہ وہ شت

ہے نہیں مرگتی تھی شیخ وعصا — سر برا تی تھی وہ کچھ صبح و مسا

کاٹتی تھی روز و شب جو اوس — تھی بظاہر وہ خدا کی یاد میں

جسکو مجلس میں جاتی کرتی دید — سینکڑوں ہمراہ چلتی تھے مرید

بیٹھ کر انکیوں کو اور پکڑوں جھکا — بیٹھتی تھی یوں وہ لوگوں میں سدا

بیٹھنی کی وجہ پر بتلاؤں میں — تھی سبب سمجھیں مراقب آپ میں

تھا بظاہر ان کا نو دستور یہ — لیک باطن کا سنو مذکور ہے

غیرت حور و پری سینے وہ غلام — خلوت و جلوت میں رہتی تھی مدام

حسن کی انکی کہوں میں بات کیا — مثل مہر و ماہ تھے وہ خود نما

ملی کی ستسکو تا دہ گلفام شیخ — اور یہی کرنا تھا سدا بد کام شیخ

انکی انکھیں کھا یوں کر سکے کیا — آپ کی یہ عمر اور یہ فعل ہے

سن کے تب بولا وہ شیخ بیچا — کیا کریں بندہ بھی یہاں لاچار سا

بنی جب عورت سبی اندر تھی جماع — تب نہ ہوا ہی حجاب اندر [illegible]

دیکہ کر سنتاں کہ جو ہوتا ہی شاد — [illegible] وو سبن [illegible]

خوف کہ اندر بسن بدھن دیتا [illegible] — دانا سی جو رشتہ الفت کو [illegible]

تب ہی اس لڑکی نی جو کیا سچا — دیکہو کہا ہی وہاں ہی یہ جواب

جو کیا ہمنی سو ہی اس [illegible] — بلکہ [illegible] یہ ہمنی پوچھا

اسکی جب خصوصیت [illegible] نکاح — یادنہ [illegible] فنکاہ

نقل طرفہ ہی ایک کربلا کی — اپنی بی اخبار [illegible]

پاکی ساون کی جو رات اندھیاری — جابر ا ابنی ما [illegible]

نام کہہ ابن ادریس [illegible] — بولی دو خبر [illegible]

ہو [illegible] لطفہ کو درحم مادر [illegible] — جو کافت [illegible] درنہ مادر [illegible]

تب ددما کا بلا نا بولا — بین جو خبری ازدا [illegible]

نہ [illegible] مجھی ہی [illegible] ہوں — باب کی اپنی نقل کرتا ہوں

[illegible]

ایک عورت ہی نا محرم فعل — طرفہ تر اودت [illegible] یہ سنتی جی نقل

ایک [illegible] سبی جو لگی [illegible] — ذال گر [illegible]

جب کہ تحرو تسی ہاتی یکہ شہوت — تب تو اوس شخص کو ہوئی شہوت
ہاتہ سے تو اوسنے پہر ... نا ہٹا — عضو مخصوص کو د خول کیا
تب تو لگا ہلنے ویسے ہی ڈہول — طیش کہا کر وہ بولا وہی معقول
بس اسی آپ کھلے دیجئے — اور نکلیاں اپنی کا نٹرہن کہیں

وہ یکتائی جسم ... جیسے — رونق افزای گلشن خوبی
بے ... شوق وصال — ہے تو شنن تمام جہکا مجال
سے ... حرف مطلب دل زار — گلشن ہستی کتی ہی بیل و بہار
... کی ... ہر ... ہے — ضعیفت ہی نور ... ا یمن ہی
گرچہ ... ہیں ہر جہیں ہی بار — ہی سبی تیری ... ی درکار
اور ... جیسی فلک نے کام کیا — کہ جدائی کا دل پہ داغ دیا
ہے مجھے لطف زندگی کیا خاک — شکل گل ... گریبان چاک
غم ... ہوں بادہ نوش سدا — صورت غنچہ ہوں خموش سدا
... ہے — دلکو واشد نہیں جمن ... ہے
... جب تجکو یاد کرتا ہوں — ... ساتھ ... ہوں

محض رشک سے ہوا ہوں سر بریان — اہ جاری ہے مثل آب روان
جب جدا مجھ سے یار جانی ہو — کس طرح سے نہ اپنی زندگانی ہو
دیکھتا ہوں ملکو جب جیتی باہر — یاد آتی ہیں وہ گل رخسار
پھرا ری یا سے جان دنیا ہوں — سنگ میں سیب پیٹ بنا ہوں

قطعہ

غنچہ گلکو دیکھتا ہوں میں جب — یاد آتی ہیں پیاری پیاری لب
اہ کہتا ہوں ہوں کہ بس ایکبار — تنگ ہو جاتی ہے غنچہ ساں دل زار
سوئی نرگس جو دیکھی جاتی ہے — چشم تر ہی دو یاد آتی سبھے
دل یہ ہوتا ہے مضطرب بیتاب — خفقانی کو جوں بلائیں شبہ تاب
گل حنا پہ جب کروں ہوں نگاہ — جسکی رنگ یاد آتی ہی ہے آہ
بس یہی ہے دل میں درد ہوتا ہی — رنگ چہرہ کا زرد ہوتا ہے
دیکھتا ہوں جب چمن میں گل اور رنگ — یاد اون فندقوں کا آتی رنگ
ماتمی بلبل کی بلبلاتا ہوں — چشم سے خون دل بہاتا ہوں
ہو نہ سنبل پہ جب کہ میری خیال — یاد آتی ہیں بس وہ بکھری بال
ہیں زمین پر کریں جو ہوں مشکو شب — جیسے بس جاتی ہی کسبکا [illegible]

جب صبا لائی نکہت گل کو | یاد آئی ہمیں دیس ملک کی بو
غنچہ غنچہ بھر نوا سی نیر ہکی | لوک لالائی کچھ سنگھانی چمن
دیکھ کر صحبت گل و بلبل | دل بغلمین کری ہی کیا کیا غل
آہ بنا ہمون بین بجال تباہ | تڑپھڑاتا چمن سی گھر کی راہ
نہو گیرین ہر قدم تیرا | بس خرابی سی گھر کو آتا ہون
گھر کو دیکھون جو مجھ بن لبجا مانق | نظر آتا ہی خانہ زندان
دیکھتے ہی ہمن لوگ سب مجکو | بیقراری سی رو دیا سب مجکو
یہی کہہ کہہ سبکی بلاتا ہی | خانہ کیا ہی کہ قید خانہ ہی
تہ دلم سی نہ ایکدم ہنسنا | یہی پہرہ پہرہ کی شعر سب رونا
روز و شب مجھ سی ملتی تم بن | اچھی تم آملو کے کون سی دن
ہی فسرون ہر دم آہ زاری دل | مار ڈالی ہمیں بیقراری دل
تب ترپہون دمبدم کلیجہ کو | کہائی جاتا ہی غم کلیجہ کو
دم رکی ہی کبھون ہون جون جون ضبط | یاد آتی ہمین جب وہ پچہلی ربط
کبھی کچھ سوچکے دز ملک جانا | بھر کی بہ نشنہ دی بسا نس بہر آنا
ہی دھن سی کچھ بڑی بکنا | کبھی در دانوری کو بہری تکنا

کبھی تیرا لبی دل بیتاب ہی ہر دم　　ہر بیکے تڑکٹ لبالب سی ہوئی فقیر

کبھی درانی جسم پہ لمسر دھرنا　　کبھی [illegible] نے مشہور عشق کرنا

غم کا کھیلنا کسی ہنسی کیا ہے کیسے　　کہا کہ [illegible] جنس کی ہے

کبھی ظاہر نفس درد و غم کہنا　　کبھی جو نفس جنون سی کہ برنا کہنا

دل میں جو چھپی ہو سو ہو ہم　　[illegible] تو او سکا کہیں کیا در

پھر جو حرف سی ایک ہم آنا　　ارنبی نہیں اب جی یہ سمجھا

ہی یہ سمجھا شق کا نقش کی طالب　　جس میں معشوق کر چھوڑنا ہی

کبھی سرو ہی پٹکنا ہووی گل　　کبھی ٹرہنی پہ عاشقانہ غزل

دور صحبتی دنیا رہا سیلے ہی　　سخن جانی سی زندگانی سے ہے

بستہ غنچی ہل نہیں شگفتی　　ناتوانی سینا توانی سے ہے

دل [illegible] نالہ دلہا نی　　خشم مصروف جانفشانی سے ہے

درد ہی دل میں [illegible]　　اور غم عشق کی کہانی سے ہے

اشک حسرت [illegible]　　تو دانا ہی اور نہ نادانی سے ہے

[illegible] کہ کسی جا جھونک　　کون تیرا جہان میں فانی سے ہے

جانا [illegible] ہوں یہ ای یار　　[illegible] جھ پہ مہربانی سے

حال

جان بلب مجھکو کیا ہجر نے وای — اب نہ اسکی ہی ہے زبانی ہے
کہیں عاشقی بھی ہے پہچانتا کہیں — رنگ چہرہ کا زعفرانی ہے
ہی یہ عالم اب اسکی فرقت کا — جیسے کچھ غم نہانی ہے
ہای افسوس اپنی دنیا کا — ابھی دیکھا ہے کیا جوانی ہے

یہی عالم ہے تو دیکھو جرات
بس گئی دم میں جان جانی ہے

غرض احوال اب ہی نوع دگر — آتی اپنی غمسی جان ہی بر
مخلص مجھکو غمسی دو بیماری — کر خبر لینے ہی تو تو بیماری
ہے ٹھکانا کہیں نہیں میرا — جی ہی لگتا نہیں کہیں میرا
لب تک آیا مجھکو ہجوم غم کہیری — آئی کیا دن نہی دو کہ تم میری
یہی شناخوان حاضر و غایب — حال پر میری ای میری صاحب
مہربانی بہت اب ہی سبکے — ورنہ بندہ بھی تمکو یہ نہی
شکوہ ہی بہر سنم از جدای ہا — میکند بزم را شکایت ہا
جیسی ہر شب تری یہی کرتا ہے — یہ تو سمجھو کہ کوئی مرتا ہے
آج مجھی نزہتی ہی میرا مکتوب — تم چلے اور ہے جان پھر مطلوب

[illegible] کی [illegible] | پھوڑی لکھو کی نیں جب جانو
وہاں تھیں کہہ نہیں جیاں جدا | پہونچی تصور میں سبے بے ملال سدا
ٹکہوں کی آگی باندہ ایک تصویر | ملی یاں گھرتا ہوں یہہ بلا تا [illegible]
کبھی کہتا ہوں جان مرتا ہوں | کبھی قدموں پہ سر کو دھرتا ہوں
بس تصور کا کیا کہوں احوال | صاف دیکھتا ہوں روز کی سبھی چال
کبھی کہتا ہوں حال رو رو کی | کبھو [illegible] نثار ہو ہو کے
کبھی کہتا تھا تو یاد ہے | اپنی رو رو کہاں تھی تم ہماری
کبھی کہتا کہ کیا خفا ہی تم | صدقے ہو جاؤں کیوں جدا تھی تم
کبھی تلووں پہ آنکھوں ملتا | کبھی [illegible]
کبھی آنکھوں میں اشک بھر لاتا | [illegible]
کبھی کہتا کہ تم پہ لیجے خدا | اب نہیں کا کبھی ہیں تجھی جدا
کبھی آپ کے کو [illegible] کہتا | پھر ملی اوس اختلاط پہ جاؤ
کبھی کہتا یہہ لیکی نہیں تاتہ | [illegible] کیا تم سے [illegible]
جھکتا [illegible] | دو جی گھڑی [illegible] زلف کالی [illegible]
[illegible] کیوں [illegible] | پھر ن تصور میں مجھکو [illegible] سونا

باتیں

درد دوری سی جسم ہی پر نم ایک جان ہی ہلکی ہی نشتر غم
ہوں گرفتار تازہ آفت سی ہے دن ہی جو مجھکو قیامت سی ہے
نہ ہی غمخوار نہ رفیق کوئی نہ ہی مونس نہ ہی شفیق کوئی
یوں ہوں جیسی کنج تنہائی جیسی قیدی ہو کوئی سودائی
نہیں جز حرف غم زبان پہ بات تلملاتی کٹی ہی ساری رات
کیا یہ دکھ رو روکن ہی کہ ہی اے یار ایکدل روز رونیکو درکار
نہ تو تو اس طرف کری ہی گزار نہ تیرا در تلک مجھی ہی بار
نہ مجھی شکل تو دکھاتا ہے نہ تیرا کچھ پیام آتا ہے
نہ کبھی تو کوسنے زبانی کچھ نہ تیری لائی ہی نشانی کچھ
کہ بہلا لیتی دلکو بہلا دن ہی ایسی جینی سی تو مرجاؤن
اپنی چھاتی کو کب تلک کوٹون نکلی دم تو عذاب سی چھوٹون
کبھی میں مار رہتا ہوں کبھی ٹک جانسی کھتا ہوں
گر گذر وہاں تیرا ہو تک صبا دیجیو یہ پیام حسرت کا
بیکسی ہم جو فرقت کر بیٹھے ہو کچھ خدا سی بھی اپنی ڈرتی ہو
جاں بلب ہوں نہ اپنی جو بیدرد کیا غضب ہے کہ پوچھتی نہیں تم

اب اگر دیکھے ہی ہے ذو حجب ... ابر نہانے ... ہے دیکھا نگیا

مثنوی در شرح ...

جو سخن باران ہی کیا جب ہی اگر ... ابر جسے کا عذب ہی خود بجرد ہو قمر

یا الہی یہ ... ہی یا طوفان ... غرق ہوتی تھی تمام جہان

ہر طرف سب جھٹا ہی عالم اب ... اب بر جکی جہان مثل حباب

کوئی دن مینھ کی جو جبھ شدت ... سارا عالم غرق رحمت ہو

کرہ خاک تو سبھی ڈوبا ... کچھ بہے جلنا نہیں ہی ہشوا

کوئی صورت نہیں ہی جب کی بیا ... شخ ابی بینے نکر انسان

زمان سبکی ہو گئے مضطر ... کشتی ... کا ہو کھوا

سو یہی پانی بھرا ہی سبکی ... تہلک ... اوج

سچی ... کچھ نہیں اسباب ... می بیٹھے ... ذرہ یہی جا ... ڈوب

سبھی دیا ... طوفان جہان ... جیا

موج دریا ... طوفانی ... ایک طرف زور ... باران

... سوکھا جس ... کوہی کی ... ہوا ... بحر ...

... غرق ... ہلک ... کی ... کہنا ...

یا اب

پانی کی کثرت سیں پھیلا سا جی — کھیت ہیں پانی بیچ ڈوبا سا جی

جہاں و جہاں تو کیا ہیں اوسکی جھڑی — ایک ہی ہو رہا ہیں جل جل جہاں

پھٹنے اولوں کا کب کہوں احوال — جھینیں جھڑتی کی ہو گئیں غربال

جو گھڑی [illegible] بیچ لپٹا ہے جی — جاتی ہے سر پر مینہ برستا ہے جی

رعد کا شور سن اوٹھی یکبار — دیکھتا تو گھڑی گھڑی [illegible]

سیل [illegible] کی تا گنجی دیکھیں — ہو گیا ہے ایک آسمان و زمیں

بلکہ بالسیں بھی موج برای بالا — آسمان بہتا ہی کشتی و لا

اس قدر ہو چھوا ہے آب پانی — یہ بھی ہو جائے کشتی طوفانی

سایہ الذی بھی غرق آب ہیں سب — چشم عاشق ہیں دیدہ کوکب

ہو گئی تا بر عدم کی تن [illegible] — ملکوں جا سکے ماہ سیں ماہی

چرخ فلک بہو بحی جاو محیط اور شط — نفس طاہر ہی تیرتا جوں بط

کیکہ سنا ہوا اناج کا بھاو — گھر کی گھر سیانی تو ہو گئی سنہرا

جیو کا سو انکاج کہا وی کیا — مرد و بیچ نکلے [illegible] لا وی کا

ییک سب گشت غربی و شرقی — ہم سہ غالب کہ ہو گئی غرقی

دانی و دہقان اسی [illegible] — [illegible]

کھڑین اوسکی تہہ بند را ہی آج — نا مکین حاکم لگا جیا بو قبیہ خراج

جب مو دیکھی سب اوجاگا سلف — نا تہہ مین لیسکی تو لینی خالی باشت

کتنی اول بند بی جین اوسکی بکر — بوا لکا ہل کو دون کا کیا بتہر

نان پانی کا کہر سجے ملوا بند — نکلی سبے اب تو تنور سبی پاسند

دو کی سبجے کہ بچ دو لا سے — نان دیجو لکھا سنے کہہ اسے

ستون کی خوب دن لگذری جین — نا لی بھی بی کی پیٹ بھرنی جین

کہنی جھونی کر کی جسم اپنی بہتر — خشک نہالی اسپین ستی بہتر

بانی سیلے کون بول بی ڈھنکا — نہنی ہی کا نٹرکی تلے کنکا

رو کی کہنی لکا یہہ حلوا سے — میری بہنی سبکے بیج رہا ہے

اودر ہمکو ملی گیا کھون حالت — عند رکہا تہا ہوکیا سرب

کہان ہنسی کہ یہ صبح ام لگاون — نان یکنہ ہتہنہ کر سبیل پلاوُن

ورس ہوا کی بی کچھ نہین تغییر — ہوئی ہی بعض نام کو تا خیر

برف کی مانع نہین تہی کم ظرفی — باد کی سلکنے کہنل کبے برفیا

کنہو قصاب یہہ بیشا دسے — لرزی بلانی ہی کرکی یون مارہا

ایک تو شہا ہی انند ابد مین — لرزش بہس مین ہا ہو ہی [illegible]

بہالوگی

پہونکتی پہرتی ہی جنگل کی کانچ　　نہیں لگتی سیہ دیکھو نکو اینچ

بلبلی چہوری ہے سنہ نرکاری　　اب جو ہانڈی بہر گئی ساری

گوشت جربی سب اب کہتا ہی　　دیکھا دم بدم او بلتا ہے

کس طرح ہانڈی پکے بس کہا دن کو　　کیا تمہیں راہیں سر جلاؤں کی

لکڑی والی کی کیا کروں تقریر　　مر گیا منہ کی ہانہوں سر کو چیر

جتنی تہی ان نوکری [illegible]　　لئی پہرتی ہیں کاندہی پر تیشہ

نوکری میں سنکتے ہی برسانی　　کچہہ نہیں بنت انکوں اپنی

جہوں لکڑیاں دونی مقدور　　یا بنی مراج ہوں یا مزدور

[illegible] بارش ہی دوکان سبہی　　بہیجی کیا خاک لکڑیاں کیلی

کہوئی اس رت نی سب ہنر مندی　　رہ گئی ہی مگر چہپر بند سے

اب جو جنگل کو کوئی جاتا ہی　　ہی کہتا وہ سکہنہ کو آتا ہے

کیسی برسات اس برس آئی　　رنڈیاں ہو گئی ہیں ہمسائی

اور مسافر کا تو کہاں ہی نباہ　　منہ کا فضاق ملم تا ہے راہ

رہ نوردی کا رسم و طور رہا　　گھر سی جو نکلا وہ وہیں تہو رہا

ناؤں کس کا چلی گزر جو سنا　　پہرہی کر خضر راہ بر ہو سبہ

کشتی میں بھی بیٹھا ابید ملاح | ہیں لچکتے [redacted]

بھولی زاہد بھی اب خدا کا نام | یا خدا سے پڑا ہے اونکو کام

لگتی پھرتی ہے جنگلی ہی اوقات | تھم لوٹا کہیں ہے یون ہے برات

نجھ میں تو اسقدر روانی ہے | پھری تو نیری یا بہو پانی سے ہے

ہو گی نقاش دمبدم بیتاب | ہی میرا تو نقش ہی بر آب

کھینچون گر ابر موسم باران | اوڑیگا جدولی صفحے پر طوفان

بادہ نوشی کی بھی ہے تی خراب | پانی سے بھر گئی ہے خم شراب

پانی بھر آئے منہہ میں بھی جو ہل | ہی صراحی میں گھر یہ قلقل

سبز گلزار بھی ہے بی جا جل | سبزہ بھی کھڑا ہے پا در گل

کو کلو لالہ اور کہان نسرین | کف دریا ہی جا بجا گل چین

ایک فوارہ کا نظارا ہے | کہ بگڑ و گل ہزارا ہے

شادی کرتی ہین اب جو اہل دوول | رعد کا شور ہے بجائے دھل

کب چراغان دہان جلتی ہین | گھر میں جگنو کبھی چمکتے ہین

کھیلنی کی جا نہیں پکانے کو | ایک پانی تو ہے نہانے کو

دیکھو تو شب کو تو بنا ہے عجب | شور رہ جو ہوا ہے یہ دھوم مچا ہے جب

هو برائی نظر ہوئی اتنا ہی — جو نہ مسافر کوئی بنانا سیکھے

گھری دولہن سو کہ کی مصیبت — ہوئی جانی سے شرم سے پانی

اوجہن کی جان ہی نثاری — اونکو مردا ہی گہر میں ہی بہاری

کئی پایہ میں [illegible] کی ماٹی مل — قریب ہوگئی ہی کل در کل

منہ سے سارا جہان خراب ہوا — مرنا جینا سبھی عذاب ہوا

عیش اور عمل کا کام ڈوب گئی — شادی اور غم تمام ڈوب گئی

جرات اشعار ہوں سمر بیت — کہیں دفتر نثر کریں مہمات

ورسی تیکی سے مختصر ہوئی
ہمسی نو اور شعر مختصر ہوئی

حالنامہ حضرت [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم



زحل مشتری مریخ شمس زہرہ عطارد قمر

جل ہر گہ ہجری انکشت فی الحال ہوا [illegible] کا احوال

[illegible] مخالف ہی [illegible] [illegible] اسکی تجکو

[illegible] ہی رہتی ہی کا [illegible] [illegible] انکا ہی جسکو جا [illegible]

[illegible] ہو نمودار [illegible] قبل ہو باد [illegible] [illegible]

[illegible] روز روشن کا ہی [illegible] [illegible] ہی اور آمداب [illegible]

[illegible] ہی [illegible] تا سے اکثر [illegible] کا [illegible] ہی اکثر

۱۰۱

توجہ کا دولت ہووی یا ہی تو شتاب
کہ جنی کر کی دو اقرار تجھ سی
رہی کا چند روز احوال اس طور
کبھی نا خوش رہی کچھ اور کبھی دولت
ملا تس نوکری بیچ کر رہی چیر لت
کسی سی کر موئی ہی پیچھہ اولی
الکمی خواہش ہووی فرزند
غرض یہ [illegible] ہیں پیسان ہو نہ اب کچھ
جو فرزند ہووی بہتیں اور دشمن

کہ ری ہی دشمنی کی تجھ سی دو بات
کب اتفاقاً وعدہ یار تجھ سی
پھر اسکی بعد اتفاق ہوگا کچھ اور
مرض ہو کچھ تو اوس سی ہوگی فرصت
توقف سی تیرا دل ہوگا شادان
پھر اوس سی بھی ہووی گی صفائی
بہ چراغ [illegible] ہی دل ہوگا خورسند
تک اک عمر سی ہاتھہ اوٹھا اب کچھ
تصدق اپنی بر سی اور خوش باش

پڑی جو ستری پیر سیری انگشت
یقین ہی یہ کہ گذری اب خوشی اوقات
جو تجھہ دوست ہوئی مدت سی تیری
ہم ہی جو کچھ ہی سو جاتا رہیگا
غم اور دلاوری [illegible] ہو پیدا

ہزار اور بکھا تیری ہاتھہ بخت
کسی اہل دول سی ہو ملاقات
مقرر وو کری پیش کر ہی بھر آئی
یہ رنج و تنگدستی تو سبہی کا
بسر ہوگا سعادت مند تیرا

نبض ہی ہات ہے اوس کا منحصر
کہ جس کے نبض بحرانی پایا بہتر ند

خدا نا خواستہ گر کچھ الم ہے
تو ملنا جانی کا کیا ریکا غم ہی

مشوش دل اگر رہتا ہے اکثر
تو ہوئی علاج خشنودی منحصر

غم دوری ہی ہا جی اور ہے کچھ غم
تو پھر کچھ ہے غم کھاتا ہوتا ہی محکم

اگر کچھ ہو کیتی ہی شی ہنری کم
تو مکری آپن سکے سب ہے درد و غم

اگر جھگڑا کچھ اس سیتی ہوا ہے
تو ہوئی صلح خط لا اسکا کیا ہے

نہو کا اب دروں بکت سیتی
اگر باہاں کھردرت بکت و مستی

بادہ پانی سبی ہی منفرار ہے
تو ہا نشاد و ملکی کچھ اچھا سواری

جو غم ہی ہر جی تو خوش ہونگا دل
غرض یا کل مقاصد ہونگی حاصل

ہزاروں بحثنہ اسنے برسی
جنی کی ڈال جو ب زرد تو دی

لگو انگشت ہنری یا نکت و نغد
سپہری موج ایک جون مہ نو

بدیمن رفتی ہمگر جی سی اکثر
عدو خونخوار ہی کوئی منحصر

نحوست کی جی ہی بار نحسکہ ایام
ہکر جاتا ہی جلی ہوئی ہرکام

درون سینہ دل رہتا ہی منقلب
کہ وضع پالی کچھ ہے بی منقلب

ابر

ایک دن تنہا بوجی کا دلکو دن رات غرض ہی بادر سنی سبی اب اوفات

یکایک سنی ہی یہ جا ہی کہ تری تمھو کوئی نوابی سبی نکڑی لی

مگر توہتا ہین رہنی کی حالت گئی دن بعد ہوگی اور صورت

سنا ہی یا جیسی ہوئی ابہر سی کر لیکا دو مفسر دو نسبت کبری

ملا کی یا ہین تما تجکو حاکم شادی کا ہین تما تجکو حاکم

ضعیفی جیسکی لودر نا تو انسی کر لیکا تو بہی جندی حکم رانی

یہ سن سنتے ہی دل ہو کا خوشحال تقسم با نسبہ با اور کہہ حالی

نظر آئی ابہی ہون تیری اب اطوار کری تو خانہ تو کو سبنی تیار

مگر جلدی ابہی ان شونسی نسی سبہجی یہہ دیکہی بعد تمکو خوشدلی ہی

نہ تیری جان دکہہ پائی رہیگی مگر کچہ شونسی سہجی جاتی رہیگی

عدو سن کی دل ہوا اور کوئی سب پسند ور سجا مشکل کو کرنا ہونہ رنجور

تیری ہشتی پر تیری کرنا انگشت حراسان ہونہ دل تو مت ہین دہر انگشت

مگر مدت ہی خدم ای اجی سہ تجکو نت کام ہین کر جائی ہی یہہ

یہ سلطان الکو الکنٹ بیہہ جو رسید خدا جاہی تو بر آوی ہر امید

حرارت اسمیں اتی نیں ہی زیادت / عوض ہووے بلغم غالب حرارت

مخالف کی ہی ہونے کا ہی خطرا / طبیعت سیتی ہووی جھگڑا بہی ہی

تعلق کر طبیعت کا نہیں ہو / تو درد معشوق اکثر خشمگیں ہو

ہمیشہ برزخی یو ہیں یہ احوال / خدا کی فضل سیتی ہو ہی خوشحال

کہیں سیتی جو شنیدی کا ای پیغام / جو تک اسنوز جادیں دوا یا دم

مخالف غلبی ہا ہووی آزار / خدا دیا تھی تو ہووے دفع یکبار

جواہر پاکی نہی دل ہووی شادمان / تعفن نقل بلغوت زرد جان

کری جو اندرای نفند خونی / تو لازم سیر نبض بلغم سے ہی روئی

بہر کی دلمیں تجہہ جو ہی شراکہن / تو ممکن ہاتھ ہاتوں جدا البتہ ہو

جو اسمیں ہو نہی ہووی کنارا / عوض مطلب جو کچہہ ہی سو مرادیا

بہ بسیلی دور یکشنبہ میں کا لگا / کہیں کردو دہ تو نہ دف دیا کر

منظم اب جو ایک نشہ لائی / تو فیض عشق سیں دل کا تمکنو ہی

تم عشرت سیتی نہ ہو ذکا ہی کوش / جلاشی اور فوری ہو کی ہم آغوش

عدد جو ہو کا سو پنچی کا ذلت / کونی ایمو ہوا سیں پا کہ عورت

رکھیں خواہش اول بیت ملنے کی
طلب شخص کی عورت ملنے کی

نہ ہو ویکھو جو ماہی ہی جب تبرا سے
ملنے کی نور کہوری یا کہ نفسری

کہ [illegible] ستے ہی جانے لیکھا
ہوشنی کی بات کوئی آ کہی تھا

تو ہی نقصان حسنی جی کہ جیسے عشق دل
کہ ہو کا نفع اعزدن اوسی حاصل

جو ہی امراض علو سی تجے زرار
تو صحت اوسی ہو جاو یگی یکبار

کوئی خواہ سہرا ہو جانکہ عورت
کہ یا ہو کا کوئی امرد کی صورت

تو ضرر اوس پہ ہوے نفع حاصل
اگر اب شوئی شمکین انبار کہ دل

کرن کی شد چہاب نیک خوبی
ملنے کی عورت زنا صے کوئی

ملنے کا سب طرح کی تمکو دولت
کہ ضدی جی محنت اور شغف

اگر کچہ کشف ہما ران کو کر لیکھا
تو پہر دولت سے ہی پہر اپہر لیکھا

مطالب جو کی ہی اب ہونگی حاصل
مقاصد جو کہیں اب ہونگی حاصل

بروز جمع کام ابتا کیا کر
کہ صدقہ ہو نمک اور روغن دیا کر

عطارد برشہ اکبر کلک آنکہ
در علم انکا نبو با نبہ یک سخن

بکرا ندکی توقف سے ہو ہر کام
درستی پر مہلت ہو دی ایام

موقوف ہو وصلت کا [illegible] اہل نو بسر | رہے جسکی خاطر [illegible]
محبت ہو ولیکن [illegible] | تو وہ بھی ہوئی [illegible]
اگر ازار رہے [illegible] لکھا تجھ [illegible] | نصیحت اور سبھی ہوئی [illegible]
رکھی سب جو خواہش فرزند کو [illegible] | خدا دینگا سبب بھی تجکو [illegible]
اگر ہے چند روز ایام ہی سخت | ولی ہو وینگا رخشاں کوکب بخت
کہ کوئی مرد قابل مہربان ہو | کہ جسکی گھر میں دولت بھی عیاں ہو
ملا کر ہاتھ دے دیکر [illegible] | غلط جو تجھکو [illegible]
کہ [illegible] اپنے گھر کا تجکو [illegible] | جہاں [illegible] ہو [illegible]
مسافر کا اگر پوچھے سبب ہے آنا | تو چلکر پھر وہیں ہی اوسکو جانا
تو وقف سے ملکر اونکا کچھ پاس | [illegible] منزل پاس ہی
اگر ہی خواہش محبوب تجکو | ملیگا وہ پھر اسلوب تجکو
جو کچھ ہیں [illegible] مشتری اور مطالب | تو تفکر سے دو حاصل ہونیکی سب
دیا کر فاتحانی یا رجہ اور | [illegible]

تفسیر برج مشتری جی انگشت [illegible] | [illegible] عشرت دکھائی

بنا الصحت جس پہ بارا / بہر وہی کام ہو گا اسکا را

نصیحت ہی ہو کبھی باری امارت / نتیجہ کیا ہی کہ ہووی فرار رف

تاسف جلد ہو گا دفع تیرا / رہیگا ورنہ غم ہمیشہ غمی گھیرا

کسی درویش کا شاہد ہوا تھا / بتادی تجکو حاجتمندی کا ستانا

کری سودا اگری لا نفع ہووی / مگر دریا میں کچھ انبا ہی کہووی

اگرچہ آج گل دلکو نہیں گل / ولی کل دلکو ہو کی آج ہی گل

مسری منزلہ بیسات تجکو / بچاہی احتیاط اب اب تجکو

اگر ہی خواہش فرزند ہو گا / تو اوس سی فرزند سی خورسند ہو گا

ملیکا جسے لقا محبوب کوئی / کہی تجکو ہی یہ خوب کوئی

اونہا دیکھا اگرچہ کوئی نشانہ / یقین ہی یہ کہ خود ہو گا پشیمانہ

اگر وحشت سی کچھ ہوتی ہی گاہی / تو یہ ہو گی بعد از سال ماہی

بتادیکا نہ جاہ و مسجد و باغ / نہ یہ حسرت بنی ہو گا الہ انسان داغ

مگر لازم ہی تجکو حق پرستی / کہ تا حاصل ہو سب تر قید ہستی

یہ سن لی تو دستیہ کو ملاکر
نرنج اور گوشہ زبان صدقا دنا کر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ شکل ہی تیری جانی سجائی بت دلخواہ — نہ اپنی جینے کی مطلب نہیں توقع آہ

پھرون در بدر کہو کہو بحال تباہ — زبان سی نکلی ہی ہر دم یہی ہی آہ

ز رفتن تو من از عمر بی نصیب شدم

سفر تو کردی و من در وطن غریب شدم

نہ بہی کا ہیں جیں سی بیٹھا جاتا ہے — ہجوم غم سی نہ وہ دم کا آنا جانا ہی

برا [illegible] ہی للہ ناجی | اور اہ لب پہ ہی شعر عاشقانہ بھی

ز رفتن تو من از عمر بے نصیب شدم
سفر تو کردی و من در وطن غریب شدم

غم ای دل ہے بسا لی تنہا ہو صبر کی راہ | ہجوم غم سے چلا جی بھی آہ کی ہمراہ
نصیب اون مجھی کر [illegible] ہوئی شام و پگاہ | کہ جیسے کوئی مسافر پھری بھٹکتا راہ

ز رفتن تو من از عمر بے نصیب شدم
سفر تو کردی و من در وطن غریب شدم

رفیق جو تھی [illegible] سارے | دل اور میں ہوں سو دونو بچاری دکھیاری
[illegible] ہوں ہر دم بھوکی خواری | [illegible]

ز رفتن تو من از عمر بے نصیب شدم
سفر تو کردی و من در وطن غریب شدم

ہوئی ہی مجھ پہ میری حالت عجب ہے ظالم | کہ جیسے ہو کوئی بیکس غریب ہی ظالم
غرض [illegible] ہوں غم غریب ہی ظالم | تیری جدائی تو مجھکو نصیب ہی ظالم

ز رفتن تو من از عمر بے نصیب شدم
سفر تو کردی و من در وطن غریب شدم

زبسکہ دھیان جو ہر مشا ہی تجھی دلبرین   تو جسم بیجان ہی بر [illegible] ان لنکرین

بڑا پھرون ہون سدا اشکل سیاہ کرین   لبون پر جان ہی اور دا ہی مضطر بین

ز رفتن تو من از عمر بی نصیب شدم

سفر تو کردی و من در وطن غریب شدم

کہیں جو اب نہیں آتی ہی خبر یا شکل نظر   تو دل کو کل نہین ہی غم الم ایسا ہی ہو ٹون پر

پھرون ہون تب پھر یہن ادھر یا ادھر ادھر کا ادھر   ملیجہ تنہا ہین یہ کہتا ہون یا در و دیوار

ز رفتن تو من از عمر بی نصیب شدم

سفر تو کردی و من در وطن غریب شدم

بڑا جو تیر یہی ہی سینہ مین یہ ہجر بد   تو چین سی بیٹھین پھر نہ ہی کا کیا مقدور

قریب ہے کہ تجہ بن پھرون ہون سبی دور   نہیں خدا ہی پر روشن ہی ای بت مغرور

ز رفتنی تو من از عمر بی نصیب شدم

سفر تو کردی و من از وطن غریب شدم

نہ تجہ بغیر ہون ملکان مین تو کا فرہون   جو چین سی ہون کوئی ان [illegible] فرہون

ہنون جو شیشہ رو جہان مین تو کا فرہون   رہا ہون اب مین ایجان مین تو کہا دو جہان

ز رفتن تو من از عمر انی نصیب شدم

سفر تو کردی و من در وطن غریب شدم

ستم نے جب کی کیا تو بھی جدا ہم سے
تو پھر جفا یہ ستمگر کیونکہ مبتلا ہی سے

تڑپ سے دل کی میں ہر ناہوں جا بجا ہی گے
کہ جان سینے نکلتی ہے میری بے صدا ہی سے

ز رفتن تو من از عمر بی نصیب شدم

سفر تو کردی و من در وطن غریب شدم

عجب ہے کیا تیری جانے سے کر ہوا یہ جہان
سرائے تن سے میری کاروان عمر روان

مدام سینہ ہے چاک میں ہے شور و فغان
کبھی ہے شکل جرس سے بہی دل نالان

ز رفتن تو من از عمر بی نصیب شدم

سفر تو کردی و من در وطن غریب شدم

جب آئی تیری وہ یاد و رشک قمر
خدا ہی جانے کہ جاتا ہوں نت چلا میں کدھر

پہاڑ ہجر ہی ہے رات کہہ ہی گہر میں سفر
رکی ہی سانس تو کہتا ہوں ہاتھ مل مل کر

ز رفتن تو من از عمر بی نصیب شدم

سفر تو کردی و من در وطن غریب شدم

ترا یہ ہجر جو مجھ میں تجھی فسوں ار ہیں
تو صبح جو ہنستی یکیں تو روز شام کہیں

ہے یاد کہ وہ جس جا ہے جل بیٹھی ہی تو دھن
سو شغل کا خیال جیون تجھ بغیر میں غمگین

ز رفتن تو من از عمر بی نصیب شدم

سفر تو کردی و من در وطن غریب شدم

ہوئی ہی بعد تیری جانی سی ای بت ہائی | کہ ہاری جان بھی بیاری ہے درد فرقت ہائی
لگی ہی جیسے وطن مسکو شام غربت ہائی | بس اب تو مجھ پہ بھی درد زبان حرات ہائی

ز رفتن تو من از عمر بی نصیب شدم

سفر تو کردی و من در وطن غریب شدم

رس امر سے نہ ہی تو مجھکو بتایا ہی سخت حیرانی | سفر کرنے کی ٹھٹی ٹھی وطن بات کیا ای
تیری جانی ہی بس جاتی رہی انکھو سی بینائی | لگا تا جاون کرون کیا مجھ نورائی شوخ ہرجائی

مسافر ہو گیا تو ہی مقیم کنج تنہائی

تیرا ہنسنا وہ یاد آتا ہی کیا دل کہول کر روتا | کبھی کو خوب میں دیکھا جو روتی رات تک سوتا
کہیں ملتا نہیں ہیں گرچہ ڈھونڈا سب ادھر جوتا | نصیب ار ملکی کچھ نہیں ہی سانسہ بس کویا

مسافر ہو گیا تو ہی مقیم کنج تنہا سے

کبی طاقت تیری ایسا نہ اب جان کہیں نکلوں | نہ اوشہ کر بیٹھا ہوں نہیں پہرتا ہوں نہ ناگہون
برنگ شمع ہر شب میں فرقت سی جلتا ہوں | اسی حسرت میں جون شعلہ کف افسوس ملتا ہوں

مسافر ہو گیا تو ہی مقیم کنج تنہائی

کبھی جو جوش آتا ہے کبھی تھمتا ہے سیلاب
کبھی سر پیٹ کر دیتی ہے کہ جاؤں تو کہاں جاؤں

تو رحمت جانے کہیں تو یہ عیش آباد ہے بہار ہی
الٰہی کہیں پہنچا کبھی یہ بیڑہ بیٹھی کہاں جاؤں

مسافر ہو کیا تو نے مقیم کنج تنہائی

تیری چاہت میں یا پھر جو تو نے ڈھائی بہار
عدم کو بھی ہے جو جانا رواں اٹھائی پہاڑ

مجھے منزل جو جگائی یار تو نے واہ ای بہار
ہلوں کیا خاک کہ بس مجھ کو بٹھا کر ڈھائی پہاڑ

مسافر ہو کیا تو نے مقیم کنج تنہائی

سفر کرنے لگی یہ جی کا دل جو چھین لیتی سپاہی
ردا ہے چہرہ داں اشک چشم برسی ہے صباحی

جو دل سی پوچھئے کہ بہتر اساز بیت منصب ہے
نہیں ملتا کسی کو یہ کھوکھلی جاہی زیادہ جی

مسافر ہو کیا اپنی مقیم کنج تنہائی

ستمگار اجب سے تو ایک رنگتی کا اپنا عادی
سفر کا دل کر بھی تھی جگہ بستر آیا ہوا دم ہے

اوری جانی جہتی ہو بس ادھر ہو کر آپ اپنی محرم ہے
مقبر از سی کوئی نہ ہو بس ہی نہ ہمدم ہی

مسافر ہو کیا تو نے مقیم کنج تنہائی

کبھی دیوار سے جوش جنوں میں سر دے پٹکتا ہوں
کبھی چہرا بہر دلبر میں در دروازوں کو تکتا ہوں

کبھی یہ حال ہوتا ہی کہ گویا بس بہکتا ہوں
کبھی تنہائی میں اپنی یہ سودائی سا بکتا ہوں

مسافر ہو کیا تو نے مقیم کنج تنہائی

کہتی تھا میں بہین گھری کھڑی والون کی سر [illegible] — لے لیجی الٰہی کہی اور غفلت بی نہ بایان

کہی جب بہ بی کہ تا میرا ہو جاتا نہ [illegible] — اگر کیا بہون [illegible] مجھے ہیں درد [illegible]

ساز ہو کیا تو نی منعم کنج تنہائی

نہ اوڑھتا ہون بچھونا اس طرح بستر ہی پر بلبل — ہنسی یا منہ بہ ساغر ہو جنت [illegible] مشکل

کہاں ولین مقام امید [illegible] طاقت [illegible] کہنی رابل — نہ تر بہون کیونکی شکلی [illegible] ای فاتہا

ساز ہو کیا تو نی منعم کنج تنہائی

جب تا بہ اپنی بی جاتا دیکھنے دستی تکیا — اور بعد مجھے یہ کیون ہوئی جو تیرا ہمسفر ہونا

جہری تیر بادہ پی جب [illegible] نہیں سونا — اکیلا [illegible] یہ رات عون رونا

ساز ہو کیا تو نی منعم کنج تنہائی

تیری جانی سبھی ہی دل بہ تیری مضطرب اور رونا ہی — الٰہی درد ہی غم ہی فزون تر اور رونا ہی

تر بہ [illegible] جانب بی روانہ رونا ہی — ہمیں [illegible] کیا زبانی برادر روتا ہی

ساز ہو کیا تو نی منعم کنج تنہائی

[illegible]

ہوتی [illegible] اپنی ہمسایہ [illegible] — نہ دیکھ مجھی اپنی دیتی نہیں دکھلائی

پہرتا ہون [illegible] جو [illegible] سودائی — کہتا ہون یہی رو رو ہر لحظہ ہائی شیدائی

ابی بانہ

ای بادشه خوبان داد از غم تنهائی
دل بے تو بجان آمد وقت است کہ باز آئی

کیا اپنی لکھوں حالت میں ہجر میں ہوں جیسا — جو دیکھی نہ سنی ہو صورت منہ اپنا وہ بسری ہے
غم رنج و دکھ کیا پاس مرے لب پہ جاں آئی ہے — مشتاق ہوں میں اور ہجر غم کا مجھی کو گھیرا ہے

ای بادشه خوبان داد از غم تنهائی
دل بے تو بجان آمد وقت است کہ باز آئی

بے چین ہی جی میرا دل پہلو میں مضطر ہے — تنہائی ہوں کلیجہ کو زانو پہ دھرا سر ہے
اور طبع کو پوچھو تو قیامت کی نزع ہی — تھوڑی درد سر اپنا اور ہچکی زبان پر ہے

ای بادشه خوبان داد از غم تنهائی
دل بے تو بجان آمد وقت است کہ باز آئی

جب دھیان میں لاتا وہ الفت کا تیرا آنا — مشتاب پٹی ہر نا اور درد کی گھبرانا
کہنا جلنے دینا کر میں مارے رہنا — کہتا ہوں کو دل اپنی جھڑ جھڑ کی پہ جلانا

ای بادشه خوبان داد از غم تنهائی
دل بے تو بجان آمد وقت است کہ باز آئی

میں ہائے تو نہیں دیکھی ایسی کوئی بیمار سے — سیج بھی رہی عورت بی ...

بن دیکھے تیرے مرے عزم خون پیسے بھی ہوا کیا / اجاتی ہے ... ہوں ... سودا بری

ای بادشه خوبان داد از غم تنهائی
دل بی تو بجان آمد وقت است که باز آئی

جلوہ سے تیرے انکھیں بھی کہتی ہیں جو آباد رہی / سو جان ... ہر دم ... بھی برباد
کیا چاک ... ہو دلکو میرے شاد کیا / اب چاک گریبان کو کہتا ہوں میں فریاد کیا

ای بادشه خوبان داد از غم تنهائی
دل بی تو بجان آمد وقت است که باز آئی

دل ہو رہے ہیں پہاں تنہا جس دن سے بچھڑا ہے / بس ... دل کی ... نہیں یارا ہے
کچھ بات نہ کرنے کا اب مجھے یارا ہے / ہوش ... ہوں ... شمار ہے

ای بادشه خوبان داد از غم تنهائی
دل بی تو بجان آمد وقت است که باز آئی

نالاں رہے دل کب تک پہلو میں میرے جینے / ... صدرے ... ہیں کردے ...
کیا مفت میں بیچی جانا ... بن ... / فریاد ... میرے ... غم دریا

ای بادشه خوبان داد از غم تنهائی
دل بی تو بجان آمد وقت است که باز آئی

۱۰۱۶

مرجاؤنگا ہجر میں تیری اچھا نہیں یہ جھگڑا ۔ صورت دکھا یار اب کہ جاتا ہی جیو میرا
افواج ستم نی ہی اب دل کا مری گھیرا ۔ کہتا ہی بصد منت یہ بھی یہ گدا تیرا

ای بادشہ خوبان داد از غم تنہائی
دل بی تو بجان آمد وقت است کہ باز آئی

تنہا ہی تو ہوں غافل کیا بخت تغافل پر ۔ یہاں جان نکلتی ہی اپنی جاتا ہی دل مضطر
اب بھی ستم مت کر تک اپنی صدا ہی دو ۔ از راہ تلطف کے جلد سی خبر آ کر

ای بادشہ خوبان داد از غم تنہائی
دل بی تو بجان آمد وقت است کہ باز آئی

آ ہو تجا ہی وقت اپنا کر اب بھی تو ہمراہ کے ۔ تو خواہش دل اپنی مشتاق تیرا یادی
اب ہو چاہی وقت اور باتیں بہت رہ جاوے ۔ تنہائی غم کب تک دلکو مری تڑپاوے

ای بادشہ خوبان داد از غم تنہائی
دل بی تو بجان آمد وقت است کہ باز آئی

جرات تیری فرقت میں ہی سخت ستم سہنا ۔ ہر ایک مژہ تر سی ہی لختہ خون بہتا
تنہائی میں رہتا ہی جب کا ہی ترا رہتا ۔ پڑھتا ہی تو یہ پڑھنا کہتا ہی تو یہ کہنا

ای بادشہ خوبان داد از غم تنہائی

دل میں تو یہاں امید تحفت است کہ بار الہا

نہ اتنی اوسکی حکومت ہے مجھکو یہاں ہلای | نہ اچھے ہیں جابنکی وہاں ہی قدر بچے
بڑی تہ ہیں ہیں اب جا ہمیں بیچا بولای | عجب طرح کی مصیبت ہی کیا کہوں بتلای

ملاپ کیونکی ہو دونونکی دل قفس میں ہیں
جنہونکی پاس ہیں ہم وہ پرائی بس میں ہیں

نہ اوسکی یہاں ہی جانی کا اب جی نہ ہمارا | نہ کچھ ہماری ہی یہاں نہ ہی اب وہ سہارا
کٹی ہی رو رو کی ہی دن جدائی میں سارا | غرض کہ ہم دونو بنی ہی اب کہیں مارا

ملاپ کیونکی ہو دونونکی دل قفس میں ہیں
جنہونکی پاس ہیں ہم وہ پرائی بس میں ہیں

عجب طرح کی مصیبت ہی اب تو ای ہمدم | سر شک خون بہاتی ہیں دیدہ پر نم
جگر پہ داغ ہی دل پر الم ہی جی پر غم | اسیر ہجر کی ہیں مدت سے کٹتی ہیں ہر دم

ملاپ کیونکی ہو دونونکی دل قفس میں ہیں
جنہونکی پاس ہیں ہم وہ پرائی بس میں ہیں

عجب طرح کی یہ بیکسی ہی ہائے ہم جہات | لگ رہی ہا لی یہ نہیں ہمیشہ کرکہیں ایک بات

بالہا

جو کوئی کہ ہو عزیز ملاقات سے جو حرف عمر از وفات | ولیکن ان دو ملکوں بیچ مشکل ہی اب یہ نوبہار برات

ملاپ کیونکے ہو دونوں کے دل قفس میں ہیں

جنہونکی بس میں ہیں ہم وہ پرائی بس میں ہیں

بڑا مزہ ہو جو مل کے اب اپنے گھر میں تنہا جائیں | قفس سے چھوٹ کے اب احوال ہی ہمارا آہ ہائے

بیان کیا کریں گذری جو ہم پہ دل پہ کیا کیا ہائے | جو جور کیجئے تو جور چرخ جہاں سے جا جائے

ملاپ کیونکے ہو دونوں کے دل قفس میں ہیں

جنہونکی بس میں ہیں ہم وہ پرائی بس میں ہیں

خوشی سے رہتے ہیں یکجا ہم اور وہ دلدار | عجب طرح سے گذرتا ہمارا لیل و نہار

نہ کیونکے ہو دوری یہ بلا زندگی سے اب بیزار | کہ اب جو چاہیں ملیں اس طرح سے ہو دشوار

ملاپ کیونکے ہو دونوں کے دل قفس میں ہیں

جنہونکی بس میں ہیں ہم وہ پرائی بس میں ہیں

جدا نظر سے جناب ہی وہ یوسف ثانی | تو آہ کیا کہیں ہی سخت ہمکو حیرانی

نہ رشک خون کی ہی چشم تر سے طغیانی | غرض محال ہی ملنے کی یا فرصت اب یابی

ملاپ کیونکے ہو دونوں کے دل قفس میں ہیں

جنہونکی بس میں ہیں ہم وہ پرائی بس میں ہیں

رہا نہ کل جی دریا رملک جیتی غضب | نکلی ہی دل سی عیان نعرہ و سکون ہی نوحہ صفت
حرم کی مصیبت بولی بیبیون سی | المدد جی جیتی کلا بیبیون بین بلک ہو ساعت

اب بیبی نی جو کلام کیا وہ لکھتی ہیں

سنبھل کی بیبیان ہین ہم وہ بیبی کی بلائیں کہتی ہیں

ہی غم فرقت بہ حالت تباہ | ہو ٹیتی ہی کہتی ہی کدہر شاہ ذی جاہ
دمبدم چارون طرف کرکر نگاہ | جیسکی جیسکی بس یہی کہتی ہیں آہ

کدہر سی اب جاوین کہان ہم کدہر کی
جنکی گھر جلی تہی وہ لٹ جا کی

اوٹھ گیا او سٹی کا پیارا کیا کرین | ہم عجب حال ہی ہمارا کیا کرین
کیون کی اون بکس ہو گذارا کیا کرین | بیقراری نی تو مارا کیا کرین

کدہر سی اب جاوین کہان ہم کدہر کی
جنکی گھر جالی تہی وہ لشکر کی

کنج غم مین دیکہ کر ہمکو غمین | گرچہ سمجہایا بہی کرتی غمگین
کدہر سی کیون آؤ کہ ہم کہین جانی نہین | تم نہیں تہی جب کہ ہم آئی یہین

گھر سے اب جاویں کہاں ہم گھر گئے
جنکے گھر جاتے تھے ہم وہ نکل گئے

جنکے غم سے سینہ پر ناسور ہیں | دل جگر جیسے خانۂ زنبور ہیں
ہم قریب مرگ ہیں وہ دور ہیں | کیا کریں لاچار ہیں مجبور ہیں

گھر سے اب جاویں کہاں ہم گھر گئے
جنکے گھر جاتے تھے وہ نکل گئے

ہے جگر میں سوزش اور پہلو میں درد | چشم تر ہے خشک لب ہیں رنگ زرد
کھینچ کر سینہ سے ہر دم آہ سرد | نالۂ دل ملکے بھی پڑھتے ہیں فرد

گھر سے اب جاویں کہاں ہم گھر گئے
جنکے گھر جاتے تھے وہ نکل گئے

لے اڑیوں نے جب سے وہاں راہ سفر | چھاولی یہاں غم کی چھائی آنکر
سر بزانو بیٹھے ہیں ہم نوحہ گر | گرچہ ویران گھر نظر آتا ہے پر

گھر سے اب جاویں کہاں ہم گھر گئے
جنکے گھر جاتے تھے

جب جنکی رہگذر وطن یاد آتی ہے ہمیں | ہمکو گھر کیا بلکہ جہان سنسان سا ہی ہے

غم سی مردان کھیسی نہین ہنا ہی ہماری | کب الگ برن جی ستی گھبرانا جی ہماری

گھر سی اب جاوین کہان ہم گھبر گئی
جنگلی گھر جاتی تھی دولت کئی

کبھون ستاتی ہین ہمین الک انکھ | ہم تو اب جنجال مین ہوکر ہین ننگی
ہوگی قید خانہ مہلون کی | بیٹھی ہین جب گھر کو زندان جانکی

گھر سی اب جاوین کہان ہم گھبر گئی
جنگلی گھر جاتی تھی وہ نکل گئی

سمندر کو رحم ہی ایک اب سنبھالا | کشتی اب ہمین جا مین کرنی والا
نہنگ مرگ نی کو سر نکالا | ہمین اب تو عشق کی دریا مین ڈالا

توکلت علی اللہ تعالی

ہمسر اساتھی جب وحدت کی ہم مین | جدائی تھی نہ تم مین اور ہم مین
یہی کہنی مین اب فرقت کی غم ہین | نفخت فیہ من روحی کی دم ہین

ہمین دم اب نی دیکر نکالا

[illegible] ہم مین [illegible] | [illegible] لائی [illegible]

۸۰ [illegible]

بسہ روشن ہی کرون اظہار نا کی — محیط دل تجلی حق کی یون ہی

کہ جون فرص قمر کی گرد ہالا

حدیث لی مع اللہ تک سمجہ ہا — کہ رکہہ سکتا ہی کون اس راہ مین پا

جو ہی پیغمبران رہ نما تو ونہی ہوا — نہیں ان منزل لا یسعنی کا

جنون جہت کون ہی طی کرنی والا

کہ فناری ہی اوس پردہ نشین سبہا — کہ جو ہر تر ہی ہر ایک مہ جبین سی

فلک تک روشنی لمبا ہی زمین سی — قمر کا شعلۂ آہ حزین سی

ہوا ہی عرش کی ادپر اجالا

کہیں رم قلق سی بیجہ شکل اہو — ہلی ہی عرش جب کرتی یعنی جا ہو

بہری وانا پڑا سی انکا پاجو — نسمجہو کہکشان تم اسکو یا ہو

تعینر دن کا بہی ہی مرک جہالا

بہلا کر راہ ای فرط توحش — چلا تنہا اہ ای فرط توحش

کہون کیا ملی فرط توحش — جزاک اللہ ای فرط توحش

کہ تونی مجہ سی کرتی کو سنبہالا

کہ کثرت ہی عیان وہ نقل وحدت — برنگ بوی گل ہی اسکی حالت

نہیں شوق مجھ شیدا کو بہار و چمن کی صحبت | عجب دو نور ہی مجھ کو با الکیفیت

مطلب سکھیں ہی اور سب سی نرالا

رکھی ہی کسو کیفیت تری یہ | نہیں منظور ابھی پر ملکی بھی
نہ بہ سر بام ہی با جز ملک پیوتے | تیرے بن ہستی سا قی نہیں بھی

جیون صہبای عشق ان کا پیالا

کہ یہ خواہش بہو ہی جب کہ دل کی | بعد جان جس کا طالب ہی مرا جی
نظر آوی مجھی اوس کی تجلی | انا الموجود فاطلبنی تجدنی

کہا جس نی مجھی اوس کو دکھالا

اگر قبلہ نمای جرات ماری جلف | گردن خطا جس تو بھی سوز پنہان
عجب نکتہ ہی اس کہنی کی قربان | کہوں میں درد دل اوس سی سلیمان

جو ملجا و سبی کو سبی اللہ والا

جب سی ای راحت جان تجھ سی جدا رہتا ہوں | کیا کہوں سخت مصیبت میں بیمار رہتا ہوں
مضطرب شش در حیرت و خفا رہتا ہوں | کسی جرچی میں تو مشغول ہی کیا رہتا ہوں

... نہ بیتی ہوی دن رات جدا رہتا ہوں

مضمون ملی

نہ تو دلمیں ہی یہ طاقت کہ کروں جوش جنوں کا
اور نہ کچھ بات ہی کرنیکا رہا ہی مجھے ہوش
قبر میں جیسے کہ ہووے کوئی مردا روپوش
اسطرح خانہ تاریک میں تنہا اور خموش

مونہہ لپیٹے ہوئے دنرات پڑا رہتا ہوں

نہ تو ہے بستر جنبش کی ہی میرے دلمیں ہوس
اور نہ کچھ خواہش پرواز ہی جوں مرغ قفس
غنچہ ساں کیا مجھے واشد سے غرض تا بنفس
بیکلی سینے میں دل لگتی میں رہتا ہی ہوس

مونہہ لپیٹے ہوئے دنرات پڑا رہتا ہوں

کیا بیاں اپنی خرابی کا کروں میں غمگین
طاقت اب بستر اندوہ پہ ہلنے کی نہیں
نہ تو بیٹھا ہوں نہ اٹھتا ہوں نہ جاتا ہوں کہیں
یاد کر کے تیری صحبت کو بس اے پردہ نشیں

مونہہ لپیٹے ہوئے دنرات پڑا رہتا ہوں

غم کے ہاتھوں سے جو گذری ہی کہوں کیا ہیہات
دل کباب رہے کوئی سینہ میں گویا دنرات
صرف غم درد جدائی سے ہی میری اوقات
نہ تو چلتا ہی نہ پھرتا ہوں نہ کچھ کرتا ہوں بات

مونہہ لپیٹے ہوئے دنرات پڑا رہتا ہوں

تیری فرقت میں جو کچھ مجکو نہیں بھاتا ہی
جسم دلگیر ہی دل سینہ میں گھبراتا ہی
حال پوچھے کوئی تو کس سے کہا جاتا ہی
بات کرنا بھی کسی سے نہیں خوش آتا ہی

مونہہ لپیٹے ہوئے دنرات پڑا رہتا ہوں

کچهه جو تها نهین معلوم تیری آنی کا | قصد کرتا هی جو دل تجهسی نکل جانی کا
عالم اب کیسی کهون اپنی جی گهبرانی کا | نهین مقدور زبان پر جو سخن لانی کا

مونهه لپیتی هوئی دنرات پڑا رهتا هون

کوئی سائی کا گمان مجهه په تیری هی سو بار | کوئی کهتا هی که جادو کسی نی هی کیا بیمار
کوئی کهتا هی جدائی یه کیا هی آزار | اور مین سب سی تیری هجر مین هو کر بیزار

مونهه لپیتی هوئی دنرات پڑا رهتا هون

یاد آتی هی تیری شکل تو ای غیرت ماه | اٹهتی پهر پهر کی مین کرتا هون سوئی چرخ نگاه
جون کتان چاک جگر سی هی میری لاکهون آه | قابل صحبت یاران نه رها مین تو لسی آه

مونهه لپیتی هوئی دنرات پڑا رهتا هون

اب وه حالت هی که جیسی کوئی بن آئی میری | تن مین گهبرائی هی دم اشک هین آنکهون مین بهری
جی یه چاهی هی که مجهسی نه کوئی بات کری | کنج تنهائی مین بس سر کی تلی هاته دهری

مونهه لپیتی هوئی دنرات پڑا رهتا هون

جیتی جی تو نهین دیری ای هوش ربا | نه کوئی شغل خورش کا هی نه کوئی چرچا
عجب دلسی یهه بیزار هی اب جی میرا | بلکه فرقت مین تیری هو گئی دو عالم سی خفا

مونهه لپیتی هوئی دنرات پڑا رهتا هون

تیری دوری کا الم دل سے جو جیتے جی نہیں نکلا
کیا کہوں یارو میں کیسی دکھ میں گرفتار ہوں یار

جو تیں جفا ایسی سہی مدت کا لگا ہو بیمار
اس طرح درد جدائی سے تیری ہوں لاچار

مونہہ لپیٹی ہوئی دن رات پڑا رہتا ہوں

لوگ سب بلبل کی مانند ہیں سب اپنی رہتا
بلکہ ہر ایک کو شغل عیش ہی سب کو دن رات

اب تیرے لب سے ہمیں کچھ نہیں بات
ہاں میں فرقت میں تیری اپنا کلیجہ کہات

مونہہ لپیٹی ہوئی دن رات پڑا رہتا ہوں

بھالی بھلائی جو دل محفل خوبان میں کھینی
سو ہوا اب اس تیری جرأت میں وہ دل رنگین

مجھ اکیلی تیری اب ہیں غارت کری ہیں
جان بلب ہے تیرا اندوہ سے بس میں غمگین

مونہہ لپیٹی ہوئی دن رات پڑا رہتا ہوں

پری ایسی ستمگر یوں ہی بھی دشمن ہوئی نوجوان کا
سمجھ کیا کہوں میں الکلیم کی مہمان کا

جو دیکھی یہ نظر صورت نہیں یہ کام انسان کا
ہوا ہی امر یہ نقشہ تیری بیمار ہجران کا

کرو ہی نے کھول کر مونہہ اوس کا دیکھا وہیں دفنا دیا

بس اپنی یہی ہے یہی بیرا یان تم ہمکو دکھلادو
وہ پرواز ادر سے [illegible] جہان میں پہلا ہو

اسیری پر میری اور بیکسی پر رحم ٹک کھاو
قفس [illegible] ہم [illegible]

بھلا ہو ہم بھی کبھی تو رہتی دلا نہ گلستان کا

کہاں وہ جوش ساماں جو جوبن کی فصل میں | کہاں وہ رشک چمن بستان جو جو بانکی محفل میں
کہاں وہ عشرت خوبان خوبان کی محفل میں | کہاں وہ عشق و دوران خوبان کی محفل میں

نہ گلشن ہی کی خاطر سکو ورزش میلا دیسی جہاں لکھا

زمیں سے دم لیا ہی نقش کی کشش رنگ جان پر | ہر ایک جلادشک جوش ہی ہی نشان ہی پر
چمن جو شکل دیکھی تو صبا ہی گلستان پر | بجائی یہ شکل ہی جواب جلتے دل کی مژگان پر

محبت کے صدیک و دھنک اٹھو بنا ہی چشم گریاں کا

غضب آئی ہی کہ خون جس کی لی آنکھوں سے بہتا ہی | سبب اس کا یہ خانہ تن ویرانی میں جس کی ڈھایا ہی
لحاظ اب اپنی پیکاں کا نہیں کچھ اور سکو رہتا ہی | مجھی جس نے جو دیکھی ہی جھنجلا کر دہ کھتا ہی

جلا آتا ہی ہر کوئی عجب کچھ تو رہی ہی بیانا کا

تقاضا جو دو سکھی فرقت میں سب جا حالت گریباں | نہ اب ہی بند کو دامن کا نہ کچھ وہ کہتے ہی ہی جگہ
جھلی رسوائی کا اپنی جو اوسکی دل میں خطرا ہی | تماشا ہی کہ کس کی شکل پر ہم اور یہ ہی بنا جکھے

کہوں کیا ہی تو حسب کوئی میرا حال پرسانکا

ستم ایسی ہی جو صنم نے بھی تو جی آنکھوں کو بہاتا ہی | سراپا شک چشم کا دیکھو رنگ تو ہی عتابی
یہ زلیخا جیسی جا کے کوئی نہ کم مانی | دل مجروح سینہ میں کرتا ہی سخت بیتابی

ارالی

الحذر عشق کمان ابرو کو تو نے آہ سرشار [illegible] کا نکلا

در پہ جب ہوا دل [illegible] ہم نہ کبھی   ایک شب آمد مطلق کی بھی جو نہ کر پھیری

[illegible] کا کیا تو بھی ہے تیرا بیتاب جگر   یہ درد دل سے اخیر ہی بیمار پر پھیرا

کرتی جیسی ہی نظر کہہ کر اور اب جو جیسے پہنا کر دکھا

گر تماشا بھی تو کب تھی ہم منتظر رہتے ہیں   ہے اوس کی دیکھنے کا شوق جو آنکھ سے پڑ کر جھکتی ہیں

محسن تو کب [illegible] بھی در پر رہتی تھی   گذرا جو بسے [illegible] اوس سنگ پر رہتی ہیں

کبھی افسوس بھی ا روز [illegible] در و دیوار [illegible] نکلا

دنیا ہی جسکو کہتے دل عزیز دکھایا قیامت بھی   نہ یار ہم نے اخلاص نہ صاحب سلامت بھی

زمانہ پھر یہ سخن اللہ [illegible] بنی مدار [illegible] ہے   کیوں قسمت کی کیا حیات [illegible] جالی کی ندامت بھی

محبت ہے کہ اٹھ اتنی [illegible] کتنا کام اسے نکلا

نہ کیجئے اوس دلدار کو کیا [illegible] سکون ہو ہمنی   نہ کچھ مذکور بھی اوس کا زبان پر لا سکوں ہوں میں

غرض تو [illegible] اب بھی میرا نہ کب دکھلا سکوں ہوں میں   نہ یار ہم نامہ و پیغام بھی نہ جا سکوں ہوں میں

اپنا یہاں کسی صورت ہو سکتا ہی جانا نکلا

خدا جانے کہ یہ گردون ستاو ر ہی بھی کیوں ہے   نہیں ہے جا ضاطر ہم کہ مجکو [illegible] ٹک ادا

کہ محبت دلدار کا نہ جیسی ہی کیا سمجھی   تماشا ہی کہ جس [illegible] اکیلی [illegible]

قناعت بھی کہتا تھا مجھسی دل اوس راحت فراغت کا

نعمات الٰہی سے جو باری بہن ہی کی جب شب در ہوا	تو پہر تقصیر اور یہ تھی مجھی بے تقصیر کی بخشی
ملا یہ قسمت سے جا کہوں میں تمسی کیا جو ملا	ہوا ہوہ خوش نواب جو اونکی ہمیشہ اوسکی منادی

نہ دمانی جا بجا کوئی بھی مبالغہ یہ میں منادی کو کہید ہانکا

قطع لطف اوس سے قوت کا کوئی اسا عراقی یار دو	اگری وہ ہمعصری اوس کی جالت اپنی جا ہی جو
سخن کا جو ہو عقدہ غنلی ناخن سی جو کہولی وہ	بلبلستان سخن میں کون جرات کی مقابل ہو

یہ نہ ہو وہ سکی نہیں بخت ہوا ہی تسبر بر دانگا

مسلمان یک قلم یہ طور کو اکراہ کرتی ہیں	تو لیکن کلام تم اپنی بھی خاطر خواہ کرتی ہیں
سنو اس رمز سی ہمکو بھی آگاہ کرتی ہیں	کہ اپنا ہم شب کی بندی برہمن سی راہ کرتی ہیں

حرم کی رہتی دالو ہمسی عشق اللہ کرتی ہیں

غم ہجراں سی ہم والشکچھ فریاد نہیں کرتی	تجھی ہم دیکھکر جو راہ کچھ فریاد نہیں کرتی
شکایت سی کبھی اپنا کچھ فریاد نہیں کرتی	تیری جور و ستم سی آہ کچھ فریاد نہیں کرتی

پر نہیں اسیند اسواسطی ہم کرتی ہیں

جب تا جون جنکی سیتی کل جاؤں کدھر مضطر	ہوا آزردہ وہ ظالم رقیبوں ساتھ مل مل کر

کبھی نسبت جو دیتا ہوں تجھے عنقا سے میں جھکر | صدا تجھ بن ہے ناز اپنی جو نیرنگی جہان کی اوڈھیر

مثال شعلہ جوالا نئی ہیں دشمنی بھر اہ کرتی ہیں

تجھے میں اب سمجھاتا ہوں ایسا بھی نہ شرارت سی | کہ ای بدباطن اب باز آو اپنی شرارت سی

نہیں تو کام ان کو نمٹو کا صبر کی طرفداری سی | دیکھ اپنے پنج و زار دل کی طرف چشم حقارت سی

لدا مان خرابات ایک کر میں بشارہ کرتی ہیں

بچہ جتنی شعلہ دوڑتی ہماری برق خرمن میں | سدا سوزان ہیں اپنے پاس سنکو کی جان اور تن میں

جلاوین ہم جنگلوں کو جہاں ہے شمع روشن میں | بپھرے پر دو دست ہو ہستی جو انکی دشمن میں

عجب ہے بھی دیوانی جنی جو انکی مرتی ہیں

اگر تو ہیں ہمیں ای یار نہ ہر دم شادی کا | تو بس ہیچو کہ بہر انکو ہمارا بھی جی جاوے گا

کہاں مان ای ستمگر ہمکو تب افسوس ... کا | ہمیں تو ماہ سے کچھ نہ تو بھی پھر پھر یاد آوے گا

سمجھ ہوتی ہے نہیں جو ہم تجھی الاکہ کرتی ہیں

کہاں ہے ... بار ... بردار اس پر کیا | شکستہ سر ہمیں ہر دم قفس کے بام اور در سے کیا

بہار ای گلستان تم نے بہم ادا مان کل رسے کیا | قفس میں کچھ نہیں صیاد کی در سے کیا

چمن کی مرغ مالی اپنی خاطر خواہ کرتی ہیں

کہاں تنگ دل ہی دل میں ہم جلتی اور ہائی ہم کہاں | زبان پر سوز دل ... آنکھ یہ ...

کبھی کہتی کہ خوبان در دستک [illegible] | چلی جس [illegible] ماہرو [illegible]

یہ افسانہ سنا کر ہم کو تاہ کرتی ہیں

نہیں آتا ہی جسکو چین [illegible] دم | [illegible] اور [illegible]
کہیں کیا جو کیا کرتی ہیں [illegible] | بنا بی طرح [illegible] اور کر یہ [illegible]

ہر گز نہ تھا سو ہر [illegible] اماہ کرتی ہیں

لگی ہیں اوس [illegible] کھانی کی | [illegible] ہیں تو نا لکی [illegible] ہیں [illegible] کی
اذیت کرنی کو [illegible] دانی کی | [illegible] جادو [illegible] کی

[illegible] میں [illegible] کرتی ہیں

نہ ہو نہیں تو عاشقو نکی گرد کو جھکر | سمجھتی ہیں [illegible] اہ سرد کو [illegible]
ہٹلا دن کا نہ ہین [illegible] اس درد کو [illegible] | [illegible] اور درد کا [illegible]

کہ اسی راہ نکلی بھی اور اوس [illegible] پردہ کرتی ہیں

نہ کیونکی روئی رالو [illegible] سر کو دھری | تغافل میں کیوں نہ [illegible]
نہ پوچھوی اوسی نو دہ کچھ ضدا سی [illegible] | سو اپنی حال سی آگاہ اوسکو کون کرے

[illegible] نہ صبا ہی نہ مرغ نامہ بری

کسی زیلکی نامہ بر و خبر ہی

بحال جان ہوئی اب خون کا نی آہ — کہ غم فراق سی ہی سخت اپنا حال تباہ
کبھی خیال گذرتا ہی اب تو شام و پگاہ — عجب طرح کی مصیبت میں ہم بھی ہیں اشد

نہ قاصدی نہ صبا ہی نہ مرغ نامہ بر ہی
کسی نیلکی نامہ بر و خبر بھی

قریب مرگ ہیں جب سی گئی وہ ہم سی ہی دور — نہ اپنی بھی امید اور نہ جانی کا مقدور
ہزار حیف کہ یونہی جان و تن کی غم رنجور — خبر جو پہونچی تمہاری اور ہی سو کیا مذکور

نہ قاصدی نہ صبا ہی نہ مرغ نامہ بری
کسی زیلکی نامہ بر نہ خبر بہی

جیتی وہ صاف ملاقات نہی جو الفت بیش — دل اپنی بس میں نہیں وہ پرائی ہی بس میں
بہائی دہان جو کسکو خطا کر دین فسہنا — کہاں رہیں وہ پیام و سلام کی رسمی

نہ قاصدی نہ صبا ہی نہ مرغ نامہ بری
کسی زیلکی نہ بر و خبری

فراق یار میں کوئی کہاں تلک غم کہائی — ہی ایسی جینی سی بہتر یہی کہ موت ہی آئی
وہ رسم نامہ و پیغام تو کہاں اٹھوای — مگر یہہ کہنی کو بات اب زبان پہ رہ گئی

نہ قاصدی نہ صبائی نہ مرغ نامہ بری
کسی زبلکسی نامی برد خبری

وہاں بھی جا کے مرغ نی کہکو جو درد تنہائی | نہ دلکو چین ہی نہ صبر نہ شکیبائی
اگرچہ دم میں ہزار آفت اپنی پر آئی | وہی خبر ہے او جسکی آئی جانکی پہو کمائی

نہ قاصدی نہ صبائی نہ مرغ نامہ بری
کسی زبلکسی نامی برد خبری

کوئی نہیں جو کہی درد دل کہو بیگاہ | بری تمہیں تیری ہیں بسر پہ اپنی شام و پگاہ
جو ہم پہ گذری ہی اسی دہ کیونکی ہوا آگاہ | سنا ہیں کہ بکہ غم اور اوسی جا کہی کون

نہ قاصدی نہ صبائی نہ مرغ نامہ بری
کسی زبلکسی نامی برد خبری

نہ درد دل کسی ہی بیان اب کدم ہیں تخفیف | نہ ہی صبر ہی کہ کیا جی دلاں فراق
بری بھی اشنو کوئی بیکسی ہی بیند ار بد حیف | دہ سمجھی کیونکی بہلا جو اود نہا نیب نیف

نہ قاصدی نہ صبائی نہ مرغ نامہ بری
کسی زبلکسی نامی برد خبری

کہاں ہیں اب دہمکی طاقت نہ دلنی ہر دو قرار | رہا بس ہی کہ کوئی کہہ میں بجز در و دیوار

ولی

نہ ٹوٹی ذعب جی کہ [illegible] مطلع ذرہ بار   نہ دوستدار جی کوئی نہ یار نہ غمخوار

نہ قاصدی نہ صبائی نہ مرغ نامہ بریا

کسی زبیکسی ما نمی برد خبری

نصیبہ حسرت و افسوس یہاں کچھ نہیں آہ   الم فراق سوا پاس کچھ نہیں آہ

بھی بھی حال تو جیسی کی پاس کچھ نہیں آہ   یہ وا اسف اور سبھی دہ ناجنس شناس کچھ نہیں آہ

نہ قاصدی نہ صبائی نہ مرغ نامہ بری

کسی زبیکسی ما نمی برد خبریا

نمی اب اشک بھائی سے چشم تر کیونکر   بن تو سہلی اب جھیں زندگی نظر کیونکر

نہ ہو وہ کھر ہیں نو دیران لگی یہ گھر کیونکر   ہوا ہی بے خبری کی اور سبھی خبر کیونکر

نہ قاصدی نہ صبائی نہ مرغ نامہ بریا

کسی زبیکسی ما نمی برد خبریا

جاچپی یہ کوئی اُن اُنہ ٹھہر دسیاہ   کہی ہی جلکی لگی ہی یہ تیرا حال تباہ

عزیز یہ تباہ وہ بہی اسی ہی آگاہ   تو ہم یہ رو رو کی کہتی ہیں کچھ نہ پوچھو آہ

نہ قاصدی نہ صبائی نہ مرغ نامہ بری

کسی زبیکسی ما نمی برد خبری

ذراہ مہر مدا یا میں یہاں وہ برشک قمر — تو غم میں اپنے وہ ہوا بہت کہ جاں ہی لیکے گیا گھر

اگرچہ ان میں بھی اب اپنی جان میں ہم — ہوئی ہیں بسے ہی جیتے اور جیسے جو کہتے ہیں غم

شفا صدی منجانی نہ مرغ نامہ بر ہے

کسی ز بیکسی یا نمی برد خبر ہے

تو پوچھے مجھ سے یہ بہتر یہ میری جان — جو مرضی ہو تو ذرا میں بھی ان باتوں کو مان

واللہ کہ بھی رضا میں جگہ ہی ارمان — کچھ صدقے کیا میں تیری بیر قربان

گر بر سر و چشم من نشینی

نازت بکشم کہ نازنینی

تو چھوڑ کے مجھ کو کدھر سدھاری — مر جاؤں نہ تڑپ کے غم کی مارے

لاکھوں ہی کھڑے ہیں تجھ پہ واری — سمجھا تو بھی ارز رہی ہے

گر بر سر و چشم من نشینی

نازت بکشم کہ نازنینی

رکھے دل میں نہ مجھ سے یہ کمانی — دیکھی سبھی تیرے ہی زندگانی

جا رکھے تو بہتا میں یار جانی — واللہ ذرا منہ پھیر بانسی

ابرلم

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم که نازنینی

از بس تیری وصل کی طلب تهی | دل بلبلو مین میری جان بلب تهی
قایل تیری بنده خانه کب تهی | جو اخش بهی مجهی نور دیده شب تهی

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم که نازنینی

نهی موت میری تیری جدائی | جان اپنی سبهی تیری تن مین آئی
تو نی مجهی بات کیا سنائی | ای جان زراه اشنائی

گر بر سر چشم من نشینی
نازت بکشم که نازنینی

جب وقت هی کب جهت مین نجها | ایا بهلا مقسم هی تیرا
کهیر ابهی کیا هی بهار بن عون کیا | توحسن مین دعوی جلوه فزا

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم که نازنینی

گر هو دی تو مهمان جراب | تو جان مین ای جان جرات

ایسا بھی ان سے ہو کہیں کان جرات | جس پر کہ آپ بھی زبان جہوٹ

کر بیکسی وعظیم ہی بخشنی

نعمت یکشم کا نام بخشنی

کبھی بالین پہ سر اپنے کو ٹپکتا ہوں پڑا | کبھی جیسے ان سا دروازے کو تکتا ہوں پڑا

کبھی اپنے دل مضطر کو تھپکتا ہوں پڑا | کبھی کچھ کچھ کی جگہ جا کر سر کرتا ہوں پڑا

مرتا جاتا ہی ہے وحشت میں سسکتا ہوں پڑا

اوسکی شعلے میں جو جھلس جو اپنی لگی تابی | کیا بھلا اب میری صحبت سے کوئی لطف اٹھائے

ابھی جو پاس میری کیونکہ خفا ہو کی وہ جائے | اضطراب ایسا ہو مجھکو کسی بات کا ہائے

مرتا جاتا ہی ہے وحشت میں بہکتا ہوں پڑا

جو نہیں ہوا کسی نہیں مجھکو کسی بات کا ننگ | اپنی بیکالی مجھے دیکھ کی رہ جائے

محض کیونکہ نہ لوں میری صحبت سے ننگ | درد اندوہ جو آئی کسی ... نہ ہو تنگ

مرتا جاتا ہی ہے وحشت میں بہکتا ہوں پڑا

بسکہ احوال میرا حد سے زیادہ ہی زبون | لب پہ ہی شور و فغان اور رواں چشم سے خون

مصرعہ لکھا بھی نہیں جاتا جو لوں | اپنی احوال پہ رو رو کی جو ناچی مضمون

اپنی

مونھ مین جو آئی ہی وحشت مین سو بکتا ہون بڑا

در دست دشمن ہوئی جن مرکے خواہان غم ولد | اسنا صاف نظر آتی ہین مکانہ وار
ابھی کیا طلب ہے اعزا ہین کھو نہین کہتا ہون | جیسی جزا ہی روز رفتہ کوئی ماتم دار

مونھ مین جو آئی ہی وحشت مین سو بکتا ہون بڑا

کبھی کہتا ہون مرون کا مین کہین کو جاکر | کبھی کہتا ہون کہ جاون کا کچھ کھا کی ہلاک
کبھی کہتا ہون اُڑادون کا مین جا دشت مین خاک | کبھی کہتا ہون کہ کاٹون کا گلا مین غمناک

مونھ مین جو آئی ہی وحشت مین سو بکتا ہون بڑا

کنج تنہائی کا جیسی ہوا ہون ساکن | کاٹتا ہون شب ہجر مین گھڑیان گن گن
کیا کہون جو کہ میرا حال ہوا ہی تجھ بن | دن کو کہتا ہون کبھی رات کبھی رات کو دن

مونھ مین جو آئی ہی وحشت مین سو بکتا ہون بڑا

دشت مین ہون کبھی جا کبھی جنون سی خالی | کبھی کہتا ہون کچھ احوال منقش فالی
کبھی کہتا ہون ہین شب بہ بلائی کالی | کبھی کہتا ہون کہ کیا مر گئی سب گھر والی

مونھ مین جو آئی ہی وحشت مین سو بکتا ہون بڑا

کبھی پھر بیٹھکی دم سرد بڑا بھرتا ہون | اور کبھی زانوی افسردہ پہ سر دھرتا ہون
کبھی تا صبح پُر درد بو دسی مین کٹتا ہون | کبھی کہتا ہون کہ ایک شمع پہ مین مرتا ہون

مو نعمہ یعنی جو الٰہی ہی وحشت بیچ سو لکھتا ہوں بڑا

کبھی لکھتا ہوں کہ مجنوں اور فرہاد ہیں کوہ بسے
کبھی لکھتا ہوں جہاں کہ لٹے سبھی اپنی کنبا
کبھی لکھتا ہوں رقیبوں کا عجب اندھی نگری
کبھی لکھتا ہوں کہ مجھے افسوس مجھی کو ملائی

مو نعمہ یعنی جو الٰہی ہی وحشت بیچ سو لکھتا ہوں بڑا

دل تمام جو پہلو میں طپاں ہی میرے
تن یہ رعشہ سا ہی اور نشان ہی میرے
مجھے جو گذری ہی سو نعمہ عیاں ہی میرے
نہ تو کہنی میں ہی دل اور نہ زبان ہی میرے

مو نعمہ یعنی جو الٰہی ہی وحشت بیچ سو لکھتا ہوں بڑا

کبھی جلتی ہوں جگر پر میری غم کی ریتا
کبھی بنالی سی دو روں ہوں میں کہوں سا
کبھی جلتا ہوں میں جوں شمع مجلس کی بار
کبھی لکھتا ہوں کہ ناری یا میں جیتی بنگار

مو نعمہ یعنی جو الٰہی ہی وحشت بیچ سو لکھتا ہوں بڑا

کبھی لکھتا ہوں کہ اپنی نصیحت مجھی برا رس
کبھی لکھتا ہوں کہ میں عجب حال تبا القصہ
کبھی لکھتا ہوں کہ شہوں کا سیکی میں پابس
کبھی لکھتا ہوں کہ مجھی [illegible] بس

مو نعمہ یعنی جو الٰہی ہی وحشت بیچ سو لکھتا ہوں بڑا

اپنی جان ہی پر جیسی ہم برف ہی
جائی افسوس میر الحال اسپ لبی جو آت نگا
حرکت تھی جو بہ نہ لکھتا [illegible] ہی
جان جگر جوش جو [illegible] صالت ہی

مو نصیبن جوائی جی دختر سین سو ملنا ہون بڑا

خمسہ

اسا اذن کو دی شفق چرخ نشان بارکی — عجبا جو کرنی نمی لیل و نہار سطر کی
بچہ دیکھ کیونکی نہ الجھی یگانہ پن جی — ظہور حشر نہو کیون جو کلچھڑی کنجی

حضور بلبل بستان کری نوا سنجی

ملک کو اذن کو دی صبح منصب شاہی — جو کھس کھدی ہون زہ ادر ہیں دو شالہ کاہی
ستم ہی پای جو دہن زر مرات و باہی — غضب ہی جہند لی مادہ بھی مجکی جب داہی

حضور بلبل بستان کری نوا سنجی

کمر ہیں رنجنہ کوئی کا قصد قصائی — مصور نکالگی کام کرنی اب کھائی
غرض یہ بات ہی اندھیری کی نظر نا — کہ برنجی ہوی شامان زرراہ بیدرالی

حضور بلبل بستان کری نوا سنجی

کھانگی بیٹھی تھا جو خوانچہ کھائی خوان — بڑا لطف ہویں کاجی بہت الطا ہو حسن کا مکان
تخت قصر بلند دکھائی می دربان — عجب ہی سو لکھی سبی دھدھو بہی کہول کر جو زبان

حضور بلبل بستان کری نوا سنجی

بھر بن ہیں کفش مرف زرینکی بیٹھی جار — طعام کھائی لگی طرف تقرہ بن جو کھا

وہ شعر کھنچی ہیں جو موتی ہیں موتی زار | بڑا ہی قصہ کہ جب ابتدا ہی میں ہل تھا

حضور بلبل بستان کرے نوا سنجی

جو خاک روب تھے اب اون کا عرش پر ہے دماغ | جو مفلس ازلی تھے او نہیں ہے غنی و فراغ

جو گلفروش تھے اب ہیں وہ مالک صد باغ | یہ کلفتوں کا تو خوش ہیں اور کسی جی ما بدہ راغ

حضور بلبل بستان کرے نوا سنجی

سپہر نیلی پی مہر کیا ہے یہ اندھیر | سیاہ کوش یہ جا ہے کہ لون فلک کو گھیر

ہو ودم کیٹھی ہوتی ہر روباہ تھی مقابل شیر | چلیں یہ دیکھ کے نو لکا تھی اکھیں پھیر

حضور بلبل بستان کرے نوا سنجی

اودڑائی مار دہ جا ماہی ہر قدم سر اکڑ | پھری تھا ہنا ہنجی بنی کی جو دھڑ

جو بڑ بلی کا تھا بھتا کری ہی اب سڑ | سخن کی قدر تو ڈری جب اکی چل لکڑ

حضور بلبل بستان کرے نوا سنجی

دیا شگاری جو بہی تھا پاکہ سر گندا | ہوا وہ صاحب لشکر بنائی ایک جھنڈا

ہوا ہی باغ جہان سی جو کبوں نہ دل ٹھنڈا | جو مرغ چاہئے کا بچا کھٹلتی ہی انڈا

حضور بلبل بستان کرے نوا سنجی

جو ہیچ کھاتی تھی تیغ کے دام ہیں لا کی | اکرہں ہیں عرش پی ہر دار اب وہ جھڑ ماکی

نو جو فضائل شہباز الفی الف ہی | تو جو رو کوئی کی کوئیں نہیں کیوں بھلاکی

حضور بلبل بستان کری نوا سنجی

جھڑی گھوڑی بتاتی ہیں اب تو فریم سالق | دماغ جھات مین غبار خلی کرکر جاق
بیچ طرفہ نابت ہی لی ولای جرخ گجنہ رواق | کدائک پور انا سا سو کہا لکا الو را فساق

حضور بلبل بستان کری نوا سنجی

اب ادنکو طایر معنی کی صید کی ہی تلاش | نہ ہیشہ ہین کی نہی کوئی ملری خلی معاش
اگر کہ کی مسند خالی ہی پیٹھی جب غر اش | تو کیون نہ قصر شدادی ادہ ہوئی جھاش

حضور بلبل بستان کری نوا سنجی

وہ بیردن جات کی جھار جنہ کہینی ای بیسر | نہیں بیرو بٹا جو دیور ملکو ز میان بسر
زبان اب سمجھی سبی جب السون نی کی ہی ہنر | تو کیون نہ قدرت حق دیکہ جھنکلی نہیں سر

حضور بلبل بستان کری نوا سنجی

جاب مین نوا دہونکی تو شاعری جھی رہی | شاہن کردن جا نا جو باندہ لای ہیی
نکمہ بگر نکو جو ریختہ مین بولنی سکہی | نواس سند کو بکر کیون نہ جھجھی سبی جی

حضور بلبل بستان کری نوا سنجی

سمجھتی جاک نہیں سا مڑی کی جو تیل سوا | حکیم جی ودہ کہا دین سب اولیں تو جہیں دو

جلی جب السی قاف کی اسمی جنبان ہوا	تو کیون نہ چرخ سر کردن ...

حضور بلبل بستان کری نوا سنجی

جو عین دلبراب اونکی جی پاس حرمت	... اونکی ... جہان اونکو رفت
اژدر جا جی کہلائی میوہ دار درخت	تو رنگ و بہلکی یہہ کیون ... کم بخت

حضور بلبل بستان کری نوا سنجی

خلش دیا سرمانی تو صاف دلسی اوٹہا	وہ نوک جونک کری جی نہی نیا جو جہا
جواد لجھی شیر کی پنجہ سی ای بیخ زلفا	تو پہر بکجہ دستی کی ... مرادہ مو اجہلا

حضور بلبل بستان کری نوا سنجی

کدھون یہ لادنی تھی جو نیزاد بکی ...	سوار تیر کی دل اوزبنی اب اعتدہ جینی کشی
بجنبک رستم وقت ای جب زند تیی	تو طفلی کہا کی نہ پہر پنجہ سی کیون ...

حضور بلبل بستان کری نوا سنجی

جہتو بلی کہری امارت کہ اونکی جی سو نا	بنی جی جا کہہ ...
یہہ دیکہہ ہیا جو ... لالہ ابہہ کیا دو نا	لہو نہ غنچہ بی اپنا کیون ... پا بو نا

حضور بلبل بستان کری نوا سنجی

... ملک بنی ہوئی اب لیکی جب ... ای کرند	جو ایک ... نہی ... جوڑ

کہیں جو سنا ہی کہ طوطی کا ہو جہر وا توڑ ۔ جو جو ہی بیں نہ قہوہ نول کبین نکے سکوڑ

حضور بلبل بستان کرے نوا سنجی

نوا نکہی بدلی جو بستان تمام تماشا ۔ ملا نا نظر بین جبنی ردحنسی زنگرہان دہن بلا

جو سمجہی ابب کو خوشی قطعہ بہارستی کر دیا ۔ تو کس طرح سے نکلکلا کی ہیچ نہلا دوا

حضور بلبل بستان کرے نوا سنجی

معاملات میں زب اعتبار اوسکا ہی ۔ اگر جسکو کبہی نہ ہو وہلی ضامنی کسکی

جو بو دنیا کہی ہو نہن حساب غنقا ہی ۔ تو سو کہی ہوزی ہاں ہی میراثنا کیا اخبار جبہی

حضور بلبل بستان کرے نوا سنجی

غبث عدو کہ ہی جرات سی جسر بکا خیال ۔ کہ بہوی اپنی کو اجلی جو جہس کی چال

کہو یہ بات اگر زادی حسد کو جس نکال ۔ ہنسی کی لو سیج ہندی بیلا بر وبال

حضور بلبل بستان کرے نوا سنجی

بو ہی نی ایک بہانہ نی کو یا کی انمیلا ۔ ما نکو نکو او ہہا بت میں الت کو جو بیلا

نکلی او جسی ہی یا دو تو کسر الی رہ خیلا ۔ غنچہ اپنی ہمن مکنی لکی اک جو ملسا کیلا

نکلا جی سو کیلا وہ ہی اب جملی کہ بلا

ادب سے جو اوسے بلایا کہ قدرت سے بنایا تو بولا
جو روح جسم میں آئی کی بھنی مرہا کی کھولا

اٹھ کے کہ نہ سمجھی اوسی اپنا جو دو جوڑا
درود اوس نبی مجتبیٰ کی لبی باندھا ہی کو جوڑا

ہمیشہ ورد سے وہ انکتا بہ نہی بھیلا

بیٹھی کہ نہیں اوسکی جب لکھ ربّ نہیں بابا
ماری بھیت بتہا کی کہ نہ اوس کا ٹھلا با

اوس وقت جو اوسی بہر بنا مل کی بجا با
تو بھی سبی اوسی جیبی نبی نجرا بھی سنا با

کیا ہو نبی کی کربال میں مارا ہی غلبلا

وہ چار جو نقلیں ہیں کسی بھاند سی سیکھا
بہر بہر کی اوطعن تکی نہیں کرنا ہی یہ بہر دا

اوس نے دیکھو سمجھا کی کہ کوئی اب نہ تھا
تو سبا مردون کا ہی کوہ بھی نقال سبی ہی کیا

چادر درو ہی بن کر جو ملا کا کا ہو سبلا

نقال کی پاس میں جو بھی نہ تھا یہ ہورا
انکو خیم سی کم سمجھو جی نشری نہیں بورا

وعت کار کی طعنا ہی کہ اپنا ہوت زبورا
عسر کز یہ تجھی کی سب نہیں انکا بورا

چار بیچھے لیر انو کر ہی بھاند وہیں بند بلا

ہو ایک بیچ جو نقل نہ کرنا ہی اب اکشر
انسان نہیں بن پی کا ہی نقل سبی ای فر

صورت کہ نہیں دیکھی جو جھکے کہ نظر پھر
کتا ہی وہ بیب نقاندہیں کو بتا کہ ہی بندر

پھر بات ہو اوسی وہ علن کہ جہان جو ہو کیا طرح بلا

جو دید نظر آئی ہی جب سے یہ قصہ کو نہ کھولا
گوہر کی لڑی جیسی کہ ٹوٹ جائی ہی بکھر ادہر
وہ قصہ ہی پہر اب جو ہو یہ لیکن تیرا ذکر
انکھوں نکلا ہی یہ زنگ کہ جن دانی ہوں جہولی

ناک اڑا دی انکی تیرا جیسی ترکی سی ہو جہیلا

صورت ہے گریہ اور زبان سردہ سکر
بہانڈ رن بعض کہوی تجھ علیہ ہو و بکا محبذر
معلوم ہوا مجھکو کہ افسانوں کی اکثر
کرتا ہی جو نقل اُتو اور ادا کہہ کر

شاید کہ تیری منصب کوئی رو ہو ا

ہی چار طرف بسکہ حماقت کی دہوم
بستی میں تو یوں آئی ہی جیسی کہ کوئی بوم
ہنسی کی تیری جو صفت ہیں کہنا کر دیکھا مرحوم
کیا آدمیکی لکھا ہی تیرے ہونٹوں کو یہ معلوم

جس طرح سی ڈالی رنگا رنگ زلفیں میں دکھلا

بہلی تیری نقلوں سی ہو دل جو ہنسی کیسا کا
جو دل کی کہانی نہیں سودہ ہو کی برہا
اب کتنی ہی بحر ذلّی تیری نقل وہ مخبا
پر اسکو سمجھے کہ ادسی جو دیکھی دلا

بسی کا تو کیا نقل ہی بیہودہ نہ ادھیلا

اور ادسکو بتا دی جو کوئی طرح کی بسی
تیرا ادا کا لٹی ہی جو ٹھل اُنکی جیسی
منگا کر دیسی پہر جو ہو واقف رکوں بی ہنسی
تو اپنی وہ گردن کو ہلا کر کہی ایسی

بس چپا تو ہونٹوں کا شملا ہی کہ دکھن کا ہی بیلا

صورت سے تیری نہ ہو کیوں سب حیران   اور تو مجھے بس عشق کا ہی درد کا کیا اور
رکھتی ہی تیری قوم یہی ملتی ہے تیری جا   تیر ابھی الٹ نہ سکی اب سے لہجہ کہا

جیسے کہ جو الزمی خدا ہی میں اکیلا

کیونکہ الہی یہ لا فضل تو جو مرحم میں لایا   جرات سے جو ہی تینا عزو نکی خوف آیا
وہ یا کی عشق یا جو کہ اب جا کی بنایا   ٹھہر والی وہ جو ہی کی نہیں کرکے بسایا

جو تیغ کی وہاں جو ہوا ز وہی دو ماری کی بسلا

الحمد ہی چھپو تو تیری دید کی صفا ہے   اپنا ہم میں وہ اخلاص اور ایک دم میں رکھا ہے
سچ اپنی ہی سر سے جو ہر السی آیا ہے   ہی پاس تو کیا خاک تجارت کی کیا ہے

دنیا کی سبھی ملی آئی ہی جو دولی صدا ہے

گر کوئی نصیحت جھے کری ہی جھے دیکھا   لت ہا لہو تب رالی تو مر ایک کی داد
تو پھر سے جواب نہیں ادبی ہی وہ مدد خواہ   کیا ما لکون ہوں جھے سبک نہ جھے سمجھو ہی داد

دعا کی سبھی ملی آئی ہی جو رو کی صدا ہے

عیب کی کھوں کیا کہ بھی لوگ کی بھی پایا   ہی مجھے بڑی ادبی جسی نا لک گیا ہی
نہ جا لو سکی یا نی وہ ملکی جو نہیں رہا   کھنا ہی نہ کیوں کہا دن بلا دو اور برا ہی

دعا

ڈھالی سی چلی آتی ہے جو روکی جدائی

نہ کہ جسے ہیں یہ ہوتی کا نقشہ یہ ٹھنا — پھرتی ہیں بیس پیش دم ہی ریالی پتا
یہ نکلی ہے جو سلیے اور ماندہ ہے بگٹنا — پوچھو جو حقیقت بخیلی ہوتی یہ ستا

ڈھالی سی چلی آتی ہے جو روکی جدائی

خفگی الیسی مانگی جو تیری شکر ہیں ایک — ہیں ایک ملتا یہ بہتر واکھی تحقیق الحکلک
کچھ ایسی سرنیں انسرا فوکی ہر دو — کیا اس کی ملائی کی چھاپن یہ درونی بیدار

ڈھالی سی چلی آتی ہے جو روکی جدائی

ہنسکا یہ حقیقت میں تو منکائی گیا نام — منگوتی جو ہر جا ہیں تو کہلائی ہی مرزا
تیری کانہ کہ دولت سے چمک تھکی نبا فرنگا — بے ہو سب عیش جو اب تم یہ ٹھیکا

ڈھالی سی چلی آتی ہے جو روکی جدائی

کہتا ہی یہ قسم جھوٹ سے بہتری کا ایمان — نیلمانی کا بتا ہی نہ اٹھا تو اسی جان
کہتا ہی کہ ہوں صاحب اکسیر بیس انسا — دعوی یہ غلط ہی تو یہ ہی بلا بت اسا مانا

ڈھالی سی چلی آتی ہے جو روکی جدائی

مانی نہ بزرگوں کو نہ قائل ہی دعا کا — ملحد ہی یہ بیدین ہی منکر ہی خدا کا
پوچھو سب عیش جو نشہ ہے چیلا کا — کھلتا ہی کہ جم جم رہی آبا و ددھا کا

ڍاڪي سسي چلي اٿي هي جو روئي جدائي

بسهلت [illegible] جي ڪرڻي اوسڪڻ [illegible] — جڏهن [illegible] دو چار ونسي [illegible]
جو [illegible] ڪندو مائي [illegible] ڪوهلاد [illegible] — [illegible] مسلدي [illegible] ڀي

ڍاڪي سسي چلي اٿي هي جو روئي جدائي

[illegible] ڪراو سسي پهر [illegible] — اٿي هي ڪه جهو [illegible] جي [illegible]
پيو [illegible] سمجهي [illegible] — [illegible] ڪوئي اندر [illegible] اوسي [illegible]

ڍاڪي سسي چلي اٿي هي جو روئي جدائي

جن [illegible] — [illegible] ڪوٺي ڪه ميان [illegible]
[illegible] ڪئين [illegible] — [illegible] اوسي [illegible]

ڍاڪي سسي چلي اٿي هي جو روئي جدائي

[illegible] ڪرائي [illegible] — [illegible]
جب [illegible] — [illegible] دست [illegible]

ڍاڪي سسي چلي اٿي هي جو روئي جدائي

عشق [illegible] — [illegible]

تو نه آ دیکھا مجھ سی کہتا ہی میان ہشیار باش | دیکھ اے عیار ٹک اپنی بھی بیچ ہشیار باش

کرتی ہین تیری نگہین کسی کی خاطرداریان

ہم کہتے جب الس کی ملنی کا ہوتا ہی بیان | ہوتی ہی اوس وقت مالی کی نہایت اضطراب
سنکی یہ مجھ دل جلی کی بات کر جاتی ہی پران | اپنی اپنی نذر کرین گھر گھر دھم بانو کیان

آه آتش بار سی اوڑنی لگین چنگاریان

دیکھ کر ہم جان بلب بسمل لگی کرنی جمین | کیا کیا جو ہی غضب بسمل لگی کرنی جمین
سبنج تو بھی پی یا بسمل لگی کرنی جمین | سبکی دل کو برسی اب بسمل لگی کرنی جمین

کیا ہوئی وه دن کہ کیا کرتی تہی دلداریان

ناز کیا اریس کاری جمله کرون حیران ہون | تک تبسم اس کی چشم کو بزم کرون حیران ہون
اپنی کس کا عقب اب شام کرون ہیروفنا حیران | دل سی رو دون یا جگر کا غم کرون حیران ہون

جان واصد کو میری جعفی کتنی ماتم داریان

جان جو دل سی جمنو دیوانی جینی اوس پی تو مکنی | از رو بھی جی کر یہ اوس سی برات دولت زرکی
جو بغی جینی کا ابی اوسکو نہ کب سی رہی | جام بھر بھر کی اودسکی نامکنی جینی جا لعیسی

عین مستی مین ہماری دیکھو ہشیاریان

شکل اپنی مجکو دکہلا تا نہین مدت ہوئی | ہٹک اپنی یاس ہنبھلا تا ہی بھی مدت ہوئی

کہیں ملتی ہے مجکو تو اتنا ہمیں وقت جوانی — تو اب مجھ ہی ہی نظر نا ہمیں [illegible]

جا لگی ہی جا لگی کیتی چمن رات ہی بیمار جان

[illegible] جانت بے پلکو عاقل تو اوی چند [illegible] کر — [illegible] کا ہی وہ معان ہی جیتا جو خضر

[illegible] کیا تو لی تجہ [illegible] بیمار کر — اور درد دل ضعف بدن تو ور درون داغ جگر

جس بدن غم [illegible] کتنی [illegible] بیمار جان

[illegible] جانی چمن میری [illegible] — آلکہ تو اپنا مجکو [illegible] تو عالم [illegible]

[illegible] کہی کہ ہی [illegible] — عشق بیان جیران ہی میری کہ تو اوی جان جان

جان عالم ہی اور در ملک عالم کی جانی ما ربان

[illegible] دوستی کی [illegible] — [illegible] کرنا ہی [illegible] کی [illegible]

[illegible] ہی [illegible] کسی [illegible] — [illegible] فقط دوستی [illegible]

[illegible] کہی [illegible] کی چم [illegible]

[illegible] کہا مجکو [illegible] — [illegible] چمن [illegible] چلا [illegible] ہی

[illegible] ہی [illegible] — بہل جاتا ہی چمن [illegible] ملوا [illegible] ہی

[illegible] مجاری بیمار جان

[illegible] — کرتا ہی [illegible] جہان سی [illegible]

[illegible]

جھولی اتی مبارک ہندا زرہ تقلت نہ سہقصد | ارس سرائی بدھو من غافل تجرانی جواب نہ سمجھ

مورحین ھی جھار سو جلنی ھی کی تیار یان

در ہجر یار

ملی کر بلا کی بکہر والی راہ جو جو کل کھر کی جھولی | ابھر میں لیجا کھنی لکی ارت رو رو فی سی تانکین مہری نوی

جمنی بیلا سمنی ابن دھب جبسک کہ عشق دہو نکو جہان | نمی یسی یتا ہل ہل نجری کرنی لکی یہ کہا کہیہ مرتی ہو تی

اکیلا جھولی بکلا جھوپی بسا ون ماس کر بلا ہی جھولی

بحدان جوادرس مجبہ کا ہو منہ ستا قتہ الا بیار کرسی | کترہ درہ ندیا کھنی تیھی بہ جہرامی یا انکن خرکی

نب بہ جہجہ جہلا کر سمن نباری ادھمی جو کجا ارسی | تر کیشو تلو نکر مہری بہ یہ بیلی دہ نجری لکی دل ستی

اکلا جھولی بکلا جھولی ساون تہیں کر بلا ہی جھولی

سنکل کر بلا ہو جبکی بمن کی اوبر جہر لکت خیالا | یاد بہری ادہن رنڈی یسی خون ستی لیکو نکر ھو نہر جریلا

دلنت الیسی جو شیری ہوی شیابی فرسی بیمہ کلا کا لا | نسی ہر ادی جندھی نی بکلا تجر الیہ عابہ سی زالہ

اکلا جھولی بکلا جھولی ساون ماس کر بلا ہی جھولی

جہاں شوق بھری بال الیسی کالی جون ساون کی رات اندھیار | ابو بہی ھی جیسی بدرر ریانی نجالون ادبی اکر

جفنی میں لیون جنانکی نہا جہانیا ہو جون ٹریا سیاہ | نسی رقت جدا سکی نہی بول جال ایسہ سب بیار

اکلا جھولی بکلا جھولی ساون ماس کر بلا ہی جھولی

[illegible] | [illegible]

جيسين نه ڏٺي [illegible] | [illegible] ڏٺي

الا جهولي ڀلا جهولي ساوڻ مانس کي ورسائي جهولي

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

الا جهولي ڀلا جهولي ساوڻ مانس کي ورسائي جهولي

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

الا جهولي ڀلا جهولي ساوڻ مانس کي ورسائي جهولي

نقل [illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

الا جهولي ڀلا جهولي ساوڻ مانس کي ورسائي جهولي

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

الا جهولي ڀلا جهولي ساوڻ مانس کي ورسائي جهولي

مرغ ہزار کیف فکر کرون میں سنکے جیسے ہوں بے جان | پہر میں اب کچھ بات ہے ایسی چہوٹی بہری لڑکی نادان
بیٹا ویسے وہ نہ تھی مہ رہ اور لہو دیا کی دامن بھی | اٹکیں شکن کھلتی جیسی جو لڑکیان کہتی ہیں حیران

اکلا جھولی بکھلا جھولی ساون ماس کریہ ہولی

ذکر کربلا کی بجھ دا اکا بہلا کر دیوے اب ماں کی | ہٹری لکھی ہی منبر کی جھٹ کڑی بلا کر دو سکو ہی
ہر بات کر جو جربی والا ماری ہی دھکی بی دربی | تو سن لہی وہ باد مرانی کجری ہسکی کرنی ہی

اکلا جھولی بکھلا جھولیا ساون ماس کی ملہ ہولی

نقل طرفہ ہے اک کربلا کی | آئے بے اختیار جیسے جیسی
پایک ساون کی رات اندھیاری | نہ جانے ہیں اپنی ماں پہ اک بار ہی
کہا پلیس بیند وس ہر عیل جو اوٹھا | تب وہ بولی کہ سن تو اے بیٹا
تو نہ طفل کو رہم پر کہو د | ونہ کہا گیا تو مادر چیو
تب وہ ماں کا فلان یوں بولا | میں جو تیری ازار کو کہو لد
شو بگری مجہ مین سنو رتا ہوں | باپ کی اپنے نقل کرتا ہوں

ایک بیٹے نے پتے قبیلے دو | الغا تا کیا سو کو
دولون وہتین جو جولو بٹے پر | اومیں سے ایک ہی پڑیں جو انظ
زیر دیوا اب لڑ ابنا کدیا | اپنے اختیار کو ١٢٨

دیکھو اوسکو کہ لدیا جو جون | لیتے اک مجھ یا ساس وہ الو لیا
جوانی سے یون جا بیٹھے | جانے کب تک اکر آئینگے
بیٹے بہا مے دل بیٹے تجھے تو آب | دوسری طے دا ہم او سے جواب

جگنے ما نا وہ گہر کو آ گئے

بسم الله الرحمن الرحیم

السلام ای شهسوار عرصهٔ میدان دین — راکب و رخش نبی یعنی امیر المومنین

سرکرده اولیا شان و شکوه انبیا — افتخار دو جهان و موجد خلد برین

معدن کشف و کرامت مخزن اسرار غیب — مشعل راه طریقت نور رب العالمین

گوهر درج ولایت شمسهٔ برج سخا — حاکم عرش برین و دست بر کرسی نشین

برتر از نه آسمان و بهتر از جمله جهان — مقتدای مقتدایان رهنمای سالکین

خادمان کمترین و بندگان بارگاه — قیصر و دارا و جم اسکندر و خاقان چین

شهنشاهی اسم اعظم یعنی علم تام خدا — واقف یزدان و ملکش خاتم دین نبی

مظهر ذات خدا او همسر فرق ملوک — سرور کل اولیا و مفخر کل مرسلین

والی کشور و شیر ربع بیت مصطفی نفس احمد ساقی کوثر شه دنیا و دین
در یتیمه بالعجب شاهنشه سیمرغ او ماه عجم چرخ زو طاق و فلک آسمان سر بر زمین
رونق بنیاد معمورهٔ وحدت دوش کرم صفا عاشق و معشوق یزدانی بری از کبر و کین
شمع بزم عارفان و دستگیر بیکسان خوش نشین ختم المرسلین یعنی امام اولین
شیر مردان شجاعت بحر بازوی نبی قاتل اعدای دین شاه دو عالم ما الیقین
افتخار آدم خاکی امام بوتراب حیدر صفدر شه والا نسب عالی جناب

نور شمس یار و جسم و جان مصطفی مولا علی آفتاب آسمان مصطفی مولا علی
مشعل راه خوف ذات احمد بیگمان نور شمع دودمان مصطفی مولا علی
رهنمای رهروان راه دین خیر البشر سرکردهٔ کاروان مصطفی مولا علی
هم زبان هاتف غیبی زبان احمدی بی سخن گویا زبان مصطفی مولا علی
بار نخل گلشن وحدت شه خیر البشر رنگ و بوی گلستان مصطفی مولا علی
نور حق احمد بیگمان بی مثل مثل ذات حق ظاهر و باطن بسان مصطفی مولا علی
پادشاه کشور دنیا و دین خیر البشر جان نشین خود نشان مصطفی مولا علی
هادی راه هدایت یعنی ختم المرسلین مقتدای ما الخلق مصطفی مولا علی

ای شا

اسم مهر سپهر دین جمال مصطفی — روشنی ماه رخ مصطفی مولا علی
عالم علم الهی یعنی ختم المرسلین — محترم والا جهان مصطفی مولا علی
عین نور ذات حق یعنی ذات پاک مصطفی — لمحک لحمی جهان مصطفی مولا علی
واقف ذات جناب کبریائی مصطفی — انتخاب خاصگان مصطفی مولا علی
ذات ختم المرسلین غار بکر اعدای دین — زور بازوی نبی یعنی امیر المومنین
افتخار خاصگان حق محمد مصطفی — انتخاب خاصگان مصطفی مولا علی
پادشاهی کشور هر دو جهان شاه نجف — مظهر خالق یکتای لامکان شاه نجف
ساقی کوثر شفیع دین شافع یوم الحساب — رونق افزای گلستان جنان شاه نجف
زورق دریای وحدت بحر امواج سخا — ناخدای کشتی دین بیکران شاه نجف
منشی هر چار دفتر نایب خیر البشر — شاه مردان افتخار از فضل یزدان شاه نجف
کارفرمای قضا و حاکم ملک قدر — دست مردان صاحب کون و جهان شاه نجف
نقش کارخانه عالم تابع مهر علی — مثل نقش کل ممکنات و شکل جان شاه نجف

در جهان گلشن کونین مثل تنگ دل — گر جهان شاه نجف کافی جهان شاه نجف
ناخدای زورق دریای وحدت بیکران — ذات ختم المرسلین بابا و بابا شاه نجف

شاه مردان

شاه مردان شیر یزدان حیدر صفدر علی — نور حق شاه ولایت در جهان شاه نجف
مرتضی دست خدا حاجت روا عقده کشا — سربسر از فضل و نیا سن عاقلان شاه نجف
سایهٔ حق در دو عالم مصطفی و مرتضی — آسمان دین نبی خورشید تابان شاه نجف
مصطفی رونق فزای محفل کل مرسلین — صورت شمع ولایت در میان شاه نجف
سینهٔ اهل صفا رنگ چمن دل غنچه سان — مرتضی هر لحظه مثل نکهت گل در میان
مثل نور مهر و مه بالای چرخ معرفت — جلوه گر هر روز و شب هر زمان شاه نجف

ابر رحمت مصطفی بحر سخا مشکل کشا — مصطفی حاجت روا مشکل کشا مشکل کشا
ذات احمد ذات حیدر روشنی دو جهان — مصطفی شمس الضحی بدر الدجی مشکل کشا
صبح نجم شمس احمد و مهر سخاوت بو الحسن — مصطفی سرو گلی نور خدا مشکل کشا
در میان گلشن مذهب یکی گل هر زمان — رنگ و بو ذات نبی رونق فزا مشکل کشا
پادشاه کشور فقر و دین خیر البشر — قاتل اعدا در خیبر کش مشکل کشا
مظهر آیات حق ذات رسول پاک ذات — ساقی کوثر امام دو سرا مشکل کشا
جن و انس و حور و غلمان تابع امر علی — بعد احمد جانشین مصطفی مشکل کشا
سرور ملک نبوت بادشاه ختم المرسلین — شمس حق شهسوار لافتی مشکل کشا

منبع لطف تمام مهربان حسان معدن الشفا
زندگانی بخش هر درد و بلا در مشکل کشا

در میان هر دو عالم ظاهر و باطن دوام
مقتدای کل محمد رهنما مشکل کشا

مالک هر دو سرای کیمیا اشنای احمد دین
مصطفی الله جل بی بها مشکل کشا

باعث ایجاد عالم مالک لوح و قلم
مصطفی و سرور بهر هر دو سرا مشکل کشا

افتخار هر دو عالم مصطفی خیر البشر
انبیا و ختم کل مرتضی مشکل کشا

عین نور ذات باری احمد و ذات علی
مصطفی انبیا و حضرت علی عکس نبی

رونق افزای گلستان ولایت مرتضی
بی بها لعل بدخشان ولایت مرتضی

نور بخش اختر صبح نبوت مصطفی
نکهت گریبان ولایت مرتضی

تابع امر علی جود در ملک مور و ملخ
نقیب احمد سلیمان ولایت مرتضی

مدح گویان صد زبان گل های گلزار جهان
سرو باغ دین و ریحان ولایت مرتضی

هر زبان در ذکر او قدسیان بالای عرش
بی شک و لاریب سلطان ولایت مرتضی

تابع امر علی جبریل شاه اولیا
سرور دین میر میدان ولایت مرتضی

جلوه گر نور علی در هر دو عالم روز و شب
ماه دین و مهر تابان ولایت مرتضی

موج زن دریای فیض بوالحسن [illegible]
چشمه فیض زمان ولایت مرتضی

مصحف ناطق لحون سر قضیه کل اولیا | منتخب ملک فر و لوای ولایت مرتضی
رونق منصر امامت زینت ظل الله زمین | شوکت اسلام و دین شان ولایت مرتضی
شاه عالی رفعت مهر جبین والا مکان | بی گمان شیر یزدان ولایت مرتضی
درخشنده ماه برج نبوت مصطفی | گوهر یکتای نیسان ولایت مرتضی
مصطفی محبوب سبحان مفخر کل مرسلین | مظهر حق شاه شاهان ولایت مرتضی
رونق گلزار وحدت مصطفی سلطان دین | زینت دین باهر کل زکین امیر المومنین

سرور هر دو سرا مولا علی بعد از نبی | رهنمای مقتدا مولا علی بعد از نبی
افتخار انس و جان شاه زمین و آسمان | جانشین مصطفی مولا علی بعد از نبی
مظهر حق سرور کونین و ملجای امم | سرفراز از کل انبیا مولا علی بعد از نبی
پادشاه کشور دین زمکان بی شبه و شک | نایب خیر الورا مولا علی بعد از نبی
ساقی کوثر امام دو سرا و بیکسان | شافع روز جزا مولا علی بعد از نبی
ماه برج وحدت و خورشید برج هل اتی | مالک ارض و سما مولا علی بعد از نبی
جانشین مصطفی حیدر ید الله شیر حق | صاحب تاج و لوا مولا علی بعد از نبی
از همه اعلی و اولی صاحب الملک کو | شهسوار لافتی مولا علی بعد از نبی

مرحم زخم [illegible] ما جان — دافع رنج و بلا مولا علی بعد از نبی

ای ملک شفاعت عالم هر دو جهان — [illegible] و گدا مولا علی بعد از نبی

رهروشنی [illegible] راه عبادت [illegible] — رضا [illegible] مولا علی بعد از نبی

مرتضی شاه دو عالم [illegible] مشکل گشا — نور رخ حاجت [illegible] مولا علی بعد از نبی

[illegible] — مظهر رب العلی مولا علی بعد از نبی

در میان [illegible] سیاه [illegible] — لا فتی الا علی لا سیف الا ذو الفقار

اول و آخر علی صفدر علی — مصطفی کان [illegible] علم [illegible] در علی

ظاهر و باطن ز مخلوقات [illegible] — [illegible] محمد [illegible] علی

فیض بخش هر دو عالم مصطفی و مرتضی — شافع محشر محمد ساقی [illegible] علی

در میان آسمان دین برج معرفت — مصطفی خورشید [illegible] انور علی

عاشق و معشوق باری مصطفی و مرتضی — مصطفی مطلوب [illegible] طالب داور علی

مصطفی و مرتضی آبادی هر دو جهان — پادشاه دین محمد نائب [illegible] علی

مصطفی نور خدا حیدر وصی مصطفی — تاج بخش سروران دین [illegible] افسر علی

در میان معدن دین [illegible] — [illegible] یکتا مصطفی و بی بها گوهر علی

قائم

عازم تو دنیا طلسم ملک دین شمع و نبی | مصطفی سبط [illegible] یا حیدر علی

مصطفی و مرتضی نور خدا معصوم ما | مصطفی بحر طهارت طاهر و اطهر علی

درمیان گنج و گوهر و [illegible] بالا مکان | سرور کل مصطفی و بعد از آن سرور علی

[illegible] غایب از دو عالم مصطفی و [illegible] | [illegible] محمد جان علی و جان نبی پیکر علی

مصطفی مظهر الوهیت سپهر معرفت | جانشین مصطفی و یار و همدم و همسر علی

جرأت [illegible] را با جان [illegible] | [illegible] کوی مصطفی و بنده [illegible] خدا

نور حق لاریب [illegible] تو ای شه عالی جناب | اب کی [illegible] ای ذره سان [illegible] آفتاب

[illegible] | [illegible] چون موج محکوم حباب

یا علی یا ایلیا یا بوالحسن یا بوتراب

دست حق حل مشکل شافع یوم الحساب

[illegible] یا سرور دو جهان | مالک ارض و سما و حاکم کروبیان

[illegible] | حامل [illegible] درزبان

یا علی یا ایلیا یا بوالحسن یا بوتراب

دست حق حل مشکل شافع یوم الحساب

مقبل سبھی بزرگ صفت تمہی شاہنشاہ کا / محبت شاہی ہمکو ہمیشا ہی رسول اللہ کا
مرتبہ ہو جکو جا ہو دو جہاں میں بزرگاہ کا / وہ بندہ ہمیں ہے نعمتہ وظیفہ ہر دل آگاہ کا

یا علی یا ایلیا یا ابو الحسن یا بوتراب
دست حق جلال مشکل کشا شافع یوم الحساب

تمکو چشم معجزہ دیکھو جو سوئی گلستان / دیدہ نرگس ہو نکلتی حسرو دہو سر در دان
تخت گل ہو شگفتہ کیتے چمن کی در میان / مو نہیں مو نہ میں بکو کہتا غنچہ یا صد زبان

یا علی یا ایلیا یا ابو الحسن یا بوتراب
دست حق جلال مشکل کشا شافع یوم الحساب

سجدہ گاہ دو جہان ہی نقش پای مصطفی / سور مکھا دوشن نبی حیدری یا مرتضی
سب اعلی نسب اولاد ہو تمہی بام خدا / تحفہ ہو نہ حاجت مند مردو حسب ردا

یا علی یا ایلیا یا ابو الحسن یا بوتراب
دست حق جلال مشکل کشا شافع یوم الحساب

شاہ مردان ہو تمہی ای صفدر میدان تمہی / شیر یزدان ہو تمہی ای در بحر العرفان تمہی
نور سبحان ہو تمہی ای در منیر ایمان تمہی / مشکلیں مجہ پر پڑ رہیں کہو دو آسان تمہی

یا علی یا ایلیا یا ابو الحسن یا بوتراب

دست حق حلال مشکل شافع یوم الحساب

نور حق وقت ایکی مشکل وہ نہیں اپنی کھو گئے تھا	از نسب اپنی عطا فصہ برتقاضہ قدرت بجا
ہم ہو نور شمع بزم اس کا اور دونو جہنا	آپ جیو مسیری یا مدد اب فوج عمی ایلیا

یا علی یا ایلیا یا ابو الحسن یا بو تراب
دست حق حلال مشکل شافع یوم الحساب

کیون نہ یار طاہر شاہ طہ تمہاری داشت	تم علی برحق ہو تم اور مورد صلوات ہو
بزم خوش ... کل ذکرات کا ...	ہو میری حاجت روا تم قاضی الحاجات ہو

یا علی یا ایلیا یا ابو الحسن یا بو تراب
دست حق حلال مشکل شافع یوم الحساب

... کا وصف کل رضا ...	تحفہ ... ہر کاغذ خط ضلع گلزار ہو
زنگ ... یا ... نام حیدر کرار ہو	البتہ اب ظاہر ... والمیر الاذکار ہو

یا علی یا ایلیا یا ابو الحسن یا بو تراب
دست حق حلال مشکل شافع یوم الحساب

جان بخشی یا علی بن بچان تمہارا بارہا	گرد در و گرد ان اوسی نام ای کرنز فضا
ہمسری یا علی مصطفی سے تم کو باشبہ فدا	... فیضہ عم و بجنی ہم کو جہرا

یا علی یا ایلیا یا ابو الحسن یا بوتراب
دست حق ظل اله مشکل کشا شافع یوم الحساب

رب کا منظور کر جو دستخط اک بار ہو	پھر سخن جاپہ جان کو خیر سے مفہود ہو
سب کتابیں دریائے بخشش ہم سے ابرار ہو	پھر عزت سی یاس سب مرادیں سب اے ماہ

یا علی یا ایلیا یا ابو الحسن یا بوتراب
دست حق ظل اله مشکل کشا شافع یوم الحساب

ہو مدد اکسیر بھی یا شہ تمہاری کی یا	یار تیغی کیا در ... سے ان تر رود و دوا
وکی بھی ہمار عصیان سی بھی مجکو شفا	یا وصی مصطفی یا شاہ یا ارتضا

یا علی یا ایلیا یا ابو الحسن یا بوتراب
دست حق ظل اله مشکل کشا شافع یوم الحساب

مرشن تیر نو دم جا بھی جو جہان ہم یا مدد	روشن کلزار جنت یا نجف ہیں جو کبھی
بھی دم عیسیٰ دو کو یا جو نسیم اور ہر جا چلی	غنچہ دل کی بھی بھی ور پھولی ہر کلی

یا علی یا ایلیا یا ابو الحسن یا بوتراب
دست حق ظل اله مشکل کشا شافع یوم الحساب

ضامن تمہاری یا ہر سو ہی یا شن ملک ہے یا ما	ہر جنت حاصل کی ہر مرض حق سلامی دو کا

پیدا

جو نگاه جھور یک ایسی ھی از بھر آئینہ | جب ملک ... دیکھون تین ... رو در سیاہ

یا علی یا ابا الحسن یا ابو تراب
دستگیر من حلال مشکل شافع یوم الحساب

جس کا رہا نہیں ھی یارا | جانی سنے تیری بھی جان یارا
پھر کہو ... ہر جلد مین | ... دی نجا نجا خدا را
یا اللہ ... حسرت ... | لگ ہو کمانہ دردل کا ... ابرا
مین جیسی ... پھون ساری | گر جلد مینو سینے طرف نکرا
رکھ یار جو تو اپھر سے مجھے تک | تو ہو میری زندگی دو بارا
... دران سے ورنہ کھل کھل | مر جاؤن کا ھی پھر اشکارا
تہا مین تو قریب وقت رفتن | کیون تونی سے مجھے نہ تک پکارا
یون مجکو ... جاتے ھین ھاے | پن میری ملی ھی تو سدھارا
... کیا پھر ای ستمگر | کیا ظلم کیا پھر تونی یارا
رفتی و مرا خبر نکردے | بر بیکسیم نظر نکردے

ہے درد کی ... [illegible] | [illegible]
ہے شب میں ہجر کی [illegible] | [illegible] میں رات بھاری
ہے طلمہ زبان سے [illegible] | [illegible] ولولہ و زاری
ہے رات بزرگ شمع مجلس | میں سوز و گداز اشکباری
کھتیوں ہوں جو لاجین [illegible] | ملتی ہی کلیجہ پر کٹاری
دل [illegible] ہی [illegible] | [illegible] ہی [illegible] باری
[illegible] جہاں [illegible] | [illegible] داری
[illegible] افسوس ای جفا جو | نہیں تجھ سی [illegible] داری
کی تو نے جو مجھ سی [illegible] | ای یار نہیں [illegible] یاری
[illegible] | [illegible]
جاناں ہوں خدا جو تجھ سی [illegible] | روز و شب ہوں [illegible] کو
[illegible] | تو چھوڑ سکے کیا کدھر کو
[illegible] درد [illegible] | [illegible] دیکھتا ہوں [illegible] کو
[illegible] | [illegible] ادرا [illegible] کو
[illegible] | [illegible] ہوں اپنی چشم تر کو

لب آ ہوں میں دوڑ کر قدم جب — دیکھوں ہوں ایک بھی نامہ بر کو
کیوں مجھکو نہ ساتھ لے گیا تو — جانا تھا تجھے اگر سفر کو
ہمراہ تیرے جو نہیں گیا ہے — جلنا میں جلا تھا تو جدھر کو
اب جا کے کہوں نہ کیوں کہ ہاں — افسوس کہ بے خبر سحر کو
رستے میں ذرا خبر نکردی — پر بلبل نے نغمہ کر دے

عالم وہ ہی ہے روز روشن ہے — ایک تو بھی نہیں ہے کیا غضب ہے
دوری سے تیری تجربہ مرنا — اے جان تیرا بھی جان بلب ہے
یارب نہ کسی کو ہو یہ حالت — احوال میرا جو کچھ کہ اب ہے
پر تجھسے جو دم نہیں نکلتا — کیا جانے اسی کا کیا سبب ہے
جلدی تو آ اے بت بلای شکستہ — آ جا کہ تیری ہی یہاں طلب ہے
کرتی تو اجل کا ہے تصور — دھیان اوسکی سوا کچھ اور کب ہے
یہ کہتی ہے تجھ بن آتش — سب جانتی ہیں کہ اسکی جو تب ہے
جانی سے تیرے یہ میں نے جانا — خوبان کی بھی چال کچھ عجب ہے
دل لیکے یہ کرتی ہے بیوفائی — بس یہ بھی کوئی دلبری کا ڈھب ہے

رستے غمزے و عشوے سے نکرو بے | بر بکسیم نظمسر نکر دے

رونا موں کلی سی لک کی دلکی | وہ سنبل جو ہنستی جھن سی لکی

یوں ادر کئی اہ دلکی ٹکری | گل جیسی کر بڑی نہی جھلکی

نجھ بن ای سنک دل جو میں بیچ | کب جو لہو مرض الموت سی لکی

اب کہو ردل پہ شکر غم | ایا می جو جہر ہاتھن سی ملکی

می وحکہ پہ دکھ اور غم پہ غم اہ | کیا پا لیا مکھوں نے تیغ متصلکی

لکن نا جن غم سی دل نعل بن | جھلائی نہی ابلہ پا سلب جھلکی

خلقت میں نہیں تیری دنیا نہیں سبھی | قربان جو تیں پس اب دو کلکی

با نو میری پاس سی کھیں جان | یا سب نے نیا نہا تو نہی سب ہلکی

با شنہ و صل کر کب ہائی | پھر دل تیری ہاں کہوں نہ پلکی

زستے فتنے و مرا فسر نکرو بے | بر بکسیم نظمسر نکر دے

حور جنت جو نسی جما جلا جلی | اس جیسی سی کا نسن بو تیا جلی

جو درد جگر سی ہوئی بیبی | کب ادس سی گرا جی بند فاجا

جھرنا

یوں چشم مستی سے اشک خوں رواں تھا | دریا کوئی جیسے طرح بہا جای

تو پاس سے اور اٹھ گیا تو ہائے | مشکل ہی جو مجھسے اب رہا جاے

جیتے ہیں نہ موت ہی ملی [illegible] پا کو | ستم یہ کب اوس سے بھی ہلا جاے

یوں قصہ میں ہوں تجھے بغیر جیسے | زندان میں کسکو کوئی بٹھا جاے

مرنے کی خبر ہے کیوں نہ بھولوں | جب پاس سے تجھسا دلربا جای

کیسون دہان لینہ تیرے جی ہار آئے | اوس سے ہی ملک میرے پلا جای

بیٹھا رہوں [illegible] میں کیوں [illegible] | حیرت کی نہیں یہ کیا بھلا جاے

رفتے و [illegible] نکردی | ہر [illegible] نظر نکر دے

سمجھا نہ میرے تو جاہ افسوس | افسوس افسوس آہ افسوس

پابند وفا ہوئی اوس کا جسکو | منظور نہیں نباہ افسوس

صورت جو تیری دلاتی ہی یاد | دن رات ہے مہر و ماہ افسوس

کرتا گذری ہی مجکو دن رات | لی شام سے تا پگاہ افسوس

ملتا ہوں میں اپنی ہاتھ تجھ بن | شر کی ہم [illegible] لگاہ افسوس

اسنے تمنں دی کی دل لگایا

اردو مصحف تو مجھ سے ملی
بس دو ہی من ملت کہ جا [illegible]

میں کیا لکھوں جو کچھ حال ہے میرا
فرقت نے کیا تمہارا [illegible]

جھوڑا ہے مجھے کنج بیکسی میں
لی تو نے جو شہر کی راہ افسوس

رفعتی [illegible]
[illegible] تسلیم [illegible]

او ارمان ہوا ہوں یوں بہت جانا
حیرت کہ بہتر ہی کوئی دیوانا

بہتر ہاں ہوں ترا خراب تجھ بن
سینہ پہ تھوڑ کلیجی ہی ٹھکانا

اب دل کا وہ حال ہے کہ جیسے
بسمل کا تڑپ کے ہو تلملانا

کب تیری مٹھائی لگ گیا دل
قسمت میں جو تھا ستم اٹھانا

کیا حال لکھوں کہ ضعف سے آہ
دشوار ہی اب تو لب ہلانا

سلگے ہے جگر پہ تیغ اندوہ
دل تیر بلا کا ہے نشانا

جانا تمہا خفا مجھ سے تو بساری
لازم ہے تمہیں کو تو منانا

کیا تھی تو خفا یہ وقت رخصت
لازم تھا تجھے [illegible]

رخصت ہوں کی رسم در راہ الفت
ہونا ہی کوئی ہے یوں روانا

رفعتی [illegible]
[illegible]

بھولی نہ وہ گلعذار مجھکو | بہلاۓ کوئی ہزار مجھکو
رہتی ہیں جو سوئی جور نگاہیں | کس کا ہی یہ انتظار مجھکو
ساون کی دکہائیں تو نہ جہڑیاں | اے دیدۂ اشکبار مجھکو
کٹتا نہیں ہی کہیں کسی شکل | ہر دم ہی یہ اضطرار مجھکو
کیا ہووےگا شغل واں بہی یہ صبح | بس اے یہ بار بار مجھکو
جیتا نہیں تجہسی وہ جہاں تیرا | کیون چہوڑ گیا تو یار مجھکو
جب تو ہی سفر میں ہتو کیونکر | ابھرا نہ سکے دیار مجھکو
احوال برا ہی اپنی ہی اہ | رونا ہی لی اختیار مجھکو

رخصتی دم مرا خبر نکردی
بر بیکسیم نظر نکردی

گہرون ہیں رہا غم جدائی | مرجاؤن کا مفت بن بنائے
دریا کی جو بار دہار بار | بہان چشم نی سیل خون بہائے
ملتا ہون جو میں سزا ہی میری سے | کیونکی نہیں کسی سی ہی آشنائی
گہر میں وہ سمی لائی کہ خواہش | در تک نہیں جسکی نکہت آئی
لی راہ سفر اب ای عزیزو | وطن ماری جہاں لی ہو جدائی

بہانہ دولت کا تمکو فرح غیب سے آہ ‍ تو دل بھی دہا ہی جی دہتا ہے
الغرض اب ایک شعلہ جو کہ ‍ تن میں میری اک سی لگا سے بھی
اخلاص جو تمکو بہت تھا ‍ تو واہ تم اپنی کیون برا ہے
کافر تجھی رحم کچھہ نہ آیا ‍ اللہ ری تیری بیوفا ہے

رفتی و مرا خبر نکردی
بر بیکسم نظر نکردی

آئی ہی جو سب سی نظر کچھہ ‍ پڑتا ہوں میں سوچ کر کچھہ
دل صدمۂ غم سی ہو گیا خون ‍ ہی جوش پہ اب تو چشم تر کچھہ
کیا پوچھوں بھلا وہان سی اگر ‍ لکھا ہی نہیں پیام پر کچھہ
دل اُس سی جگہ لگا کہ تجکو ‍ کہہ جاتی ہیں لوگ اُسکی خبر کچھہ
بتلا دین خبر میں کیا جہان کی ‍ اپنی ہی نہیں مجھی خبر کچھہ
ہون خانہ نشین میں اسکی کیا میں ‍ ویران سا نظر پڑی ہی گھر کچھہ
رو دیتی ہین مجکو دیکھہ کر سب ‍ لیکن نہوا تجھی اثر کچھہ
اب اپنی جو شی سی راہ تو لی ‍ درکار نہ تھا تجھی مگر کچھہ
جانی تیرا چلن جی یہہ ہی کوئی ‍ قابل تو ہو دل میں فتنہ گر کچھہ

رفیقی در مرا خبر نکردی
بہ بیکسیم نظر نکردی

کیونکر نہ ویران بسی ہی فریاد
احوال ہی اپنا جائی فریاد

جب داد رسی نہ ہو جہان مین
پھر کسکو کوئی سنائی فریاد

ہولی ہی جو دل ترانہ غم
نکلی ہی عجب صدائی فریاد

فریاد نہین میری لئی اور
ہین خلق ہوا برای فریاد

الشوخ جفا شعار صد حیف
یون تو مجھی دیکھی جای فریاد

فریاد و فغان کروان ہون لیکن
سنتا نہین کوئی وای فریاد

جس شخص مین نہ ہوئی دل ستان کا
تو عرش برین ہلائی فریاد

ہو جب کہ نہ گفتگو کی جرأت
پھر کیا مین کرون سوائی فریاد

ہرگز نہ سمجھتی ہین توقع
کیا تونی پھنسائی ہای فریاد

رفیقی در مرا خبر نکردی
بہ بیکسیم نظر نکردی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہی ہر طرف جو مظہر اللہ جلوہ گر — بیشک مکان سجدہ کعبہ دوسرا یہی ہے
جرأت کہا یہ فکر میں تاریخ کی جو چھٹ — آئی ندا کہ یہ شہر خدا یہی ہے

زینت کہ تھا یہی ہر زمانے میں ہست بہ جود — تو شہر زادہ سے کا خمخانہ چھپا نہیں ہرا
جھلک کیا قدح عمر نو یہی ہے یہ تاریخ — بھری سواری کہا نو جوانی شاہ جہرا

جو کہی جا افسوس کہا یہ جو فنا میں — خورشید امارت مسلمانان جلالت
یہ مطلع یہ بن گلشن بھی جو کہا ہوا — تھا جسمی کہ سر گلستان عدالت

صد حیف کہ جامع نفس پر اہو دو تہ خاک — تھا اکرم سخن جو لیہ ایوان عدالت
ہو کر ہی یار ارسطو کہو نہ بقراط بس — منصف زمانہا جو سخنداں عدالت
جرات نے بس افسوس کہا زبہ لکھی تاریخ — تواہ شا مطلع دیوان عدالت

جو نو گل شگفتہ گلزار حسن ہو — او سبزہ خزر ضعیف کہ باد خزاں چلی
جیسی بہار گلشن جوانی ہوئی ستم — جوں غنچہ اوسکو دست فنا ناگہاں ملی
سینہ ہو اس علم سی یہ کیوں شکل گلبن اہ — جوں لالہ داغ بر کئی ہے دل جگر جلی
ہی ہی اجل کا ہوئی بر اود جیسی جای — اندر زجلی سکی نہیں لگتی نہیں بہلی
موزوں کی دل پہ گری کیوں نہ کوہ غم — گل سا بدن جو موزوں خاک کی تلی
بحر جہان وو در یکتا ہو نو ہا تی — جوں شبنم اشک گئی نکلی نہ ہر چشم سی ڈھلی
جرات نے رو کی سہ کہی تاریخ رحلت اہ — [illegible]

کہ جسکو ادا نماز مغرب ہواہی — جوں مہر ہوئی غروب نگہ سر کو جھکاہی
ملک فلک تاریخ وفات — افسوس جوانی مصطفی خان کی یہاں سی

بلبل بھی اوسکا ماتم کرتی ہی بیاز — جو ہوتی اوسکو بہرہ صبا ہمیں وہ بلبلی
بجرات ہمکی جو فکر میں تاریخ جاہ سنکے — آئی ندا کہ ہوز جہنمی سنبل سبھی

جہانکی باغ کو دو غیرت گل — بیابان کر گیا افسوس کیجی
یہی تاریخ ہی رحلت کی اوسکی — خلیل اب وہ گیا افسوس کیجی

بجہان رفت مہر شمس الدین — شدہ عالم بچشم خلق سیاہ
سال ترحیل اظہر است کہ شمس — زیر ابر رفت سوی گردید آہ

مرکر گیا سقر کو جو وہ بانی فساد — ہو اوراست جہان ہمیں ہوئی بغض اور حسد
خس وہ ریا و مکر و دغا یاری و نفاق — جاتی رہیں اب دہر کو تنہا ہمیں دست رد
ویران قمار خانہ و میخانہ ہوگیا — یعنی وہانکی لوگونکو سکی رہی سند
ماتم میں ہیں ہیں ماسی و فاجرہ یعنی اب — لگتہ ہی کاکون ہمکو اعمال کی سند
شیاطین کی کمرہ کرہ در کلو ہوا — اور چشم جام میں بھی ہوئی عبرت
ہی بعد مرگ اوسکی فرابی کہ طرفہ نقل — گھر ماہیوں میں رہان اسی سنو بچہ وہ لد

بجز

جسنی کہ ایک صاف جراحت پی جب اوسنے پیا | ملبا تو بہر درد دل غم جو او دشمن احمد
سر اپنی سے بہر رکھی پیا اور کبھار کر | بیکھا تو اوسکا خاک میں ریشی ہکا حسد
پامال اوسکو خوب سا کے ہو گئی کیا | اوس دشمن علی کا ہوا جب سے حال بد
نہ رفع ہو کر سے پری شبا ملنی اور جنس | عمر عزیز ہر طلت کہ بر باد سپرد در

ہر بات طلسمات جہان کہی بیان کیجا | تا شرح حالی جو سب و قصہ رضوان کہی برابر

بسم الله الرحمن الرحیم

لکھو رو رو سلام اوسکو کہ جو مارا شہ را ہے ہمیں
ہوا اونکے تخت جگر جس شہ کا کہ گری ہوا زمیں

سلام اوس زورق بحر ولایت پر کہ جو جس پر
غم و اندوہ و رنج و درد کا طوفان اوٹھا زمیں

سلام اوس پر کہ کنبہ جسکا سارا شہرا ہے جی
اوڑائی کربلا میں اوس پر کتنا کیا جیہ ملا زمیں

سلام اوس پر کہ جو لوہو کی دریا میں ہوا غرق لہو
نہ کچھ بھی پیا شفیق اوس نے کچھ اشا رہیں

سلام اوس پر کہ جسکی لاش پر یوں لکی زہرا
بلا میں لیکی اپنی لعل کی ہو دو کیا زمیں

تسبیح پھیرتی چاروں لعل کیوں مسیر شہرا ہی تو
بہ ماں دواری بچی کی کیا بدست دعا زمیں

ہوا کیا اپنی سنو ونیں کیا وہ تخت سلطنت شاہ
شہرا ہی چا لیے تیغ کو اسیر و عسر لہ ہمیں

اکسو نکو سنا میں ستی پیتی ہی جواب سے
از جہد ستیغ جی جاکے تو کو شہرا زمیں

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible]

[illegible] مہندی | [illegible] مہندی

[illegible] مہندی | [illegible] مہندی

بنی قاسم کی عجب رنگ سے ای مہندی

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

بنی قاسم کی عجب رنگ سے ای مہندی

[illegible] | [illegible]

[illegible] افسوس کنان | [illegible]

بنی قاسم کی عجب رنگ سے ای مہندی

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

ابھی جو تلطف سے دولہن کو بٹھایا ہی تھی ۔ کہ رنڈاپے کا سامان اوسکے لیا ہی جی
تہہ فضائی جو اوسی نے نجت دکھایا ہی تھی ۔ یا نوسر مست شہ کے کہنی ہی خود لیا ہی جی

مہندی قاسم کی عجب رنگ سی آئی مہندی

گھر میں شادی ہی کہ ماتم نہیں معلوم ای وائے ۔ ماس سے سب جاتی ہیں ہونکو معصوم ای وائے
حال سو غم کی عجب طرح سی ہی اور دھوم آتی ہے ۔ خاک اوڑاتی اکبر کبھی ہیں زینب و کلثوم آتی ہے

مہندی قاسم کی عجب رنگ سی آئی مہندی

اکی حرمت مجھی کہتی کہ نہیں ہاتھ پہ لطف ان ۔ کیا خدا نے دی قاسم کو کہو کوئی از زبان
معنوی ہند ملک و نہلاؤ قوم کا دریا ہیں رواں ۔ ماتم شہ ملک کی سبھی کہتی ہیں سب خورد و کلاں

مہندی قاسم کی عجب رنگ سی آئی مہندی

غرض شہ قاسم اوپر تھی صدمے ملال ۔ نور چشم حسن اب نہ تھی بصارت سے علام
اور کوہیں ایک مقبول میرا ہوئی کلام ۔ روتی ہیں آسی مصرع جا سنو کر سن خلق تمام

مہندی قاسم کی عجب رنگ سی آئی مہندی

دکھلاتی نہیں دنیا جو چاند سا مکھڑا ۔ جو دل سے گذرتی ہی ہیں کسی کہوں رو
رہتی ہیں نہیں دفتی دل کنول کی ات محکم ۔ کوئی نہیں اب داد رسی کی بہنا نکو

مہندی قاسم کی عجب رنگ سی آئی مہندی

بابھن جھڑ دینا گردن جو جن کھولٹ | کتھوائی جو کردن اندر سب علی ذوالفقار ھا کھی
جیھتی جو ڈیہہ کیتی روولا اسکی کنی ائی | ائی ھا بین ھر جھڑ جی اٹی پیاسے

پیھائی بین تیر جا صدقی کھوئن رنھن جی کور | سرتن پہ نھن تیری اندر نگری جی سک
ھیکڑ جی تیر ابھر مان ادیسر نیہن انکب جاندا | جادر بہی جسی لا انک نگو نماڈ ھو اسی

اڑ ھوائی نھن جادر نڑ ما کمین رلنا جی | رلنا جی بن نیہہ اندر دھو سب بین طبا
ملتا جی نوادر نوہو ھر زخم سی دلیل جھ | دھیل ما جی اھوات جتنا سبل نھوہ ائی

ائی جو نھن رنھن ابر دم کئی پہ تیری جا مات | جا الف جی عجب تیری کیا ہینجا پہ صورت
جبروت ھی نہیں وکھی ہیوتی پہ میری قیمت | قسمت ائی ھمی جی کیا نرلی پہ دکھلائی

دکھلائی نھن دتا دجاند ساگھر اجو | جھوڑ پہ کنڈ ٻئی ھی بن کسی کہینڈ روز و
ھیئینھن دنیی دا لکھو لکی اب مجکو | کوئی نھن اب والرت کسی کا ھون نیناسی

نیہں

تنہائی کا غم تجھ بن کسے میں کہوں جا کر | اکبر ملیں کٹتی میری غمخوار جو تھی یکسر
سہتی مجھکو نظر رہتا ہے انکی بھی تن پر | سر دو نفس میں کٹی ٹوٹی بہن فاطمہ کی جائی

جاتی ہوں میں زہرا کی پیاری کہوں کیسی | اسے کہوں جو میری کوئی داد کو یہاں پہونچی
ہو بچی بستہ جب تک غمخوار جو تھی مہ پیسے | میری بہن جسکی کی ہے نہیں اب یہاں ہائے
بھائی ہے مجھی اپنے بھی

بھائی نہ مجھی اپنے ہی بہن رہے میری بن آئے | اب کاش نکل جاوے جی بیکسی سے ہے مطلب
لب پر ہے میری فریاد اور دل میں ہے تمام تب | تب جینے ہو موجب ولی کا صورت ہے میری دکھلائے

لائی ہے مجھی قسمت کہوں اس دشت میں وا ویلا | لائی ہے جو یہاں میری بے کسی کو کٹوایا
یارب میں کہوں کس سے جو مجھکو ستم دکھایا | کہانی کی نہ تابی کی ایک شکل نظر آئی

ای بیبیو بیاں دو مکو آئی ہے موت اسے جلا | جاتی ہے ہر گز رہیں بس جان یہاں بسی گذرا
رانی ہو ہی جب نگرے رنگتی میں دکھا | یارب مری کہوں کشتی اس چرخ نے دیوائی

ڈبوئی تیری کشتی طوفان حوادث سلا | الا ہوں میں طرح کا بیاں کاہے کہ لکھنے میں تیری ہجا
بچا لیویں کہ ہے اسکا میراں ہوں داد بلا | ناچار اور ھر دم کہوں ہوں میں کہ تو بیڑا بچا

کبریائی زینب کنیز ہے سو در در گھر | اے کہ ترحم کا ہی کون اسکی حالت کر نہ ترحم
ہر انوسی حرارت کا اوٹھنا ہے اسے | ہر وقت جو نیکی اسکو ماتب جو دو دبا دائی

ہے تعدیر حشر کو لائی زمین | آئی تھی اوسکو قضا مجھ کو لائی زمین
جلکی آنکھوں نے دیکھی ہے قبر اور کیا سہا | کیا صعوبت اوٹھی انہیں نے دکھائی زمین
بس انہوں نے جیسی دیکھی نہیں عہد کو اوک | چاندنی سے ظل وہ تیری پہ جہرائی زمین
جو کہ تھا آتش دوزخ کا بجھانے والا | تھر تھری تھی نہ سا تو بھی جسکی بجھانی زمین
جنتی ہر مصطفی لیے الہی اوٹھانی ابتلا | لاشیں بھی اوسکی نی لاشۂ زمین
روز محشر جو کوثر کا لٹانے والا | لب تشنہ ہی تیشم اوسکی پلائی زمین
جن کی ماں سے تو تشنہ بہتی تب ہی لئی تھی روتا | تھر تھری تھی صدا اوسکے کلا کی زمین
جس نے بیتی تھی پیاس اس کی بیتی تپتی زمین | اوسکی تھی کہ بیری نہی سناعی زمین
محو دیدار بنا نقاش ازل ہی جسکا | کھینوں نے سود و تصویر بنائی زمین

نونہال ایسی گرتی ہیں منہ کے بل جو بیدا
تہا کہیں چاند سی صورت وہ ملائی رہیں

جیسے ہیں پیاسے بنکی نو نشیں
اونکو مادر بہی نہ گئیں اور لائی رہیں

ہاکہ ہو سیجا نہیں ساقی کوثر کا پسر
اوسکی بچوں کو ہو پانی کی تباہی رہیں

ہی جہا احمد ثانی جو وہ اکبر سا را
وو محمد کے نشانی نہی مٹائی رہیں

ہی اصغر جو کرے منہ کا ہو کا تب اب
شہ کی تمال کلی اپنی نہ کہائی رہیں

خشک حلقوم ہوا لو ہو بہی ترنجی کا
تو بدیا نکی وہ مرگ بتائی رہیں

مانو کتنی نہی کہا جہا لی سنی لگ جا تارے
ای ہی دو دو بلائی تیری وا ری رہیں

ہا ہی وہ شاہ کا بہائی جو اوٹہا تا تہا علم
اوسکی تشبیہ جلال آتش او نہائی رہیں

ہا ہی وہ قاسم نوشہ جو لولن ماتا تہا
جسنی مہندی ہہو اپنی سی لگائی رہیں

سر عین تہا جو شہلا سو کفن اور بہاتا
شغل اوس بیاہی رنمائی کی ساری رہیں

اہلک شہ ہی نہ وہ لین جا تنہ نہی دولہ کی
صبح کی ساری برات اب گنوائی رہیں

جا کی سرتکیا سوار خانہ بہرائی اور ہاتہی
وہ نول بیاہی اوس نہی ای رہیں

دیکہہ لو ہو سپی پہرا اپنی منی کی صورت
تنہی بہنی نہی محمد کی ور ہائی رہیں

اسطرف کتنی نہ دیت نہی کہ ہی جی بہائی
تیری صورت ہی نہیں دیتی دکہائی رہیں

اسقدر تو ہے یہاں کہ کہ کی سکینہ کو رکہا
جہو ر دمان جو اوسی ای نہی بہائی رہیں

ہوئی صدق سوں تو محمد دکن ہو باہر بالی   کہ حسین حسن کو ان میں شکل ہی ذرہ

رب نا بنا ہوں کہ ہیں بیت فرزندی ہی   نسبت ہی سرور ہی اس نسبت سی ہی جاں

ان نور میں جس جو جاوہ لا نشین ہیں جو   انکو دیا حسن کی ہی ایک دین امام جہاں ہی

لعل یسین کیا کہی جرات سخن یارا سخن   ہیں کہتے نور خدا کی سبی فرزند کی

نام کی یاد کی شمع ولایت کی ہیں نظر   روشنی سر کو ہیں یہ راہ

کہ یہ سلام او سبھ جو ہی جان حسین شاہ ہمیں   کہتی ہیں ارض و سما ہی حسین لکھ ہیں

ہوئے رہنما سر ہی ہر ایک کو خدا ان اونکو   ہو کی خسنو کیا او حسین او حسین

نور ہے جا او نچی جاہی روشن فلک دیں آپ   برج امامت کا ہی مہر حسین ماہ حسین

ہوئے ملک ناظم بطن بیچ رہتی ہیں بیسلام   بارہ نسبت کی کہتی ہیں حسن کاہ حسین

حضرت ملک ولایت ہی علی شیر خدا   اور او من شاہ کی خشمت ہی حسن ماہ حسین

رہ روان رہ دین ہیں سچی بہتر انکو کہی   کہ خدا دین بہ بنا او انکو حسن راہ حسین

آج لگ عاشق خانی کو نہ ہی ایک جدا   کر بنا دین ہیں بنا او نکو حسن واہ حسین

فی الحقیقت تو دو اک سجلی کی ہیں نور   ماہ نبی مجازن کہو تم خواہ حسن خواہ حسین

ہیں بہت سعادت تاج کی دیکھو ہمن از ب   روشنی کا دیکھی با شاہ حسن شاہ حسین

کہ جو سلام سے انکو دوا دیں امام کو آتا ہے
جو بیت خاک کی مانند ہی وہ نام کو آتا ہے

حسین ہیں جو شک ختم بو بخشی گنا
الٹی کا حشر میں کوثر کی دو ہی جام کو آتا ہے

کہری ہی چشم فلک سے یہ خاک پاک اوسکی
ادب سے جھکا الٹی گنبد امام کو آتا ہے

نہ سر نہ تانہ رکھیو بجا رحم اہل جفا
دعا ہی حق نے یہ شبر کی سلام کو آتا ہے

سلام اوسکا ہے ختم کلام کو منظور
تو لیوں سلام نہ بخشا ہی ہر کدام کو آتا ہے

سلام جاہی تون ماتم حسین کرین
نہ صبح سینہ سے ہوئی جدا نہ شام کو آتا ہے

اگر یہ تو بخشی کرنی ہے ہمیں الکشرت کی بات
یہ سر ہی کس نے ادا کر و سینہ ہی کام کو آتا ہے

تو اوس سے کبھی کہیں تو سن امام کی در پر
یہ بہرہ سجدہ ہی سر اور ہی سلام کو آتا ہے

کبوتر ہی منبر روضہ پاک اوسکی قد والجناح ہی نما
الٹی ہوا کا نہ رہنمائی جلی کام کو آتا ہے

وہ ہی بچا یہ ہر چند ہیں رہی زمین پاسی عرش
جو راکب اوسکی کا لک جائی بیت الکرام کو آتا ہے

نجم جرات جو طلوع روشنی دو ماہ
لگا وہ مہر سی تک دیدہ غلام کو آتا ہے

سند اگر ہی سلام شبہ سے بلا تو اوسی کیا بہتر
اگر توفیق دی ایسی خدا تو اوسی کیا بہتر

وہی شبیر تو حق کیا ہوں جس نے جر کیا دم
جو ہمی راہ حق میں سر دیا تو اوسی کیا بہتر

یہ تو فرشتوں کی بھی عصمت سے ہی اب سرو بنی ر
جو ہمنی راہ حق میں سر دیا ہو تو اس سے کیا بہتر

بیعت نہ کی منافق سے یہ ہی تسلیم کیا ہمکو
کلا بیخ رضا سے کٹ گیا تو اس سے کیا بہتر

ہے

بیہودگی میں بہتر دی ہمیں حق
لہو اپنی محاسن پر ملا تو اس سے کیا بہتر

بھلا گھر ہماری نانا کی امت کو ضرر بخشیں
گھر اپنا اسمیں گو ویران ہوا تو اس سے کیا بہتر

بھلا راہ رضا سے تو نہ ہمنی اپنا منہ موڑا
ہر اس رستے میں گھر کا لٹا تو اس سے کیا بہتر

بھلا عذر لعین تو کہلائیں ہم بجز شہادت کے
بہار اس جا پہ ہے پر تو اس سے کیا بہتر

جو بچی بھلا کر مر گئے تو مر گئے اچھا
رضا پر کٹ گئی خاک پر تو اس سے کیا بہتر

جو رتبہ ہی عبودیت کا اوسکو یہی لازم ہے
خدا پر گر ہوئی ہم سب فدا تو اس سے کیا بہتر

تو بس اب ہو جو عاشق خدا کا اوس سے دل لگی
اگر کہتی ہے سر اپنا دیا تو اس سے کیا بہتر

یہ اوسی پر ختم جرأت ہی کہ بس ملا کی امتی
بشارت دی ہمیں شہیدا تو اس سے کیا بہتر

جب چلا شہر مدینہ سے حسین ابن علی
رو کی یوں کہنے لگی فاطمہ صغرا جی جی

کیا صغری حزیں سے تم کہاں جاتا ہی جی
چھوڑ نا ہی کوئی بیمار کو تنہا جی جی

جب یہ کہا اوسنے بکھر میں تو لگے ہر ماں جی
بستر غم پہ بکھر رو رو کی مرجاوں ن سکھی

ادہر

اب تلک بھی ہوں تیری ہی کرم سے بابا | جی تیری کا تیری جانی کی غم سے بابا
اور جو جانا نکلی ہی جدا ہی الم سے بابا | زندگانی ہی میری تیری ہی دم سے بابا

ہائی جس وقت سے مجھکو نظر آوی گا
گھر میں کیونکر لگی گا جی میرا گبھراوی گا

ہائی بابا مجھی کچھ نہ وطن میں ہی غریب | کیا دوا ہو گی میری کون بلاوی گا طبیب
مجھ سی بے ہری نعش اٹھی ہوں مرنا کی قریب | لدرد ہی کہ تیری ہاتھ کی پانی ہو نصیب

دم آخر جو جو اونکا تو منہ میں پانی
بعد مرنی کی نہ ہتلی کی بہتری روحانی

اپنا احوال کہوں تجھسی میں ماکی بابا | سطح غم سی میری جان کی نرلی بابا
اپنی میں ہاتھ میں بیمار تا دل بابا | اور تم مجھکو گھرانی لگی سمجھی ہی بابا

ایک تو بیمار ہوں اور سیر جو غم کہا دیکی
کل جو مری بہی سو آج ہی مرجاوینگی

مجھکو بہی لگا حیف مجھی تم کرتی ہو بیمار | تم بار تب میری ہا ہوئی کو سی ہی دشوار
مجھکو یہ جانی ہو کیوں گھر میں مجھی تم بیمار | کچھ رہیگا نہ میرا اپنی لگانوں میں وقار

ہو مرض جسکو اوسی چھوڑ کی جاتا ہی

بت کے بیمار کی احوال پہ رحم آیا جی

دیدہ یا سرو روتی تھی یہ جو ہیں آدمی کہنا
اور شفقت سے یہ جلد کہ وہ منت سے کہنا

وہ بھلا سا کہا تیرا ہی نگہبان خدا
کیونکہ بیمار کو دونی جو شفا کا ہیں بہلا

جس گھڑی کی زدہ ہیں کیسی باتوں کا
ہیچ کر بینائی کو پیری تھی بلبلوں کا

کہ کی جب شاہ جو رخصت ہوا فت آئی
آنکھ کی کنیا تھی جو ایک کی دو جدائی

ہوا بیمار کو یہ اور الم تنہائی
کہا یاد زمانہ تھا یار وہ سبی کاہی بہائی

اسمیں گھبرا کے جو در داری پلک جاتی تھی
سر کو پھر انکی دیوار سے ٹکراتی تھی

کبھو موند ہے ڈھانکی بستر پہ جو روتی تھی پڑی
انسو آنکھوں سے بہتی تھی ہیچی الکی ساون کی جھڑی

کبھو اٹھ بیٹھتی تھی اور کبھو ہوتی تھی کھڑی
بیقرار سی اور سی جی میں تنہا ایک گھڑی

صورت مہ ایک کی جب یاد لوسی آتی تھی
جان بسود مکھ دمن ملک کی رہ جاتی تھی

کبھو روتی تھی کہ تھا جی مری بیماری بابا
اپنی کماب مرجانی سی تمہاری بابا

میں تو مرتی جاتی تھی میرا بیکلی ماری بابا
کیوں نہیں جی چھوڑ کی بیمار سد ہاری بابا

ادہر

اور بھی ٹوٹ پڑا دل پہ مری غم کا پہاڑ
گھر کو دیکھوں ہوں تو گویا نظر آتا ہی اجاڑ

اور نہ پہنچ سکتی ہوں طاقت سے ہوئی بھی زائل	تم سفر جو ہوئی چھوڑ کے مجھکو بیدل
توہی سمجھا دیکھا میری بنی اور مہر اب	اپنا انجام نظر آتا ہی مجھکو مشکل

جیتی رہتی ہے تو کاہیکو یہ غم کہانی ہیں
ایسے جینے سے تو بہتر ہے کہ مر جانی ہیں

غش غش ایک تو ناطاقتی سے آتا ہی	تشنہ دیکھوں ہوں تو گھر کا لی ہی مجھی کھاتا ہی
دل کا ارمان مری دلہی میں رہا جاتا ہی	اتنو جری کی سوا کچھ نہیں بن آتا ہی

یوں ہی جینی رو رہکی میں ہنسا سا جی اپنا دونگی
تم سفر ہوئی تو ہتی مسافر ہونگی

جیسی کہتی تھی کہ جی جی مری بہائی اکبر	چھوڑ کر تم بھی گئی اپنی بہن کو مضطر
ہے نہ سمجھی کہ یہ بیمار ہی میری خاطر	ہائی بیبا نہیں تھی رحم نہ آیا مجھ پر

اب کسی شکل سی تم تہر او نگی بار
آخری مجکو ملکر دیکھنا ہووی دیدار

جیتی بیتابی سی یہ اوسکی دل مضطر کو تھا	گھر کو یوں دیکھتی تھی جیسی کوئی کانورا

اونچی بستر سے تو ماٹی بھی بکھرا | منہ سے رکھتی ہی بابا بہتری دور گیا

کہہ بنا زدن آدمی اور سیمن وہ بین ہی دلگیر

... بھی جانی ... کی زینتا ہی اسیر

شبی ہبانگی جھوٹ اسی بیادلاتی ہی | جیسی اکبو نسبی للہ اسکی وہ ملال ہی

اور قربان شلوکی کہ اوہر جانی ہی | مان لی پاس کہری اوسکی سے قربانی ہی

اب جلاؤں میں کیونکر میری بیماری اصغر

چھوڑ بیمار مجھے تم ہی سدھاری اصغر

ہی نہ سکی ہم اور رہی میں بیمار | پھر تیری درد جدائی سے کیونکر ازار

سانس لیتا ہی بیمار ہی مجھی انبوہ شوار | نہ تو جینا کو ہی میری ہے نہ ہی دلکو قرار

گھر جو جاتی نظر آتا ہی تو گھبراتی ہوں

کبھی جب ہنستی ہوں اور کبھی ملاتی ہوں

کاش مجھے بھی خدا ای تو بیمار ہوتا | اور خدا کرتی بھی ... کا

دیکھ روتی بھی جو کرتی ... | ... جدا کیجو ... کا

معلوم ہی تو ... ہی ... ہے

... ہی ... بیمار ہی اب

کہیں تھنٹا جو اصغر کا وہ باد آتا تھا | تن سی بیمار کا جی ہائی چلا جاتا تھا
اُس پا چمغانہ کسی شکل پہ دیسی بیابان تھا | دلمیں اُدس بچی کی رہ رہ کی یہی آتا تھا

دیکھوں اب ملتی ہوں انہو سی میں کیونکر جاکر
طاقت اور تشنہ لبی یہیں اور کیا فاصلہ دور

دل ہی دلمیں کبھی کہتی تھی یہ با دیدۂ تر | مجھسی بیمار کا دیکھوں کہ ہوں جتا کیونکر
اب مسلمان بھری ناتی جو جی گھر کی اندر | ہائے تو بھری بنہ رہک لے رہر ہا بانسر

مجھکو لازم ہی کہ خدمت میں انہیں کی میں رہوں
کام کسی آئی ہی لعنت مجھکو کس منہ سی کہوں

ہائی بابا والی یہی جو سوختہ سکینہ اُدسکو | دہر از برگ نظر آتا تھا صحرا اُدسکو
جہان نکلا سو چمن تھا یہ گو نہ رابستہ اُدسکو | گھر بس آتا تھا لیسہ بیابان اُدسکو

اور بیمار کا اب حد سی جو مرجاتا تھا
ضعف سی دور و بہم گنگ آدمی کی غش آتا تھا

عرض سی کہہ یہ اتی نادانست مجھ کو کیا ہوا | انتفاعا سا نہ میرا بوئی بہی کیوں بستا جاں
حسنہ پیاری یہ رب سیکھتی ہی یہیں حیران | ساپی ہوتی ہوں ابھی شہبے لکھنی ہی زباں

ابھی کچھ ہو جی کیا دکھ پہ حیران

[illegible] یا رب [illegible] کہ تک مجھکو لا دی [illegible]

الٹی ادھر [illegible] سب کہیں مجھکو	کیونکر [illegible] ہی [illegible] مجھکو
یاد آئی جو [illegible] برادر [illegible] مجھکو	[illegible] جاتی ہی [illegible] کہہ کر مجھکو

جو [illegible] میں [illegible] دکھلاؤ نہیں
جیتی [illegible] پر جاؤں نہیں

ایک تو [illegible] ہوں بعد سے [illegible]	تسبیح [illegible]
[illegible] برادر [illegible] انکھیں [illegible]	[illegible] ہی [illegible] عالم

[illegible] کو [illegible] نہیں
کچھ [illegible] ہوں [illegible] جاؤں نہیں

یا نو [illegible] کی [illegible] ہی جی اب	نہ کوئی [illegible] رنج و تعب
نہ [illegible] ہی غذا اور دوا [illegible] غضب	[illegible] بھی جاگتی سب

یاد کرنا مجھے [illegible] بابا کا جو [illegible] تھا تب
[illegible] جان [illegible]

[illegible] صورت [illegible]	[illegible] جاتی [illegible]
[illegible] سب [illegible]	[illegible]

ہم سے نہ لو سبی بچہ جو جو کی سب جہان تھی
اور روز کو کی ہے سبحان ہوتی جانی تھی

بیچی میمار دو در رو کی کھی ہی ہر آن — گہ یہی کے حقمین میری تمنی ہے ای امان جان
گہ یہی غم جی تو بین ہاسی جاؤ نکلی ندان — دم لبون پر ہی میرا ہون کہ بی دم کی مہمان

دلمین حسرت رہی ملنی کی جو دم جاوی کو
ہای اس وقت گیا ملنی کا بھی سلوک

ہی گیا مجہ ہی کو کرتی ہیں تم اما بیمار — بجہ کیا اور ہی ہی در جدائی میمار
جی جو خنم میرا ہی کیا مستانہ لیجا تا بیمار — ہائی کیا میری بھی خاطر ہی ہو لدی و شوار

ایسی اب تم جو مری تن سبی نکل جاو لگا
لون بھی بعد کہا اور کون ہے دنیا وی کا

اپنی صورت مجہی جلد اکہی اب ہی کہلاو — فاطمہ صغرا تمہاری کہی صدقی آو
ماں صبان جانکی رہی ہو رو رو تم بلواو — عالم نزع سبی جو مشکل مجہی چہرہ دکہاو

لو خبر جلد میری تمہی جب تا جی ہی ملکان
کہ یہی غم ہی تو مر جاونگی اپنا ما جان

کہی سیہ نکلی جو صورت اوسی ملوا دی تھی — حسنکی تمہی نہ جو خرابی سی رہ جاتی تھی

ہم ادہی کہتا نہ تھا اس عشق کو جو کہانی تہی | الجہنہ خموشی کی تھی جب سخن انکی تہی

دلمیں ہیں سبہی بہ حسرت انہیں اور دیکھو

ہوگیا ہے کیسی یہ قسمت میں لکہا تہا رونا

ہنسی عباسی کو جو یاد ہے کہتا رو رو | ایسے ہی مجا ماں کی ہیں شکی تم ہی مجھکو

مخلصی قسمی ہے جو تجکو ہے جتنا ہی جو | لو ضرر انکی جلد ابنی ہنسی سبکے تو

کرنی تہی صدہا ہیں ہنسی ہمگو جیسی میں رکہود

ایک تو بیمار ہوں لعد کو سری ہوں ہمقدور

کو دہن بی بی ہی سکنہ کو منہانی ہو گی | نہیں بیاشکو ہی چھپالی سی لگانی ہو گی

جو کہنی جو نانگی دو ذلکو دلانی ہو گی | بردلانی اور شتن ہو کہا نہ کرانی ہو گی

فکر ہو مجکو نہیں ہر ایک کی دلدار ہو کا

تہی بردہ سیاں نہ ابا میری بیماری کا

یہ سمجہنی ہوں کہ تم دہنی ہو جو اخون بہرجا | یہ جانی ہیں ہیں مرغی بیکا یہ حالت جگا

ہیں جو بیمار ہوئی تہی درو جہ یکہن بہجرا | [illegible] جانی ہیں رب تیکا جانی میری

مجہسکی جون [illegible] بنکتی [illegible] کی

[illegible] مجہپر [illegible] تما ہم [illegible]

بجی

ابھی گھر والی جو زنہی کی یہاں تک رونا
گرد جی جینی ہی طاقت اوسی رورو کھونا

اور عجب ... کی دیکھنا انکا اکٹ کرنا
روز و شب درد جدائی سی نہ ایکدم سونا

اور کچھ کام نہتھا اوسکو سبھی صبح تا شام
اپنی بھرتی تہی وہ ایک گالی بی یام

ہم کیا کر کوئی ایسی جدائی تہی کبھی
اور جو دنیی تسلی کرنہ روا ای سبے

شکل کوئی روز کو تو دیکھتی تہی یا ماجھ کے
ہاتہ کر مجھسی تو بیجا کوئی دم اپنا جی

تو بھی کہتی تہی دو درد اپنی سی بانالہ و فغان
کوئی بتلا دی مجھی قافلہ بہا سے کہان

اور بیلانی کو تم دلکی جو کہتی ہو ہائی
تو بہہ فرماؤ کہ کس بات سی دل بہلاتی

جسکو ہنگار سمجھی صورتی نصیحت بانی
جب وہ بہی ہو نہ بہی گھر بین نظر کوئی نہ آئی

سچی پہچین سی کیا کاک نہ رودی کیونکر
رو رو بہین وہ غم فرقت سودی کیونکر

ابھی سنتی تہی بکھانی میں جو بہن یہ احوال
وہ بہی گر کرتی اپنی بھی خوا کسا بد حال

چند نہ جاگی کہ زمانہ اسے ری جی بہ ملال
سو نواب اپنی جی بر اس بات کو کرنی ہی خیال

کیا کہون سخت میری جان بر ہی اپنی عذاب

سو رہا نا سکو رخصت جاؤں میں اہلِ حرم سی شتاب

نہ تو صورت نظر آتی ہی مجھی اکبر سکی
اور نہ وہ شکل نظر آتی ہی بابا صغری کی

شکل انکھوں سی نہاں ہو گئی سارے گھر کی
ہائی کچھ بوجھو حقیقت نہ تم اس خستہ کی

فاطمہ صغرا کا غم اسکو ہوا ہووے گا
ساتھ بابا سی جو بچھڑی ہی وہ روتی ہووے گا

رہتی کیا فاطمہ صغرا کی انکھوں زاری ہائی
کہہ دیا کیونکہ جو تنہائی ہی وہ بیماری ہائی

تھی ادہی دام مصیبت میں گرفتاری ہائی
اشک گرتی ہیں انکھوں سی نہیں رستی بہی بیماری ہائی

مطلع اوسکی جدا ہو ان سی کچھ ہوتا تھا
سوچ کر اوسکی مصیبت کو بہت روتا تھا

عرض یہ حضرت عباس کی بھی اوس سی بیاں
ہووے یا ضبط بکام اب تجھی میرا بہر خدا

دل بر میر زرغم شبیر الم ہیں یہ ذرا
ہاں نہ مخفی جو ہوں ہیں کی تعجب کا ہوں گدا

جلد لکھو خط میں اب شیخ العمارت یا مین

ما شد سلام یا مظلوم نجف بہر بہت جاؤں

[illegible]

[illegible]

جدا علم ہوئی جب کیا زبان سے
بابا بجائے ماتم سرور ہیں جان سے
عالم جو ہی ابتر ہوئی عالم کے نگہبان سے
کربلا میں یہ برسی ہے غم آسمان سے

اس مصیبت کا ماتم ہی کرو نشمین روز و شب
رونا ہی اب پڑی ہے سبھی ماتم میں روز و شب
کیا قہر ہی کہ رہتی جدا ان کی سب
اور نہیں جو بالک لو زینت کئی درد رسان سب

بیٹا وا عمر بیان میں کئی جو کربلا کا جو پتا
آنکھ کو سینہ سے لگی جو نیزے پر شاہ لائی
کہ حسین قاتلہ کی شکل جو اٹھا لی بیت کا بیائی
جب تا پہونچا اک بھی جس کا دادا ن سے

بیائی ہے جیسی نیزوں کی سر مصطفیٰ کی قلم
عریان سب اہل بیت ہی جیسے اسیر غم
جیو تا تھا کس بچہ کی سر مدینہ کی بھی ستم
سب کربلا میں آکے کئی اپنی جان سے

راوی لکھی ہے یوں کہ جو اکبر ہوا تمام
دیکھا امام نے کہ رہی ہے اب نہ کام
حسرت سے ہاتھ ٹیکی لگی اپنی کمر امام
اور کچھ لکھا نہ عرف رضا جیسے بیان سے

پیتمبر پنہاں جو عالم پر کچھ دنیا پر لاف — ہمیشہ ہی تھوڑا کسی ملک کی کسی نا ہم
پیتی جانی پیتی ہر نیکو اپنا دو جہان — کہ جو تیرے پہ ہے جانا پیسے مسکین ملک جب سبی

لیکن مجربہ سنتی ہی جس کا اثنا اودھا — اورد کھو اکی نصیحت پنہا اپنی علم با
کی غرض ہے بد دستی کہ مرکز نہیں شبیہ — ہر [illegible] ہی اپنی جانی نیدان کا کا ساکن سبی

می ہے جانو جورت کا نہیں اکی می علم — بینی کہ سنا نہ دینی نہ مکان میں ہر نفس غم
کسی نہ اکھیں نیستی سبہ و بکھیں تم نہ جا کسی — کہ عادی بہار می جانتی جا دین بجا کسی

جانے جا کر اپنی دلیبی تیرے کہو کہ میں جو دل — جا سب ہے ملتفی جہان جرید الہ من زمین
جینا ہی پیتا جھمکا ہی تجی الہ ذہنی جیب ہو تنا — ہنسی ہی صفین لب سیر کا او شنا سہان

اگر ہو دو نفس تیرے کہ ہے رست جنا کی نہیں — جو کہ زلف جملو السنہ غم ہیر دنی بیکلی
دیر بجوش اثر جا کی دا اب اکی السنی کہ سب کہہ — اور شعی شعلہ اوہنی لفتی جراستی دین سبی

تھا یہ [illegible] بھی نہ کیسے بیان | ولیکن [illegible] تحقیق با صد فغان
[illegible] | نکلی زبان بھی کی نہیں تاب زبان سی

[illegible] بھی کو تشنگی | [illegible] اوسکی مردنی
[illegible] نہیں [illegible] | [illegible] بھی کا جی باہر بیان سی

بانو [illegible] بالکی [illegible] بیوں تھا | مہمان کوئی دم کا ہی [illegible]
[illegible] کی در بار [illegible] بانی ملی [illegible] | [illegible] تم جدا [illegible] جان سی

[illegible] شاہ | [illegible] حضور [illegible] شہ اوہ
[illegible] | [illegible] جان

بس [illegible] اسکی [illegible] کر [illegible] | [illegible] شاہ مت گیر لو
[illegible] عازم میدان [illegible] | [illegible] جہان سی

باندہ کر جو پی بیسر جو دیتی تھا اتا سی | تنی بین وو ہنسی لگا ہمکا تاب سخن کا
بولی عجول سے سمجھی یا بابا سپہ سالار کا | قلم ہمکو صبور دادا بند یا عمر ملکان سی کا

اہلو ملاتی لیتی ہون جب ہنجا بھجنوں سے | ہنسی ہی نجات و بیان سی کمیں ہمکو صبوری کا
بابا سپہسن ما عرض جب جیستی کتی تجھوا | انجی ہون رو رکی تجھے بدر مہربان سنجیا

اصغر جو ملکی کشتیوں اما نا تپیاں دیا | تو نبی پہ پانی جب تشنہ بہت نا بنا جی مرا
صدا
اب بین جدی یا سبی ہون کشن جب یا تی بھجا | ہم دو بو نا رہے یا بن کیا ہیں ماتوان سے

سو ذرتی دی دلاسا کہا روز نہ لعا یجی | پانی بلا تشنگی کیا ہیں لااون ہوں کہی
بہچہ جاہی بتا کر تشنگی اصغر کی ادھر تری | لیکو کرتے ہنسے جاتی دیکھو ن زبان ہے

بنہا اب کہنگی یا نوسی اصغر کو نہر پہ | تب اوسنی یا نہ جو کی بھوریسی یو دیکھا
بھاہی بجا لی ہی یاسی دیکہو سنسنا | ہو نجی الم نہ صد فہ شہر و یسمان سیجا

سے آو ہی بچالو زبان پر یہ تھی ندا للعطش — بیسے ہی صغر اس سے لگادی گلا کون گہاد
جن اور سبکو بیکسی جا بابہجہ تنہا گھوڑی میں تھوڑا — الستہ نکادی اسکو تمہاری کمان سے

ہی جی میں لگیا کہون جو ہیں اصغر کو تشنگی شاہ — وہاں انی جیسے حلق کہ وہ مبدین تہی زرد و سیاہ
پانی کی نا لگنی ہی کسی بجھائی آہ — ایک تیر مرگ جو کی مارا کمان سے

لگنی ہی تیر حلق سے بچکا جید گیا — اوس تن نذن کی پیاسی تہی اپنا لہو پیا
ایکبار تن سے طایر روح اسطرح اوڑا — پرواز جیسے مرغ کرے آشیان سے

شبیر کا تہی بہوت کی بازو لہو بہا — اصغر کو دیکہہ کہتی تہی وا مصیبتا
بانون کی جا کی گود میں دون اسطرح ہلا — ہم اب تو دو نون ہوکئی ہاتہو ملطان سے

ہی جی لکہی ہی بدوری سی تو دیکہہ کر — ایک بدری لال پر میری ماجو نشان جو نسی پر
کہنا دون اب اوسکو جنی کر جتا دیا بسر — بچی کی راہ دیکہتی ہو کی جو دہیان سے

کہ کہ ماں دیکھ کہ ہو دل کی یہ حالت کیسی | ہاے بی بی کی سکینہ کی
بہن کہتی ہی ہی اکبر کی لاش پہ مہا یکی جگر | نظر میں ہی ... سب کے

جھکا کر سر کو کہتی دو ہی سکینہ کو | لی اپنی چھاتی پہ بانی نے جو نہ ہی بیچو
اب کہیں کہ صادق شمر سی ہی اپنی ہی مجھکو | او بس کہ تھکو ہی بانو کی اور اندر ہی سکینہ کیا

مارو مقام کر یہ ہی انصاف کیجیو اب | پانی جینے نہ لگی اور اصغر ہوئی تشنہ لب
جلکی ہو نوص کلی یہ لگی پھر ہی غضب | کرنا ہی یہ سلوک کہی بی بی زبان سے کیا

بیبی لو سوچ دلمیں بہت شاہ کی رہی | راضی ہو پھر رضا پہ طرف خیمہ کی چلی
اپنی بہن لگی کو دور سی یکیا جو بانو نے بی | اکبر نے نظر کیجئے اپنی لکھی جو نقصان سے کیا

بس کہ کہتی ہی جو دو سبحان ہو گئی | بہری کی شکل کہا بیری ای ہلال ہو گئے
ہی ہی غم و الم سی بہن پامال ہو گئی | یارب مجھی ... طلب ... سالی ... سی

اپنی

لاکھوں ہیں جنہیں ہے کہ جنہیں عذر کو اللہ دیا
گر ہم نے کی ایسی کیا ہیں وہ جو ہے صاحب ادب ہوا
تو ہم کو جنہیں مجھی کر کہ یہ بات ہے نبی سی
جب ہے محصول کچھ نہیں غرور و گمان سبھی

لاکھوں ہی بہشت کہ ہوا راضی رضا
جب کہ ہم کو بہشت ملا نارم بہ میدان بہر ہوا
بہتر ہو جی جو جنہیں جو ہو مرضی خدا
ہو کر وداع اپنی سبھی جہان و زمان سبھی

اب یا غفلت کا ہیں بیان روا یا بیان کر دیں
یا قصہ جسم کا جلا یا بیان کرتوں
یا شاہ دین کا رہیں درد کا بیان کر دیں
یہ ماجرا کتا نہیں جانا زبان سبھی

ملا ہی جشن عید کہ جنمی حضرت امام
بشیر و مسرت کی ملی ہی بسوئی ہی شام
عادت کہ جنہوں نے ہی لوٹ مبارک کی کہر تمام
ایک شہر اللہ مانن تہار ہیں آسمان سبھی

اہل حرم جو بیشمار ہو شور ہیں بیب خلق
ہم جن سے ہو رہے ہیں حق
اللہ ہو اجنہوں کا ہی کیا
جن ہے خدا کی کہ جا نشان سبھی

[illegible]

جو ... [illegible] | ... [illegible]

بچار ہے نپٹ جو رعایا در تحوز ناتوان | کہون میں [illegible]
ہوا رلعن سنمکرون کا کرون ملم کنا بیانا | جو ... [illegible] ... نانوان ...

[illegible] ... سی ایک ... | ... [illegible] ... جا دو ہا
ہلور ... [illegible] ... کو نیا | ... [illegible] ... دو ... [illegible]

لکی ... صفت ... مرہم ... | جو ... [illegible] ... ستم ...
مراست ... میں ... [illegible] | ... [illegible] ... میں ... [illegible]

[illegible] ... | [illegible] ...
[illegible] ... جانا | ... [illegible] ... حال ...

صبح ہوتے ہی ہفت شور جب سب پانی کا ہائے | اکبر بیٹا ہی نہیں سبھی لٹ گئی کمائی ہائے
پھر نہ پھر وہ دکھلائی بابا آئے ہائے | اور اوسکو لاش جو تھی کہیں نہ دکھائی ہائے

تب تھا کہتی تھی یہ بیتی وہ پسر پیارا حسین
کر ویں سب ہی کی الفت اٹھائی ہائی حسین

حسین وہ کہ جو سبط نبی ہی ابن علی | بتول وہ کہ جو نور خدا کی ہی بیٹی
جو نکھری یا نکھری پھیلی ہی اور کہی یعنی کی دیکھی | نرالی کربلا ہی یہ کیسی تھی بی بی

کہا یہ کس نے ستم بچہ ہائی میری ماں
میں قربان بلا بنے یہ سر کی ہو گئی قربان

مری دل میں پھنسی ہی ہی اللہ تجکو ماں وارث | سو کہا دھیری مرن پھر لگی ہی یہ کاری
ہر ایک زخم پیمہ دریا ہی خون سی بہا رہی | کہا یہ امت بی دین کی ظلم کیا رہی

رفیق دنیا ہی عالم اوسکی بکھر جو تہیں دو بائی
وہ سپاہ کشتی دین کا جو نا خدا تہا ہائی

حسین میں تیری داری یہ کیا ہوا احوال | کہ خاک و خون میں تن تو سر پر آئی میرے لعل
جنکی دل میں عداوت کا تہا نہ کچھ بھی خیال | کوئی چو دیکھ کہ دکھاتا نہ تہی اوسکی مجال

سوار کس طرح کیسی ابن مصطفیٰ کی مرنے ہی

یہ بلا تھی جو ابن مرتضیٰ کی مرنے ہی

نہیں بعد شہ احمد کے بہتر بابا ہی	سو تمکو فاطمہ کی بیٹی سی ملا ملا ہی
یہ بات غلط ہے ترے کفن بھی بابا ہی	یہ سنا غم نہ یتیموں کے جہاں میں کون دکھ پاتا

نہیں ہے وطن کی جو مصطفیٰ کا بھائی ہے

نہ تھا نہ ہے کوئی حیدر کی بندشانی ہے

کہاں ہے حسین تنہا کسی کو کبھی کفن	اور ان کی بیٹی جو دکھ کو بلا کے مصطفیٰ کا پسر
یہ کیا غضب ہے کہ تو رو دھو نا گیا	اور اب تک بلک کے ہیں ترا سر لاش پی

ہزار حیف کہ لاش ہی کفن ملا نہ تھی

کسی نے کیا کبھو دکھ کی دو گز زمین رکھا نہ تجھی

نہ لکھی تجھ پہ بہن نے کہ تیری کس ہو ہوا	سو جیا کے جو خون میں بھی نہ ہوا تھا ہی بھرا
کہنے لگی ہو وہیں کیا زخمو بھی کہنا کر اٹک کیا	اصغر کیسے تیری زخمی بدن کی جا کی چیرا

نہ تیری لاش پہ جا کے بچے کر کے میری جالی

یہ کیسی تجھ پہ مصیبت پڑی میری جانی

تیرا جھولا نہ تھا جیسے بلبل اپنی کہو دارا	سو بوئے تو جاگ تب سیں تیرا جی کو کیا پیارا

یعنی

حضرت نے تو رسول خدا کا نبہایا پیار | سو تمکو امت نے دیئے ہی تہی یوں مار

کہ تمکو تا نکری بدن خاک و خون میں بہرنا چہیے

ہر ایک زخم سے لہو سو ہزار ابلتا ہے

یہ کیسی بیکسی مری من کربلا میں مہمانی | کہ تم یوں نہ ملا تمکو دانہ اور پانی

کہلائی تیغوں کی ان ظالموں نے برسر لے | مجہے تو اب سری جانی ہی اب سر ابلی

نبی و دوانہ لولاک جسے آئی ہی

نواسا اوسکا ملا خاک میں جدائی ہی

ہزاری کرتی تہی زہرا کہ دیکہی کیا یکبار | جیکہائی سر کٹے پہ روتی ہیں احمد مختار

اور ادہکی ہجی ملائک تمہی سر ہی قطار | سپاہ کفنیاں پہنی ہیں ماتم دار

بہاکی آنکہوں سی آنسو گرین ہیں شہون سہی

سبہونکی منہ سے نکلتا ہی ہائی حسین

اودہاتہانکی ملائک ملیں ہیں سر کو دہاک | اور ادہکی گریبان مصطفی ہی جاک

یہی بہی غم میں نواسکی دہشت لولاک | یہ کیسا ظلم ہوا ہائی گردش افلاک

ملا نہ پانی ذرا اہن دن کی پیاسی کو

سو تشنہ ذبح کیا

جلا لینی بیٹی کو وہیں ادھر کو زہرا آئی | لگا کہ دیکھو ستم کیا ہوا ہے بابا ہائے
وہ دشت وہ دن کہ تمہارا حسین تنہا تھا | لگو خاک پر بھی تڑپتا ہوں وہ مسافر ہائے

نہیں قتل علی کیوں کیا ہے تو اشکار لیجے
کہ میرے بیٹی کو ناحق کسنی مارا ہے

جیسی ملاقی یہ چھاتی ہے میں نثار شبیر | سو خاک پر بھی تڑپتا ہائی وہ شبیر
ہزار دن ادسکی تن پر تھا زخم خنجر کا | کسنی کو رو کفن کی بہی کچھ نکی تدبیر

میری حسین کو مارا ہے کیا کیا لاکی واری
ملائی فاطمہ کی خاک میں کمائی ہائی

ابھی حسن کا نہ ہوا تھا دل سی میری غم | ہمیشہ رہتی تہی جنت میں ہاں بدرد و ہم
ہوا حسین کی مرنی سی اور الم پر الم | ازل سی کیا میری قسمت میں تھا لکھا ماتم

کہ جب تلک رہی دنیا میں ہو غم نا گہری
کئی جان کو تو مارا حسین کو مری

کہا نبی نی خدا نی تجکو صبر دی زہرا | یہ غم سہو ہی بیٹی الم جو ہی یہ بہوا
دیا حسین کو دکھ جسنی اوسنی مجکو دیا | تو بس عدو جو میرا ہی وہ ہی عدو خدا

تو کلکلانی ہی بس شکل جو ہو زمین

پلی

مجھے بھی خوف مبادا اگر بچا ہے عرش بریں

تو بیبی حضرت زہرا غضب ہوا بابا
مرے حسین کی صورت تو آ کے دیکھو ذرا
کہ خاک و خوں میں کیسا پڑا ہے سرور ما
نہیں ہے تن پر اوسکی وہ جامہ بند سا گھبرا

کہ میں کسکو جیسے دیکھتی نہ تھکتی تھی
لٹا کے گود میں اپنی بلائیں لیتی تھی

نظر لگی نہ کسیکی رہی تھا مجکو بھی ڈر
لگا میں کرتی نہیں اسپند اسکو آٹھ پہر
جب آکے لاتا تھا پھیری میرا یہ نور بصر
تو دیکھ لیتی تھی اوٹھتی پلک نہ تا کی نظر

سو مشکل ہی ہیں مجکو نظر دوانی سے
ترستی ہیں مری آنکھیں ہنسی ہی جہانکی سے

حسین پیاری - آفت یہ کیسی آئی پڑی
نہیں ہے لاش پہ سر ایک چادر ہی
خدائی ہی کہ جسے دیکھتی ہر ایک گھڑی
نظر گزر کی لیتی کالا دانا کرتی ہی

سواب جو عکس بہ ہجان پڑا ہے دو فرزند
نہیں ہے کوئی کہ ہیشا جلائے بہان اسپند

غرض جو مرثیے کی جا بہ سنا مجوا آہا
یہ ہیں سبکی جو آنکی بری بر رسول و اللہ
مجھی جو اسکی لاش پہ جوش بی کی نگاہ
تو کھینچی آہ کلیجے سے یوں بکمال تباہ

اگر لکھوں تو قلم کی زبان جل جاوے
کروں بیان تو سارا جہان جل جاوے

نہیں یہ کہ سا لکھوں جیسی الم کی شدت تھی — بتول بی بی کی جو پوچھو تو جو کی حالت تھی
غرض شہید دلکی جو مقتل میں ایک قیامت تھی — حسین کی بھی بس وہ فقط یہ صورت تھی

ادھر تو فاطمہ سر پیٹ رہتی تھی
ادھر رسول کی حالت تباہ ہوتی تھی

اور ائی فوج ملائک جو ان کی تھی ہمراہ — دو سینہ پیٹتی تھی پہنے سب لباس سیاہ
عجب طرح کی تھی برپا قیامت اور صد آہ — تمام حور و ملک ہمرہ رسول اللہ

سر اپنا پیٹ کے رو دیتی تھی جب ان کی حسین
یہی صدا تھی کہ ہی ہی حسین آہ حسین

بیان کری جی یہ راوی ات ہوس یہ دولت گا — کہ ان کی نعش مبارک جب رسول خدا
اور ان کی ساتھ تھی گریاں حضرت زہرا — تو منہ پہ ہی و دو حسین لاش حسین اٹھا

کہا معاف ہو یہ بند ...ی ات امام
ادب سی ادب سی یہ کر تا دکہ نہ جہک کی سلام

لکھا فاطمہ نی دور کر کلیجہ سی — لکھا کہ کند یہ کیا مجھ پر ... حسین میرا

بیان کیجئے کیونکر جو حال ہین میرے مصطفیٰ | پیٹ بہت فدا تیری ای لال کسنی مشکل کئی

نہیں ہے مجکو کہ مین دن کا یہ پاس ابہی
نہ سمجھی اپنا کہ احمد کا ہے نور ساقی

تو سنکی حضرت شبیر نے یہ فرمایا | جو کچھ کہ وعدہ حق تہا سو مین بجا لایا
ہزار شکر کہ راہ خدا مین کام آیا | سر اپنا دیکے مین امت کا جرم بخشایا

ہزار شکر خدا کا اگر زبان ہو ہزار
رہین کی حشر تلک لوگ میرے ماتم دار

اور اے پوچھو ہو تم کربلا کی الٹی کی | تو شرح کیا مین کرون ان ستم اوٹھانیکی
حقیقت اب کہون اکبر کی جیسی جانی کی | کہ ہائی منہ زوران کی سر کشانی کی

وہ دیکھو سامنے یہ بہالا جو کہا کی لیٹا ہی
تمہارا پوتا ہی اکبر یہ میرا بیٹا ہے

ابہی جوانی کا کچھ لطف نہ دیکھا تہا جان | اوٹھا جہان سی حسرت لیے یہ ارمان
جسے کہ ہون سی کیا گر تہا جدا ایک آن | جو دیکھو حال بر کنار پڑا ہی اب بیجان

کوئی نہیں ہے جو کری اسکی اب نگہبانی
پڑا ہی خاک پہ بیجان کیا مرا جانی

دو دیکھو جو نسا وقت ہے یہ شہزادی جاتا | سو بلا بیٹھ ہیں جیتا ہی ہو ہمیشہ لا ولد

یہی کہلی یہی ہیچ جسی بیکلی ہاتھی زبان | سو اوسکی بیشی بیچ یہی مظلوم پر لطف

یہ ظلم کیئی بھی باغون سی کیا کنا ہی ہی

تر بینکی یہ ظلم یہ میری جو پر کیا ہی ہی

یہ لیکی بالون سی جو بیسا اوسکو بن شبیر | کہ یہ منبر ہی دہلی منبر او سکو مشہور

سو ظالمون نی عوض زہر کی لگایا تیر | کہ جیون ہی زخم سی مظلوم کی ہوئی سبیر

جو دیکھا یا لوگون نی خلق او سکی کا غبار ہی

سنا جو ہے اوس پر بجلی بی ملدا ہی

دو دیکھو بر میں شہ مارا ہی جسکی سر اور تن | سو اوئی ماسم نوشہ ہی خاک جسن

کیسی ہیں سر کی زمان ہوا ہی گھر بیان | تمام خون سی گریبان تر ہی تا دامن

نبی کی کہا یوں حالت بہ تھا نور مکرشاه

کہ جیسی خواب میں دیکھی ہی کوئی انکا سیاه

نبی نبی ہی جا سہرا جہوئی تیغ زنی | کہ ہجی یہ ان نبی لہو جنبی بلند بینی

ظلم و جفا کی نور نبی کی کلیب | تمام جاہ جفا سی عقد سی

جو لایا سبزی بر سبب اینکا لی

کہتی تھی یہ صغرا رو کے حسین بیچ بہانا لکھنا آئے

وہ دو بیٹے ہاں نے حسین جو مکہ بی ہیں پالکے بہم	بہ صغر امام جان میرے بابا نجی ہیں کی بسر
جو بیاہ کے ہوں کہ جو کسن طیبہ فدا جو کر	کہ مانی بات رسن ہی شجاعت حیدر

جیسی ہیں ملک میں کہا تیغ و تبر بیالا ہی
نہیں جی کوئی کرا لیتی ہو الا الا ہے

کہوں میں اپنے ہیں وہ رتبہ بے عنایت کیا	کہ میرے آگے نہ بیٹوں کی نہیں عزیز کیا
کہا حسین نے جلدی ہو جاؤں رہیں فدا	کہ تم تو میرے ہو بی بی کے بہ بی بی زہرا کا

ہو بہا آلسی بہن میری ہو لگی جی سے
برا ہوں گا کہ جدا سر کٹا کی دین شبیر

وہ دو بہو کے بسی مثل اپنے ہی جی سنگی بیکس	یہ فدا ہی جان علمدار بابا میرا عباس
یہ یہ بہکے نہ کہا ہے کہ مگر بیت کی ہاتھ سکا	کہ اپنے جیسی کیا ہو کی زندگی سے بلاد کہیے

جدا ہیں شانے بدن مگر مالک جی بڑا
کٹا جو سر تو علمدار کا علم جو گرا

مجھی بی جیسی سبی آکے برچھی نہیں وہ بادل ترس کے	ہوا جو بیہائی میرا بیٹی ہوا بی بی ہی جگر
کہا یہ تم نے جنا نصیبے کا کہ علم بہت	یہ بھی امام کہ جان اپنی دی ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible] کشائی [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible] فلک

[illegible]

سوای حرف [illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] قبول	[illegible]
[illegible]	[illegible] اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]